

عنی آفات الدارین کہ اگر ایک رسالہ حقوق میان بیوی کے مین کہ متضمن ہو
 شادی عنی کی رسوں قیمہ کو اور تشریح و تفسیر کیا جاوے تو بہت مناسب
 کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس کے مین بہت تصور کرتے ہیں اور طرح طرح
 کے منہیات کے مرکب ہو جاتے ہیں پس یہ پرچہ ان اگر جہ عہدیم انصاف
 تھا لیکن نظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد کرنا والا اسکے لکھنے کا سہرا اور اسکو
 اور پاکیزہ مقدمہ اور جواب اور ایک خاتمہ کی روایات صحیحہ سے مرتب کیا
 مقصد مین بیان و فائدہ ہے اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے
 تقویٰ اور شکر کا اور برائی اچھا اور سبک جانے کے گناہوں کا اور ایک باب
 مین حقوق خاوند کے کہ بیوی پر مین اور دوسرے باب مین حقوق بیوی کے
 کہ خاوند پر مین اور اسی ضمن مین شادی عنی کی بری عین و غیر ذلک مذکور
 ہیں اور خاتمہ مین ایک خطبہ ہے مثل اوپر انوار ویت صحیحہ اور نافعہ کے
 اور اسکا نام صحفہ الریحین رکھا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسکو دستور العمل
 اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اللہم و قضا الصلح الاعمال و مخرجنا من
 جہنمنا عن النور و النام مقصد یہ جانا چاہئے ہر مسلمان مرد و عورت
 کو کہ ہر مین فرمان پر واری کرے انکدام اور رسول کی اور دوست رکھے
 اعدا اور رسول کو اور اپنے کے احکام کو اور بیگے گناہوں سے اور اچھا
 اور پاکیزہ کرنے گناہ نہ کرے فرماتا ہے اعدا یا ایہا الذین امنوا اطیعوا الله

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَادَوْا ظُلْمًا فِي شَيْءٍ فَلْيُوقُوا
إِلَاحَهُ وَالرَّسُولَ إِنَّ كُنْتُمْ تَوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ
خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

یعنی ای ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور اعلیٰ کے صاحب حکم کے ہمیں
تم میں سے یعنی حاکم اور علما اور خاندانِ غییم بشرطیکہ خلافِ شریع حکم نہ کریں
بس اگر خلاف کرو تم کسی چیز میں تو پیرو تم اس کو طرفِ الٰہی یعنی کتاب
اور حکمی و طرفِ رسول و سکے کی یعنی اوں کے زندگانے میں اور بعد ازاں
اوسکے سنت کے طرف اگر ایمان رکھتے ہو کساتہ اللہ کے اور دنِ آخرت
یہ بہتر ہے اور خوب ہے اندوہی مال کر اور فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبُّكُمْ اللَّهُ ۝

یعنی کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو قوم اللہ کو تو پیروی کرو
میری دوست رہیگا تم کو اللہ تعالیٰ اور فرمایا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى
يُخْلِقُوا لَكُمْ شَيْئًا كَمَا أَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۝

یعنی قسم ہے تیرے رب کی نہیں ہوں ہونے
کے روک یہاں تک کہ میں تجھ کی طرح اور فرمایا ہے وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ
فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ ۝

ہو تم اور فرمایا **وَكُنْ يَتَّقِ اللَّهَ لَعَلَّكَ تُكْفَىٰ رِزْقُكَ مِنْ**
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ **الْأَبْسَرُ** + میں نے جو کوئی دوسرے اللہ سے
 پیدا کرتا ہے اللہ اور اس کے لئے راہ غلامی کی میں نے سختی فرمایا
 اور آخرت کی سے اور رزق دیتا ہے اور اس کو اس جگہ سے کہ گمان
 نہیں کرتا آخر آیت تک **فَإِذَا هِيَ** حدیث شریف میں کہ فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں جانتا ہوں ایک آیت اگر عمل میں
 اور پر لوگ تکفایت کرے اور کو وہ آیت یہ ہے **وَكُنْ يَتَّقِ اللَّهَ** **الْحَمْدُ**
 انتہا + حضرت شیخ عبدالحق رح نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ
 میں نے اگر عمل کریں لوگ اس پر میں نے تقویٰ کریں تو البتہ تکفایت
 کرے اور کو طلب رزق سے اور سچ اوٹھانے سے بچے اور بتا دے کہ
 کہتا ہے بعض شاخ نے کہ ہر قوم کے لئے ایک فیہ ہے اور حریف ہمارا
 تقویٰ اور کوکل ہے انتہا + اور کتاب متقی الطالب لبیل الطالب میں لکھا ہے کہ
 اصل اور عمدہ ترین اسباب دفع شہوات تقویٰ ہے اور تمام خیر و سعادت
 دین کی تقویٰ کے نیچے گرگی ہیں اس چہت سے کہ مدار عبادت کا کہ
 موجب سعادت کی ہے تین چیزوں پر ہے ایک تو توفیق اللہ سے یہ کہ
 عمل اور دوسری اصلاح تقصیر عمل کے تا تمام ہو عمل اور تیسرے قبول کرنا
 حق تعالیٰ کا عمل کو اور فیہ **إِنْ تَتُوبْ إِلَى اللَّهِ** **يَتُوبَ إِلَيْهِ** سے وعدہ

کیا گیا ہے تقوے پر جو کوئی تقوے اختیار کرے البتہ ان چیزوں کو روک
 کر پیچھے اور پیچھا نہ لے۔ البتہ موجب سعادت داریں کا ہے اور وعدہ عطا کرنے
 ان تینوں چیزوں کا قرآن میں موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَجْبِرُ الْمُتَّقِينَ ۝۸
 یعنی توفیق اور وعدہ خدا کی ساتھ متقیوں کی ہی فرمایا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
 وَفِي تَوَاتُّؤِكُمْ ذِكْرًا فَتُحَذِّرُوا بَعْضُكُمْ اَئْجَالَ كَفُورٍ ۝۹
 اے ایمان والو! ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کر گیا۔ یعنی
 سنو اور دیکھا خدا عمل تمہارے اور فرمایا اِنَّمَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْبَشَرِ ۝۱۰
 یعنی قبول نہیں کرتا خدا عمل کو مگر متقیوں سے اور اور بخت چیرین خیر دین
 دنیا کی مربوط ساتھ تقوے کے کی میں جیسے کہ فرمایا اِنَّ تَحْصِيْرَ فَاوَا
 تَقُوْا لَا يَهْدِيْكُمْ فَاوَا كَيْدُكُمْ شَيْءٌ سَاطِئٌ ۝۱۱
 کرو نہیں ضرر کرے گا تم کو مگر بھار کا کچھ اور فرمایا وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ اٰخِرَتُكَ
 جو کہ اوپر ابھی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاتَّقُوا كَوَاثِبَ بَعْضِكُمْ
 ذُنُوْبُكُمْ كُفْرٌ يَعْنِي دُرُوْدُ الْمَدَسِ ۝۱۲ اور اطاعت کرو میری
 خشیا کا اسد تمہارے لئے گناہ تمہارے اور فرمایا
 وَاللّٰهُ يَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ ۝۱۳
 متقیوں کو اور فرمایا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰى
 فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۝۱۴
 یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے

اور پھر
 منقطع
 کر دیا
 ہے

اور ہمیں وہ تقویٰ کرتے اور کئے لئے خوشخبری ہے زندگانی دنیا
 میں اور آخرت میں اور اسی لئے شقی بزرگتر سب سے ہوا کہ فرمایا
 إِنَّ أَكْبَرَ مَا كُنْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَاتُكُمْ جیسے بلاشبہ بزرگترین تمہارا
 نزدیک اللہ کے برابر بزرگوار تمہارا ہے آؤ حدیث شریف میں آیا ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ خوشخبری نہیں آتا تھا وہ
 میں سے مانند شقی کی اور توریت میں آیا ہے اسی قدر خدا آدمی کے لئے
 کہ اوپر پایا ہے تو سو اور فرمایا خدا تعالیٰ نے وَأَكْبَرُ لَكُمْ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ
 عِشْرًا بِمِثْلِهَا یعنی قریب کی گئی جنت دواستے متقیوں کے نہ دور
 پس حفاظت مکروں سے اور فراخی رزق کی اور حضرت گناہوں کی
 اور دوستی خدا تعالیٰ کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیک
 بہشت کی اور اکرام نزدیک خدا تعالیٰ کے وغیر ذلک وعدہ کئے
 کئے گئے تقویٰ سے پرہیز کہ شقی کو یہ سب چیزیں میسر ہوتی ہیں
 جیسے کہ آیات سابقہ میں مذکور ہوئیں اور معنی تقویٰ کے پاک کرنا
 دل ہے سب گناہوں سے اور گردنا اور ہیبت رکھنی خدا تعالیٰ
 سے اور طاعت اور عبادت کہ فی اور تہذیب معنی آیتوں سے سچے
 جاتے ہیں اور مراتب تقویٰ کے تین ہیں تقویٰ سے شرک سے اور
 تقویٰ سے برکت سے اور تقویٰ سے معاصی فریضہ سے جیسے کہ اس آیت میں

وَمَا يَكْفُرُ
 بِهِ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ

مذکور میں لیس حکم الدین اموا و علی الصلوات جتنا عرفنا حکموا اللہ اور تقویٰ بمعنی احتساب کرنیکی فضول ملامت سے بھی حدیث شہور سے ظاہر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے متقیوں کو اس سب سے متقی کہتے ہیں کہ ترک کرتے ہیں اور من چیز کو کہ اس میں خوف نہیں ہے بخوف اسکے کہ بڑی من اور چیز میں کہ اور میں خوف ہے اس لئے پس تقویٰ پر تقسیم ہوا اور یہ قسم اخیر اہم اور اعلیٰ درجہ کی تقویٰ کی اور موجب سعادت دارین اور حاصل ہونے سب نعمتوں کی ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے بندہ متقی حساب اور عیب مجلس اور سرزنش کا ہوتا ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے پیچھے والا تمام پہلا پڑن اور قربتوں اور نعمتوں کو ہوتا ہے اور اس کو متقی کامل کہتے ہیں والا تقویٰ شرک اور حرام اور گناہوں پر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے بعضی اور ہوتا ہے اور تہیب استعمال تقویٰ کی نفس میں یہ ہے کہ بقوت تمام قیام کرے نفس کو تمام گناہوں سے باز رکھے اور تمام فضولوں سے پرہیز کرے اور تمام اعضا کو تمام تقویٰ کی دے اور ہر عضو کو کہ جن جن چیزوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے استعمال میں لاوے اور عمل حرام و لایق سے باز رکھے تمام ہو احکام صاحب منفی کا پس ہر شخص کو چاہئے کہ ان مضامین میں غور کرے کتب سنت ہر حال میں اپنے پر لازم ہے اور کفر اور شرک اور بدعت اور گناہوں سے پرہیز کرے

[illegible]

حالات میں کر کے رہا ہے
کبھی کسی کو
میں اس میں بیچارہ کو
میں اس میں بیچارہ کو
میں اس میں بیچارہ کو
میں اس میں بیچارہ کو
میں اس میں بیچارہ کو
میں اس میں بیچارہ کو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور کفر و گناہوں کو اچھا اور مباح اور مہل اور سبک نہ جانے اور نہ اور کے
 کرنے پر راضی ہو کہ ظالمی رح نے شرح فقہ الکیرین کہا ہے اَلْمُكْفِرُ نَجَسٌ
 يَأْكُلُ كُفْرًا مِنْهَا اَشْجَلُ اَلْمَعْصِيَةِ صَغِيرَةً كَانَتْ اَوْ
 كَبِيرَةً كُفْرًا اِذَا تَلَيْتَ كُفْرًا نَفْسُكَ بِهَا لَاحِقَةٌ قَلْعِيَّتُهُ وَكَذَا
 اَلْكُفْرُ نَجَسٌ يَأْكُلُ مِنْهُ اَشْجَلُ اَسْهَلُ وَبِزَكَاةٍ مِنْ جِزْمٍ مَالٌ وَدِيْنٌ يَهْجُو الْمُبْتَكَافِي
 اَوَّلُهَا مَا وَكَلْنَا اَلَا مَسْتَهْزِءٌ عَلَى الشَّرْعِيَةِ اَلْعَرَّاءُ كُفْرًا لََا خِلَافَ
 مِنْ اَمَادَاتِ بَلْكَرِ بَابِ اَلَا يَسِيْرُ السَّكَلَةُ *

یعنی راضی ہو یا ساتھ کفر کے کفر ہے بیض کفریات سے ملال جاننا گناہ و کفر
 جو بیکبر و کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہو یا اسکا گناہ ساتھ دلیل قطعی کے اور
 ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہوں کا کفر ہے یا بیخ کہ گنے او کو کلمہ لگا اور پہل
 اور مرتکب ہو یا او نکاح ہے پر واپس کر اور قائم مقام مباحات کی کرے او کو
 عمل میں لانے میں اور ایسے ہی ہتھپا کر یا شریعت روشن پر کفر ہے اسلئے
 کہ یہ نشانیں تکذیب انبیاء کی ہی ہے اور سید جمال الدین نے لکھا ہے
 كَمَا قَالَ مَنْ اَمْ يَتَكَلَّمُ بِالْقَلْبِ حَقِّي بِالْمُتَكَلِّفِ كُفْرًا يَنْهَى
 جسے نہ بوجہ انبیاء کو دل سے راضی ہو یا ساتھ برائی کے پس ہو گایہ کفر اتنے
 اور مولانا عبد الغنی محدث دہلوی رح نے بیچ تفسیر کو اظہار حقائق کے لکھا ہے
 کہ سباحت گناہ کا کفر ہے اور معنی سباحت کے یہ ہیں کہ دل میں خوف غائب

کا اوپر نہ رہے اور قبح اور سکا اعتقاد میں سے جاتا رہے گو جانے کہ
 اس گناہ کو شرع میں حرام کیا ہے اور اس سے منع شدید کیا ہے اور زبان
 سے یہی قرار کرے کہ یہ گناہ گناہ ہے اس لئے کہ معنی استیسا کے مباح جاتا
 ہے نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سے جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد
 میں قبیح نہ رہا مباح ہوا اور حاملہ مبتلا کا ساتھ اور گناہ کے وقوع میں آیا
 ظاہر بنیان فقہ سمجھتے ہیں کہ انکار وار دہونے حرمت اور سکی کا شرع میں یہی
 لازم استباحہ کا ہے اور یہ ہم معنی نامہ الوقوع ہے از روی اسناد و آیات کے صحیح تحقیق
 استباحہ کے اس قدر کافی ہے کہ مذکور ہوا انکار و رد حرمت اور سکی کا شرع میں ساتھ دل
 زبان کے ضرور نہیں بسا اوقات آدمی یوں اعتقاد کرتا ہے کہ شرع میں واسطے
 مصاحبت عام کے تا رسم فاسد شائع نہوا اور رفقہ رفقہ منہج ساتھ اور قبح کے نہوا
 اس فعل کو حرام کیا ہے اور واسطے تربیت و خوف کے وعدہ عذاب کا اس پر
 کیا ہے والا فی نفس یہ فعل کوئی چیز کی نہیں کہتا اور عقاب پر مرتب نہیں ہوتا
 اس فرق کو خاطر میں رکھا کہنا چاہئے کہ یہ صحیح فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کے کام
 میں لیا جاتا ہے پس یہاں پر کشتی کو چھوڑ دو اور اس دنیا کی خاطر تخی و زنج کے نہوا اور دوسرے
 رب کے سامنے آکر سے رہنے سے اور بچو گناہوں سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنے لئے
 کہ پاکیزہ و زکافرا متا، فاما من کفری اذ اشکبوا فی الدنیا فان کبیرکم فی الدنیا و اما من کفری اذ اشکبوا
 فی الدنیا فان کبیرکم فی الدنیا و اما من کفری اذ اشکبوا فی الدنیا فان کبیرکم فی الدنیا

میں نے ساتھ ہی پر وی کر نے شہوات کے پس منہم ہیکانا اوسکا ہے اور جو
 کوئی ڈر کر رہے رہتے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منہم کا نفس بار کو خود ہمیش
 نفسانی پس تحقیق ہیکانا اوسکا پست ہے انتھے اسکی تفسیر علامین میں یہ لکھی ہے
 کہ ان کا یہ ہے کہ گنہگار و فتنہ میں ہوگا اور طبع نیت میں پس ہوگا اسکے معنوں کو اور
 کیسی خاطر گناہ میں گرفتار ہو کر و نازت کے کوئی کیسی کام نہیں ہیکانہ جیسے کہ
 فرما ہے اسد قتائے فاذا جاءت الصلوة يوم يفتي المؤمن اخيه و
 وایکے وصاحبہ وبنیہ لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیہ و
 میں نے پس حیکہ آدینکا نغز و سر ایچندین ہیکانکا آدمی اپنے بہائی ہے اور
 ان سے اور باپ سے اور جو و سے اور فرزندوں سے ہر آدمی کے لئے اوٹھن
 سے اوس میں ایک مال ہوگا کہ مشغول کریگا اوسکو مال غیر سے میں ہر شخص اپنے
 اپنے مال میں گرفتار ہوگا کہ کوئی کیسی طرف متوجہ نہیں ہونیکا انتھے اور حضرت
 عائشہ رضی سے روایت ہے کہ انہوں نے یکدن یا دیکر آگ و دوزخ کو اور دین
 پس یا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے روایا ہجھکو کہا حضرت
 عائشہ نے کہ یا دیکر میں نے آگ و دوزخ کو پس میں یا دیکر و گے تم اپنی
 اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں جگہ
 کوئی سکھ نہیں یا دیکر نیکا ایک تو نزدیک نیز ان کے یہاں تک کہ جانے کہ یا ہلکی موٹی
 اشارت ادا کر یا ہلکی ساری او جو یہ تک سے وقت طے نہ ہو یا ہلکی

کیسے سجدہ کرتی تھیں تو ایسے حکم کرتا میں عورت کو یہ کہہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو
 یعنی سجدہ کرنا کیسے تھے درست نہیں سوا ہے پاک پروردگار کے اگر درست
 ہوتا کیسے تھے تو بیوی کو حکم ہوتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا
 حق ہے اسکا اور سپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
 اَمَّا كَيْفَ مَاتَ وَكَذَّوْجُهَا عَنَّا دَاخِلٌ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ مَعَهُ +

۱۰
 روایت

یعنی جو عورت مرے اس حال میں کہ خاوند اسکا اوستے راضی ہو ورنہ
 ہوگی بہشت میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَمَّا كَيْفَ مَاتَ
 اِذَا صَبَّحَتْ خَمْسًا وَصَبَّحَتْ شَهْرًا وَاصْبَحَتْ فَنَجَّاهَا وَاطَّلَعَتْ
 بَعْلُهَا فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ +

۱۱

یعنی عورت جو وقت کہ پانچویں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ مبارک
 کے روزے رکھے اور بچا دے اپنے شر کو حرام کاری سے اور
 فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی پس ایسا وجہ ہوگا اسکا کہ داخل
 ہوگی بہشت میں جس روزے سے چاہے گی اور فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا الْكُفْلُ دَكَارَ وَجَعَتْ
 كَاجِبَةً فَلَنَاتِمَ وَانْكَانَتْ حَلَى الشَّقْرِ ۱۲ یعنی جب کہ بلاوے
 مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے پس چاہئے کہ اسے
 اس کے پاس اگرچہ ہو تو زبردستی سے کار ضروری کر سہتے ہو

۱۲
 روایت

۱۳
 روایت

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تَغْزِي قُرْأَةً رَجُلًا
 فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ ذَوْجُهُ مِنْ كُنْزِ الْعَيْنِ لَا تَغْزِي بِهِ قَائِلَةٌ
 اللَّهُ فَإِنَّهَا هُوَ عِنْدَكَ حَيْضٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا
 یعنی نخصین ایندو تہی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہ کہتی ہے
 ہشتی بیوی او سکی کہ حریشتی آنکہون والی ہے نہ ایندوے تو
 اسکو مارے تہم کو اللہ میں سوا اسکے نہیں کہ دوسری پاس بہان
 ہے قریب سے یہ کہ بدیا ہو کہ تہم سے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ وَلَا صَلَاتُهُمْ
 لَهُمْ حَسَنَةُ الْقَبْلِ إِلَّا بِقِيَمَةٍ رَجَعَ إِلَى مَوْلَانِهِ فَيَضَعُ يَدَهُ فِي كَيْدِيهِمْ
 وَأَلَمُ السَّاحِطِ عَلَيْهِمْ أَذْوَجُهُمَا وَالسَّكْرَانُ حَقٌّ يَضَعُ يَدَهُ
 یعنی تین شخص میں کہ نہیں قبول کیجاتی او سکی نماز اور نہ تین چہتی
 او سکی کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بہاگا ہو یا ہاتک پھر کر آوے اپنے
 آقاؤں کے پاس اور اطاعت کرے او سکی اور دوسری وہ عورت
 کہ تھا ہو او سپر خاوند اسکا یعنی بشرطیکہ حق پر تھا ہو اور تیسری نشو
 بہا تنگ کہ ہو شیار ہو قتل کی ہو یہ ہوتی نے شعب الایمان میں پس
 بیوی نکو چاہے کہ ان حدیثوں کے معنوں میں غور کرے اپنے خاوند کوئی تابع
 کرے اور تابعداری میں بہر قاعدہ کلیہ ملحوظ رہیں کہ اگر خاوند تیسری بات

اور دوسری
 جانب ہوا

شعب الایمان
 میں

جہان کی اس طرح جو کچھ کہیں چاہیں
 احاطہ کرتی جائے خاوند کی

کرنے کو کہے تو نہ کہنا میں اس لئے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے لَوْ كَانَتْ خَلْقِي فِي حَقِيْقَةِ الْخَالِقِ يَنْتَهِيْنَ بِهٖ تَابَعْدُ اَرْكَ
 کرنی کسی مخلوق کی پیچ گناہ حلق کے آدھا اگر ضروری یا مباح بات
 کر نیو کہے یا بڑی بات سے منع کرے تو تابعداری اس کی بدل جان
 کرے مثلاً ماؤد غائب ہو کر کہے تو بجالاؤ حکم اور سکا کیونکہ اس کے ترک
 کو یغین بڑگانہ لازم آتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ
 فَكَفَرْتُ عَنْ يَمِيْنِهِ جَسَدِيْ جَوْدِيْ قَصْدِيْ اُسْتَقِيْقُ اَوْ كَا فَرَمَا اَنَّهُ
 مبارک کے بعد ور سکھنے کو کہے تو اس میں بھی طاعت اس کی کہے کیونکہ اگر
 ترک کرنے میں بڑی ہی ٹوٹا پاتا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ
 اَقْرَبُ يَوْمًا زَمَنًا مِنْ صِيَرٍ وَخَصْمَةٍ كَلَامٍ مِنْ يَوْمٍ يَفْقُوْنَ عَنَّا صَوْمُ مَالِكٍ هُنَّ
 كَلِمَةٍ وَاِنْ صَامَكُمْ يَمِيْنِهِ جَسَدِيْ جَوْدِيْ قَصْدِيْ اُسْتَقِيْقُ اَوْ كَا فَرَمَا اَنَّهُ
 و بیہ مرض کے تو اس کے بدلے اگر تمام زمانہ ہر روز سے کہہ سکا تو اس کو
 قسبت کو نہیں پائیکا یا اگر زکوٰۃ او سپر فرض ہے اور خاوند زکوٰۃ و نحو
 کہے تو قرآن برداری کرے اس کی کیونکہ زکوٰۃ کے نہینے سے برا حال ہوگا
 قیامت کو کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلْيَقْرُبْ
 ذِكْرًا مِّثْلَ لَهٗ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَا عَا اَفْعِ لَهٗ زَيْبَتَانِ
 يَطْلُوْنَ قَدَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَقَدَ كَا حُدَا يَكُنْ مَتِيْهٖ يَفْقُوْ شِدَ قِيَمَ

منہ نہیں
 قسبت کو نہیں
 حالت نہ ہوتی

قَالَ يَقُولُ اَنَا مَالِكُ اَنَا اَكْثَرُكَ كَلَامًا وَلَا يَحْسِبُهَا النَّبِيُّ

يَجْلُوْنَ الْاَلَايَهُ يَعْنِي جِسْمُو اسد نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ اس کی ادا کی تو دن قیامت کے مال اس کا بنایا جاوے گا بصورت کالی سانپ کی کہ اگر کچھ ہو نیچے بال اس کے سر کے بسبب کثرت زہر اور دہائی عمر اس کی کے اوپر

آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ بڑا سانپ ہوتا ہے وہ مانند طوق کی زکوٰۃ نہ دینے والے کے گلیمین چمڈکا پیراوسکی باجھین پکڑے گا پیراوسکا کثیر مال تیرا ہون میں خزانہ تیرا ہون پھر واسطے سند کے حضرت نے آیتہ کلام

کی پڑھی اور نہ جانیں وہ لوگ بخل کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ وہ

اونکو اسد نے اپنے فضل سے کہ وہ بہتر ہو گا اونچے لئے بلکہ وہ بڑا ہو گا

اونچے لئے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے ڈالا جاوے گا وہ بال کب بخل

کیا ساتھ اس کے اور فرمایا اسد تعالیٰ نے وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّعْصَةَ

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّعْصَةَ لَا يَمْشُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيمٍ يَوْمَ يُخْرِجُنَا عَنْ اَرْضِنَا رَجَعْنَاهُمْ فَاَتَوْا

بِهَاجِبٍ اَهُمَّ وَجُنُودُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كُنْتُمْ

اَلَا تَفْسِدُ كُمْ فَاَتَوْا مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ

کرتے ہیں خزانہ اسد کے بیچ راہ خدا کے یعنی زکوٰۃ وغیرہ نہیں

ادا کرتے پس خبر دی اونکو عذاب دردناک کی اسدن کہ گرم کئے جائیں گے

وہ خزانے آگ جہنم میں پھر ملائی یا دیکھی اور نہ ہی شیطان اور کئی
 اور پہلو اور کئی اور کہا جاوے گا اور کو کہ یہ وہی تو ہے کہ جمع کئے تھے
 تم نے اپنے لئے پس پیکو تم بدلاؤں چیز کا کہ تھے تم جمع کرتے
 اور خیر زکوۃ کی یا بجا آئی ہے جملہ اور کئے ایک یہ ہے اخیر سورہ
 روم میں وَمَا آتَيْنَا مِنْ زَكَاةٍ يُذَكِّرُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
 الْمُصْحَفُونَ۔ یعنی اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم زکوۃ سے چاہتے
 ہو اور تھے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی پس ہی لوگ بڑا بنوا لے یعنی ثواب
 مال کے عین اور اس طرح اگرچہ فرض کو کہے تو تا بعد ازیں اور کئی کرے
 کہ فرمایا ہے آنحضرت مسلم نے مِنْ مَلَائِكَةٍ زَادُوا رَاحِلَهُ مُبَلِّغَاتُ الْأَ
 ٰيَاتِ مِنَ اللَّهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فِيهَا كَيْدًا وَلَا فِتْنَةً عَلَىٰ أَحَدٍ وَلَا تَضَارِبَ لَهَا
 یعنی جو کوئی مالک ہو زاد اور راحلہ کا کہ پیو چاوسے اور کو طرف بیت اللہ
 کے اور حج نہ کرے پس نہیں ہے تفاوت اور سپرین کہ مرے یہودی
 ہو کر یا نصرانی ہو کر یا طلب علم کو کہے تو کھانے اور کھا کہ فرمایا ہے
 آنحضرت مسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ
 یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت پر یہ چیز
 بطریق شال کے کبھی گئی میں حاصل یہ کہ جو ضروری اور بیا چیزوں کے
 کر نیو تاوند کہے بدل جان قبول کرے اور کو اور اگر بری باتوں سے منع

کرے تو باز رہے اور نہ ہی باتیں بیت میں سب سے بڑی بات
 شرک و کفر ہے کہ ابد تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ
 یعنی شرک بقتہ بڑی ظلم ہے اور فرمایا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
 اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِلُونَ فَهُمْ فِيَّ مَخْلَدٌ وَرَبِّكَ يَعْنِي جَن لُّوْكَوْن
 نے کفر کیا اور چیلایا ہماری آیتوں کو وہ دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ اس میں
 ہمیشہ رہیں گے اور حدیث شریف میں آیا ہے عَنْ مُعَاذٍ قَالَ وَصَّافِي رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمْ بِشَرِّ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا شِرْكَ حَکَّ بِاللّٰهِ
 شَیْئًا وَّ اِنْ قُرِلَتْ وَحُرِّقَتْ وَ لَا تَعْمَلَنَّ هَادِلًا یَلُکَ وَاِنْ اَصْرَاکَ
 اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلَاکَ وَ مَالَاکَ وَ لَا تَرْکِبْ صُلُوْکًا مَّکْتُوْبَةً مُّتَعَدِّلًا فَ اِنَّ
 مَرْثَاکَ صُلُوْکًا مَّکْتُوْبَةً مُّتَعَدِّلًا فَهَدَّیْتُمْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ لَا کَثْرَیَّتُ
 تَحْمِلُ فَاِنَّ رَأْسَ کُلِّ فَاَحْشَہٗ وَاِیَّاکَ وَ الْمَعْصِیَہَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَہِ
 اَحْلَ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِیَّاکَ وَ الْفِرَارَ مِنْ التَّخَفِ وَاِنْ هَلَکَ النَّاسُ
 وَاِذَا اَصَابَ النَّاسُ مَوْتَ وَاَنْتَ فِیْہُمْ فَاقْبِیْ وَ اَنْفِقْ عَلٰی عِبَادِکَ
 مِنْ طَوْلَاکَ وَ لَا تَرْکِبْ عَنْہُمْ عَصَا اَدْبَا وَاخْشِمْ فِی اللّٰهِ دَوَاہُ اَحْمَد
 یعنی روایت ہے سادہ سے کہ کھانسی کی بجائے عمل خدا معلوم نے
 ساتھ دس باتوں کے فرمایا نہ شرک کر تو ساتھ اس کے کسی چیز کو اگرچہ
 بجا کر تو اور چلایا بجا کر تو اور نافرمانی مان باپ کی مٹ کر اگرچہ حکم کرین بجائے جانے کا

اہل مال سے اور یہ چوڑا نماز فرض کو قصداً اسلئے کہ تحقیق جسے چوڑی نماز
 فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اسلئے ہمد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اسلئے
 کہ تحقیق وہ سرسبے ہر برائی کا اور بچا تو اپنے تئیں گناہ سے اسلئے کہ تحقیق
 منہ سے غضب لہی نازل ہوتا ہے اور بچ تو یہاں کہنے سے جہاد میں سے اگرچہ
 ہلاک ہوں لوگ اور جبکہ پیونچے کو کوٹھکوت یعنی قحط یا وبا اور تواریخین جو
 پیش ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پال پنا اور نہ اوٹھا اسلئے عیال اپنا واسطہ
 تاویب کے یعنی تیغہ کرتا رہ اسوہ شریعہ پر اور ڈراؤ کو یعنی بیع مخالفت اوام
 اور نواہی اللہ کے نقل کی بحدہ احمد نے پس اگر عورت شرک کفر کرتی ہے اور
 فحاشی منع کرے تو اس وقت کہنا اسکا ماننے اور توبہ اسلئے کرے اور اگر
 پھر کرے کہ شرک کفر سے نکاح جاتا ہوتا ہے اور کفر لازم آتا ہے اللہ
 کے یہ باتیں سے یا اونکے خیر جاننے سے یا اونکی بی ادبی کرنے سے یا اور
 احکام مغیروں کے نہ ماننے اور چوٹ جانتے سے یا خیر جاننے سے اور اگر
 شرک کے معنی جو اگلے علامہ نے بڑی بڑی کتابوں میں لکھے ہیں اور اسکا حاصل
 حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمہ نے ترجمہ قرآن میں کہی جابی نقل کیا ہے
 چنانچہ وہ عبارتیں اوکی بعینہ نقل کی جاتی ہیں تا عوام اچھی طرح سمجھ لیں
 بقدر میں یہ فائدہ آئے وَلَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ الشِّرْكَاتِ الْخَالِصَةِ يَهْ كَمَا هِيَ اَلْاگر
 نے شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں

اتنی شرک کفر ہوتا

کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا
 ہمارا پہلا بڑا کرنا دے اسکے اختیار میں ہے اور اسکی تعلیم اور پرورش کرے مثلاً
 کسیکو عید کرے اور اوستے حاجت مانگے اوسکو مختار جانکر اور بیچ سورہ بنی اسرائیل
 کی تفسیر یہ و شاکہم فی الاصول الخ میں لکھا ہے کہ مال میں سا جہا یہ کہ تو نکر
 نیا زانے مال میں فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہ کہ ایک کوتاہی میں
 خلافت نے بننا ہے دوسرا فلانے کا بننا اور سورہ نحل کے ترجمہ میں لکھا کہ شکر
 پہنچتے ہیں مالک ہر ہے یہ پر یہ لوگ اوسکی سرکار میں مختار ہیں اسکا اور کو پوچھو
 سو یہ غلط ہے جو لوگ پوچھتے ہیں بڑے کو تو وہ بزرگ بیگام میں اپاک شیطان
 اپنا نام رکھ کر پوچھتا ہے انتہی اور اسکا طرح مولا امام عبد العزیز علیہ الرحمہ نے
 بیچ تفسیر سورہ جن کے آیت کا دیکھو تون علیہ لیلہ کی تفسیر میں لکھا ہے حاصل اسکا
 یہ ہے کہ کوئی اس بندے سے یعنی آنحضرت سے طلب فرزند کی کرتا ہے اور
 کوئی طلب زنی کی اور کوئی طلب خدمات دینا کی وغیرہ مالک برباب اس مجموع
 کے اوسکی اوقات کہ یہی منقض کرتے ہیں اور آپ ص و طہ شرک کفر کے کرتا
 جوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب تو راہی اس بندے کے دلیں آیا ہے یا
 کمال ذکر و عبادت کے تو یہ بندہ شریک ارخانہ خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کے
 نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ کہے حق تعالیٰ عمل میں لاتا ہے
 جیسے کہ دنیا میں صاحب غنا نہ کو خاطر داری یہاں کی ٹھوٹھوتی ہے اور اسلئے

ابن نیا توستیس جتے بین یکا و شاد اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکے گہرین کہ آتے
 رین اور تے مل مشکلات اور حاجت روائی و ہوش و قیاس میں اور ساتھ اسی خیال
 ناسد کے کہ ہر حق بندگان خدا کے ساتھ خدا کے بہم پہنچاتے ہیں یہ چھوٹا
 پیر پرستی اور گور پرستی کے پڑتے ہیں اور اس حدیث میں جن اور آدمی و دیو
 شریک میں اتھی اور آتہ مسائل میں لکھا ہے کہ شرک نسخ میں یعنی ان کے
 بھی استعمال کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں
 لکھا ہے کہ اگر شرک یا مع شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے وجود میں یا عبارت
 میں اور مراد شرک سے کفر ہے جس طرح کہ ہوا تہی اور خیالی حاشیہ شرح حدیث
 کی ہے لکھا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا ران اللہ لا یغفر ان شرک پر ای نکتہ ہے اور
 کفر کے ساتھ شرک کے تعبیر کیا اس لئے کہ کفار عرب تھے شرک استہ
 پس آئے معلوم ہوا کہ یہ باتیں ہی کفر و شرک کی ہیں جو جاسیلا کا اور چھوٹا
 رکھنی چھوٹی سر پر ہوتی ہیں یا بیہوش ہونا اس نیت سے کہ اس کو مراد نہ ہوتی ہے بلکہ
 بیہوشی یا ہنسلی بیانی اسی نیت سے یا دال نہ ہو گئی یا چہرہ نکھانا یا چارہ نہ دینا
 بعد کیے مرنے کے یہہ جانکر کہ اس نے کوئی اور بھی مرنا دیکھا یا ایک رنگ کا کپڑا
 وغیرہ سازک کر دیا یہہ جانکر کہ ہاتھ بزرگ اس کو ترک کر گئے ہیں جو کوئی اس کو
 پہننی کا خواہ ضرر اور سکھ پہنچ گیا یا تعزیر وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سد و وغیرہ
 کو ماننا اور تے غیرین غیب کی پوچھنی اور اس کو حاجت روا جاننا اور تے

یہی اور بیہوش ہونا
 ہونا اور کئے نام کے
 میں نیا تے ہیں

الْبَقِيَّةُ مِنْ بَوَائِبِ بَهَائِ النَّاسِ وَنِسَاءِ كَا
سِيَّاتٍ حَارِيَّاتٍ مَا تَلَاكَ رُفْقُ مَهْمُوكِ كَأَنَّكَ الْبَقِيَّةُ
بِكَيْدِ خُلُقِ الْبَحْكَةِ وَلَا يَجْدُ رَيْحُكَ تَوْجِدًا
مِنْ مَسِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا دَوَا ۛ

مستلزم یعنی دو گروہ در خون سے من اینیں دیکھا میری اد کو

یعنی بعد میرے پیدا ہونے کے ایک نہیں ہے وہ میں کہ اس کے ساتھ کوڑے

ہونے جیسے دین گایون کی مارینگے اور سے لوگوں کو میرے ماحق اندازہ

غلام کے اور دوسری وہ عورتیں کہ پہنے ہونے کے کپڑے ظاہر میں اور تنگی

ہونگی حقیقت میں یعنی بعض میں اونکا ڈھیر کا ہوگا اور بعض کھلا واسطے غلام

جہاں کے جیسے کہ وہ پٹا پیشہ پر فال لیتی ہیں اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ شہر

میں رہتے کہ ہستی میں یا پیشہ کے باریک کپڑے کہ جان او سنے اور نہیں سے

معلوم ہوتے ہونے کے پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر میں لیکن تنگی

ہونے حقیقت میں یا پیشہ کے لباس خور اور تنگی ہونگی لباس تقوی سے کہ

آخر میں سبب تقوی کے لباس ہر شے کے پیشہ کے رہا نے مللی ہونگی کو

یا اوڑھنیاں سر پر سے اور اوڑھنے کے تو کہیں لوگ شہر اوکھے مائل ہونے

پہنے رک رک چال چلین گی کچ رو ہونگی عفاف سے یعنی

پارسیانہ نہیں ہونگی یا سبیل کر خنے و ایمان ہونگی

یعنی آپ بھی غیبت کی سنگی مرو کی طرف سر اوٹنے مانند کوٹان تجلی ہو کر
 ایک طرف جھکے ہوئے ہیں جیسے معنی کچھ زنون کے سروں پر جو ہے
 باہر کے ہوتے ہیں نہیں داخل ہوگی وہ جنت میں اور نہیں باہر
 وہ جو غیبت کی حال آنکہ تحقیق ہوا اسکی البتہ ہانی جاوے گی اتنی اتنی دوسرے سے
 پانچویں کی راہ سے نقل کی یہ سلم نے پس خیال تو کروای ہو یوں
 کہ پھر خدا صلعم نے کسی راہی اور عذاب بیان فرمایا جو تون باریک کپڑے پہننے والے
 اور جو منو کے لیے عیب ہے کہ جو کو کج وضع ہو سیکے نے وہی بنیں جنت سے محروم
 ہوں اور گئی جاوے گا جنت میں کہ حضرت نے فرمایا ہے من کشف ثوبه یقوّم قنوط
 و نھلم + یعنی جو شایست کرنا ہے کسی قوم کی پس وہ انہیں میں ہے
 اصل اس کی کسی فاحشہ نے نکالی ہے انکو وضع اسکی پسند آئی یہ بھی
 انہیں کے ساتھ شریعت میں اور فیجین خلیفہ عباسی روایت کرتے
 ہیں اِنِّی النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ لِّلّٰہِ حَلِیْمٌ وَ سَمِیْعٌ بِمَا طَعِنَ فَاَعْلٰنِیْ فَمِنْہَا قَبِیْطَیَّةٌ فَقَالَ
 اَصْرُکَ عَرَا صَدَّ عِیْنٌ فَاَقْطَعْ اَحَدَہُمَا قَبِیْصًا فَاَنْظُرْ اِلَّا اَحَدَہُمَا
 فَخَذَّہُ فَلَمَّا اَذْبَنَ قَالَ وَاَفْرَا تَاَنَ اَنْ یَّجْعَلَ سَکَیۃً
 تَوَابًا لَا یَصِفُہَا میں نے لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے سر کے
 بائیک پس وہ یا میکا وین سے ایک تھان اور فرمایا چار تو اسکو دو ٹکڑے
 پر قطع کر ایک انہیں سے فیض اور دوسرے دوسرے انہیں میوی کو تاکہ اوٹ نہ رہی

بناوے اور سکی پس جبکہ پیشہ پیری اوجہ نہ فرمایا آنحضرت نے اور حکم کر اپنی بیوی
 کو یہ کہ لگا دیوے اور سکے نیچے ایک کپڑا نہ ظاہر کرے اور سکے بدلتے دیکھو
 کپڑا باریک تبا کہ اوہین سے معلوم ہوتا تھا رنگ لٹا اور لٹکا اور حضرت نے فرمایا
 کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگائے تاکہ نہ معلوم ہو رنگ لٹے اور با لٹکا اور روایت میں آیا
 ہے اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ كَحَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلِكُمَا ثِيَابُ رِجَالٍ فَانْحَرَضَ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ اَسْمَاءَ
 اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا بَلَغَتْ الْحَيْضَ كَانَ يُصَلِّيُ فِيهَا اَكْهَذَا وَهَذَا
 وَاشَارَ اِلَى وَجْهِهِ كَقِيحٍ سَمِعَ اسْمَاءُ حَضْرَتِ ابْنِ بَكْرٍ مِثْلَ اَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ
 كَيْ بَاسٍ اَوْ جَالِسِينَ اَنْ تَقْرَأَ كَبْرُكَيْ بَارِكُ تَهَيُّبِ مَنِيهِ پیر لیا حضرت نے
 او کی طرف سے اور فرمایا کہ اسی اسماء تحقیق عورت جبکہ پوچھے عبدالمطلب کو کپڑا
 درست یہ کہ دیکھا جاوے اس سے مگر یہ بہہ اور یہ بہہ اور اشارہ کیا طرف منہ
 اور پتیلیوں اپنی کے نقل کی یہ بہہ ابو داؤد نے اس حدیث کی شرح میں حضرت
 شیخ عبدالحق م نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب
 بدن باریک کپڑے میں سے معلوم ہو تو حکم نیچے کا رکھتا ہے اور کتاب
 شرعہ الاسلام میں لکھا ہے کہ عورت ایسا لباس باریک پہنے کہ رنگ بدن
 کا اوہین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے اور علقمہ بن ابی سلمہ اپنی بیوی
 سے روایت کرتے ہیں کہ اُس نے دَحَلَّتْ حَقْصَةً بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

علی عائشہ وعلیہا السلام وعلیہا السلام وعلیہا السلام
 خمداد گشتگانے آئی حقیقتی عبد الرحمن بن ابی بکر کی
 حضرت عائشہ کے پاس اوس علیہ السلام کے سر پر اوٹھنی باریک تھی پس
 پہنڈالا اور سکو حضرت عائشہ نے اور اوٹھنی اور سکو اوٹھنی مفت پس ان حدیثوں
 سے معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہنا اور ایسا کپڑا پہنا کہ کچھ بدن نہ دکھائی دے
 کچھ کہلا دے نہ میں سچا کچھ اور دو نوہ سیلیوں کے اور دو نوہ جوں کے اور باقی لینا
 ستر کا اتنا اللہ تعالیٰ بعد سرے باب میں ہوگا اور اوٹھنی رسم ہے لڑکی کو ریشم
 کپڑے پہنانے اور سونا چاندی پہنانا اور پٹی وغیرہ کہنی اور فیون کہلانی اور اجیر کر
 دو چیزیں ارش کے کئے ہیں ہی منہ میں اور لڑکی کے لئے بنی اور اوپر کی چیزیں لڑکی کو کپڑا
 نہیں دے اور لڑکی کے لئے دست میں اور منع ہوا انکا اور نہ سب ثابت ہے بخود
 درازی کے پیشین نہیں مثل کہن اور شادی میں کیست میں کافرون اور فاسق
 کی میں منہ ہی ہے جیسے بدن میں وار یا غنہنا اور منڈ یا غنہنا اور نوٹھی کا ربا
 نیچے منڈ ہے کے اور نیل چڑھا اور منڈ اور منڈ کیلنا اور گنہنا غنہنا اور وہ لڑکا
 کی حبت کے لئے میں معلوم کہ فرین اور وقت کا وہ میں کے منڈ یا غنہنا منڈ چکر کرنا
 لودی جہنی اور سوا کئے میں بڑی بڑی بڑی کر کے اسے کہ اکثر غیر وغیر
 کچھ کا ہے یہاں اور منہ آریعین سائل میں لکھا ہے کہ تہو تار فقرہ و عطا کا
 مرد و عطا اجا بہ نہیں اس کے استعمال عطا کا مرد و عطا کے لئے منڈ کا عطا ہے

عندہ الکاتب

عندہ الکاتب

بسی اس کی کہ میں

بسی اس کی کہ میں

اگر بزرگوار کو حاجت روا یا کار بخشن او کی پاداشی اور شگون بد کو نوبت
 یعنی شکر اگر علی رستہ کثرت گئی یا پیدائش ہوئی وغیرہ کثرت جس کی کم کو چلے ہو
 وہ نہیں ہوئے یا پیدائش یا پیدائش قیاس ہوئی کسی سے کہ جسکو آنحضرت صلعم نے فرمایا
 سبب انظیر و شکر یعنی شگون بد یا شکر سبب سے عرض کہ جو شرک اور کفر
 کی باتیں میں او کو ترک کرے کہ دنیا چوز روزہ ہے اور وہ ان کوئی کام
 نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جو روزہ پیچھے نہ اور کوئی جس کمال اقتضا
 عنایت سے کہ روزہ وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو بر باد کرے کہ کلام
 اور کتاب میں حدیث وغیرہ کی پیروی میں اس کی برائی میں چنانچہ حضرت پیران
 سید صدر القادری لانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ اس شرک سے غافل
 ہیں کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہو رہے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اَفَلَا كَيْفَ يَكُنُ الْمُتَذَكِّرُونَ یعنی کیا دیکھا تو نے اوسکو کہ پکڑا ہے اوستو
 اپنی خواہش نفسانی کو معبود و پائس خیال کیجئے کہ اپنے مطلق خواہش نفسانی
 کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ صریح شرک ہوا اور کلمات کفر سے کہ مظاہر حق
 ترجمہ شکوہ شریف کے میں فتاویٰ عالمگیری سے تفصیل لکھی میں پیرنگ
 اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ لایق ہے مسلمان کو یہ کہ شرک کرے
 اس وعا کو صبح و شام اسے یہ بہت ہے بچنے کی شرک اور کفر سے
 بہ سبب عدوئی صلعم کے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ** ان اشرک یا کافر

اگر بزرگوار کو حاجت روا یا کار بخشن او کی پاداشی اور شگون بد کو نوبت
 یعنی شکر اگر علی رستہ کثرت گئی یا پیدائش ہوئی وغیرہ کثرت جس کی کم کو چلے ہو
 وہ نہیں ہوئے یا پیدائش یا پیدائش قیاس ہوئی کسی سے کہ جسکو آنحضرت صلعم نے فرمایا
 سبب انظیر و شکر یعنی شگون بد یا شکر سبب سے عرض کہ جو شرک اور کفر
 کی باتیں میں او کو ترک کرے کہ دنیا چوز روزہ ہے اور وہ ان کوئی کام
 نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جو روزہ پیچھے نہ اور کوئی جس کمال اقتضا
 عنایت سے کہ روزہ وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو بر باد کرے کہ کلام
 اور کتاب میں حدیث وغیرہ کی پیروی میں اس کی برائی میں چنانچہ حضرت پیران
 سید صدر القادری لانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ اس شرک سے غافل
 ہیں کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہو رہے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اَفَلَا كَيْفَ يَكُنُ الْمُتَذَكِّرُونَ یعنی کیا دیکھا تو نے اوسکو کہ پکڑا ہے اوستو
 اپنی خواہش نفسانی کو معبود و پائس خیال کیجئے کہ اپنے مطلق خواہش نفسانی
 کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ صریح شرک ہوا اور کلمات کفر سے کہ مظاہر حق
 ترجمہ شکوہ شریف کے میں فتاویٰ عالمگیری سے تفصیل لکھی میں پیرنگ
 اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ لایق ہے مسلمان کو یہ کہ شرک کرے
 اس وعا کو صبح و شام اسے یہ بہت ہے بچنے کی شرک اور کفر سے
 بہ سبب عدوئی صلعم کے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ** ان اشرک یا کافر

شیخنا کا اکلم واستغفر لہ لما لا اعف کھ سذانی انخلا سے
اور اور بری بات زکا عی سو کہ اسد تالے فرما ہے ولا تقسوا
الربا انہ کان فاحشۃ وکساء مسبیلہ یسے پاس بھیج
پیشگوئی کے کر بلاشبہ جیمائی اور بری راہ اور حضرت ابن عباس
سے سوال ہے کہ فراترین ومعظم الغلو فی قوم الا
الفی اللہ فی قلوبہم السمیع ولا نقول لیکن فی قوم الا
کثر فیہم الوت ولا قص قوم الکیال والمیزان
الا قطع عنہم التذاوق والحدکم قوم م یغیر حی
لا نقول فیہم الکرم ولا ختر حق بالعهدا لا مسلط
علیکم الفلڈو یسے نہیں ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم میں
مگر کہ ڈالر ہے اسد اوٹھے ذلیں خوف اور نہیں پہلتا نہ کسی قوم میں
مگر کہ گشت ہونی ہے اوسین موت کی اور ترین ناقص کرتی کوئی قوم پنا
اور ترانہ کو گر کہ قطع کیا جاتا ہے اونے ہندق اور نہیں مکمل کرتی
کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پہلتا ہے اونیں گشت وفون اور نہیں پہلنگو
کرتی کوئی قوم مگر کہ سلطنت ہے اوپر دشمن اتبی بعد حدیث شکوہ کے
باب تنبیر الناس میں ہے اور اور بری بات ہے تا محرم کے سامنے ہونا
اور حکام کرنا اوٹے اور تا محرم وہ ہے کہ جسے نکاح کرنا جائز ہو پس رو

اور جیٹہ اور شہیچ اور پوچی اور ماسون اور خالہ کی اور بیٹوں کی وغیرہ تک
یہی نام محرم ہیں اس کے پردہ کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی غلام بھی نہیں
حق میں افغانی ہے محرم نہیں اس کے بھی پردہ کرے مثل اور اجنبیوں
اور بڑی بات ہے خاوند کا مال بچا صرف کرنا پس ان چیزوں سے
پرہیز کرے کہ آنحضرت صلعم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث
میں **مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ لَا تَكُونَ خَيْرَ قَالِ الْوَلَدِ**
تَسْمِيَةً أَوْ تَنْظَرُ وَتُطِيعُ إِذَا أَمَرَ وَتُخْلِطُ الْفَرْقَ فِي نَفْسِهَا وَكَافٍ مَالِهَا
بِمَا يَكْفِي یعنی عرض کیا گیا آنحضرت صلعم سے کہ کون سی عورت
بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے خاوند کو جبکہ دیکھے اس کو اور غریب
کرے اس کی جیکہ حکم کرے اس کو اور نہ مخالفت کرے بیٹے نہ بیات کرے
اس کی بیعت نفس اپنے کے اور مال اپنے کے ساتھ اور اس چیز کے نہ مال
ہو خاوند کو اور بڑی بات ہے ناپاک رہنا اور غسل کرنا اور نماز ترک کرنا بیہوش
بعضی عورتوں کو عادت ہے کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہانے کی نہیں
بسیب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کر دیتی سبحان اللہ میں حیاتی
وہاں جاتی ہیں کہ اپنے مالک جیسے کہ شرم نہیں کرتیں اور کون کون کر دیتی ہیں
ت ہے شگے نہانا گہروا لون کے سامنے اور ایک پانچا نہ میں کو
اور عورتوں کو ملکیت نہ مال حیاتی کی بات ہے ماف کے نیچے سے نہانے کو

اور جیٹہ اور شہیچ اور پوچی اور ماسون اور خالہ کی اور بیٹوں کی وغیرہ تک
یہی نام محرم ہیں اس کے پردہ کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی غلام بھی نہیں
حق میں افغانی ہے محرم نہیں اس کے بھی پردہ کرے مثل اور اجنبیوں
اور بڑی بات ہے خاوند کا مال بچا صرف کرنا پس ان چیزوں سے
پرہیز کرے کہ آنحضرت صلعم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث
میں **مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ لَا تَكُونَ خَيْرَ قَالِ الْوَلَدِ**
تَسْمِيَةً أَوْ تَنْظَرُ وَتُطِيعُ إِذَا أَمَرَ وَتُخْلِطُ الْفَرْقَ فِي نَفْسِهَا وَكَافٍ مَالِهَا
بِمَا يَكْفِي یعنی عرض کیا گیا آنحضرت صلعم سے کہ کون سی عورت
بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے خاوند کو جبکہ دیکھے اس کو اور غریب
کرے اس کی جیکہ حکم کرے اس کو اور نہ مخالفت کرے بیٹے نہ بیات کرے
اس کی بیعت نفس اپنے کے اور مال اپنے کے ساتھ اور اس چیز کے نہ مال
ہو خاوند کو اور بڑی بات ہے ناپاک رہنا اور غسل کرنا اور نماز ترک کرنا بیہوش
بعضی عورتوں کو عادت ہے کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہانے کی نہیں
بسیب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کر دیتی سبحان اللہ میں حیاتی
وہاں جاتی ہیں کہ اپنے مالک جیسے کہ شرم نہیں کرتیں اور کون کون کر دیتی ہیں
ت ہے شگے نہانا گہروا لون کے سامنے اور ایک پانچا نہ میں کو
اور عورتوں کو ملکیت نہ مال حیاتی کی بات ہے ماف کے نیچے سے نہانے کو

نیچے خور تو کو بھی آپس میں ستر کا چپانا واجب ہے اس بات کو سہل و
 سبک جانتا ہویت ہی بڑی خوف کفر ہے اس میں عیاذ باللہ نہ حیف
 ہے کہ اسے عورتیں ایسے غافل میں کہ پرواہی نہیں کرتیں اور بڑی
 بات ہے مستی کی رینج اور دھڑی بھائی ایسی کو بانی اور سکے پیچے نہ پہنچے
 کہ غسل ہی نہیں اور تیرا اور دھڑی جو ایسی ہو کہ نہ بند کئے سے معلوم
 ہوتا ہو اور وہ پوٹری جمی اور تھے وضو بھی نہیں ہوا کیونکہ نہ بند کئے پر
 جتنا ہوتا ہے ہر روز ہے نہ بند کا پس جو عورتیں کہ بسبب پوٹری
 مستی کے متھے ہونٹ پر پائے نہ پہنچا تو نہ بند کا خشک رہا پس وضو کہا
 ہوا جب وضو یا غسل نہ ہوا تو غانگی کو کر ہوگی کہ عمارت شرط ہے غانگی اس
 بھی کہاں غافل میں عورتیں افسوس ہے کہ وہ سی زینت کے لئے غانگی
 برباد کر رہتی عذاب کے ہوں اس میں تنگ تنگ ٹیولن کے پہنے
 سے کہ جتنے کچھ ہاتھ خشک رہا وہ سے ہاتھ کر نے میں ہاتھ دوسرے
 ہاتھ پر کہیں نہ پہنچے تو وضو اور تیمم نہیں ہوا پس جب عمارت ہوئی تو
 غانگی کہاں ہوئی اور بڑی بات ہے عورتوں کے حق میں یہ کہ ایک
 کپڑے پہن کر روٹکی اور کافرا و فاسق عورتوں کے سامنے بی ستر ہر
 کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو منافقان میں اہل
 النَّارِ لَكُمْ اَذْهَمًا فَمَا فَمَا مَعَهُمْ مِثْلًا كَاذِبًا

اور استعمال نثرہ کا مثال تھے کم واسطے چہا پ کے مرد و نکو جائز ہے
 جیسے کہ حدیث ترمذی میں وارد ہے چہا پ کے ایک شخص نے واسطے تیار کرنے
 چہا پ کے پوچھا کہ یا رسول اللہ کس چیز سے بناؤ نہیں چہا پ یا پانڈی سے
 اور تمام نکو اور سکوت نثرہ کا مثال کے معنی کم ایک مثال ہے جو تہی اور سو
 چہا پ کے استعمال پانڈی کا بھی مرد و نکو درست نہیں کدانی کتب الفقه اور غور و فکر
 استعمال مرد و نکو جائز ہے مگر یہ کہ او کا استعمال عورت و نکو بھی مکروہ ہے چہا پ
 شایہ کفار کے اور شایہ کفار کی حرام ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مَنْ تَشَبَّاهُ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "میں نے جو کوئی شایہ کفار سے کسی قوم کی
 پس وہ انہیں میں سے ہے" اتنی آدھ ہر وہ جو نکو بھی شایہ کفار کے
 جائز نہیں بلکہ اگر او پر ہول کہ دو تہ اور وہاں کے سر پر وقت نخل کے یا بعد او کو
 باندھتے ہیں بدعت ہے اور شایہ کفار کے ساتھ گیر و گنج اور شایہ کافروں اور گنہگاروں
 سے احتراز لازم ہے چنانچہ کتب ابی ہریرۃ الصفا کہ بطور فتاویٰ کے ہے کہ ہاں کہ پورا
 او پر مرد و نکو کے باندھتے اور دستہ چہا پ یعنی پنی نامی یا مانند او کے کے سر پر کہنے بدعت
 ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ ہر دم گیر و گنج ہے اتنی اور گنہگار باندھنا و دلا اور وہاں کے ہاتھ
 میں بھی رسوم کفار سے ہے چنانچہ اسی کتاب میں یہ فصل نخل کے فتاویٰ مطابقت
 سے نقل کیا ہے کہ ایک قسَم کے ہاں رسم ہے کہ تہوڑی سی سرسوں اور سینہ بندہ گیر و گنج
 باندھتے ہیں کہ او کو گنہگار کہتے ہیں یہ فصل شمل اپنی بیعت ہی بدعتوں کا گناہوں کے ہے

اور ایک کتاب
 میں مثال ہے
 یہی جائز ہے کدانی
 کتب الفقه

شمال ہاں
 چہا پ کا گناہ
 ہے

کتاب النکاح
 یہ بھی
 بیعت و انصاف

ہر جگہ یہ طریق ہو گا کہ ہے اور شیعہ ہندو کی ساتھ کفر ہے یا
اور اسی کتاب کی فصل نکھر میں یہ بھی ہے کثرت عمل یا نہ ہندو
میں رسم گیزون کی ہے خوف اس کا ہے کہ کافر ہو اور نافع المومنین
نہا ہے کہ ایک م کے ان رسم ہے کہ ہیلیون پیرولانہ میں اور مندر
عشرین شہادت گبروں کا ساتھ ہوتی ہے اور اسی کتاب میں ہے کہ ایک م کے
ان رسم ہے کہ ہوشی اسی سرور اور ہندو میں نہ ہستے میں ہندو کو گنہ گنے
میں اس کو وہ کہ تہتین ہندو میں یہ صرح ہے کہ بنانیو الا اور راضی ہو یا کافر ہو یا
اور سید امام جو تہی جے اپنی کتاب میں کتاب عالم احمدی سے نقل کیا ہے کہ
میں کشتی چیزیں کفرین اور کشتی چیز و غیر خوف کفر کا ہے اور ہشتے بدعت میں اس
کوئی کہ وہ زمین سجلا و علا و زوجیت کا در بیان میں ہے طرف ہو جاتا ہے اور
وہ شلح اہل حلام کا نہیں ہوتا ہے اور فرزند و نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب
اور فرزند کا ثابت نہیں ہوا اگر ثابت ہو ساتھ ہرام زاد کی کے منسوب ہو گیا کہ
گنہ گنہ باز نہا کہ یہ کفر صرح ہے کہ بنانیو الا اور راضی ہو یا کافر ہو یا
دوسرے یہ کہ مذکور دوسرے میں کہ شمل اور طلع کی قسمتوں اور رسو ہو گیا ہے
اور دوسرے یہ کہ دولہ کے سر بریان اور ہتین یا اور عورتیں آنچل الی میں اور وہاں
سر پر نہا کہ تہی میں کہ با اس فعل سے وفوں چون کہ میں اس کے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ نہا
کی اور اس پر کہ تہتین شہادت ہوئی کہ بے اور لغت خدا کی اور عورت پر کہ اپنے تہتین شہادت ہوئی

یہ کتاب کا نام ہے کہ بنانیو الا اور راضی ہو یا کافر ہو یا
اور سید امام جو تہی جے اپنی کتاب میں کتاب عالم احمدی سے نقل کیا ہے کہ
میں کشتی چیزیں کفرین اور کشتی چیز و غیر خوف کفر کا ہے اور ہشتے بدعت میں اس
کوئی کہ وہ زمین سجلا و علا و زوجیت کا در بیان میں ہے طرف ہو جاتا ہے اور
وہ شلح اہل حلام کا نہیں ہوتا ہے اور فرزند و نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب
اور فرزند کا ثابت نہیں ہوا اگر ثابت ہو ساتھ ہرام زاد کی کے منسوب ہو گیا کہ
گنہ گنہ باز نہا کہ یہ کفر صرح ہے کہ بنانیو الا اور راضی ہو یا کافر ہو یا
دوسرے یہ کہ مذکور دوسرے میں کہ شمل اور طلع کی قسمتوں اور رسو ہو گیا ہے
اور دوسرے یہ کہ دولہ کے سر بریان اور ہتین یا اور عورتیں آنچل الی میں اور وہاں
سر پر نہا کہ تہی میں کہ با اس فعل سے وفوں چون کہ میں اس کے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ نہا
کی اور اس پر کہ تہتین شہادت ہوئی کہ بے اور لغت خدا کی اور عورت پر کہ اپنے تہتین شہادت ہوئی

یہ کتاب کا نام ہے کہ بنانیو الا اور راضی ہو یا کافر ہو یا
اور سید امام جو تہی جے اپنی کتاب میں کتاب عالم احمدی سے نقل کیا ہے کہ
میں کشتی چیزیں کفرین اور کشتی چیز و غیر خوف کفر کا ہے اور ہشتے بدعت میں اس
کوئی کہ وہ زمین سجلا و علا و زوجیت کا در بیان میں ہے طرف ہو جاتا ہے اور
وہ شلح اہل حلام کا نہیں ہوتا ہے اور فرزند و نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب
اور فرزند کا ثابت نہیں ہوا اگر ثابت ہو ساتھ ہرام زاد کی کے منسوب ہو گیا کہ
گنہ گنہ باز نہا کہ یہ کفر صرح ہے کہ بنانیو الا اور راضی ہو یا کافر ہو یا
دوسرے یہ کہ مذکور دوسرے میں کہ شمل اور طلع کی قسمتوں اور رسو ہو گیا ہے
اور دوسرے یہ کہ دولہ کے سر بریان اور ہتین یا اور عورتیں آنچل الی میں اور وہاں
سر پر نہا کہ تہی میں کہ با اس فعل سے وفوں چون کہ میں اس کے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ نہا
کی اور اس پر کہ تہتین شہادت ہوئی کہ بے اور لغت خدا کی اور عورت پر کہ اپنے تہتین شہادت ہوئی

اور چوتھے یہ کہ انگوٹھا دو ہاں کا دو چانی سے دھوئے عین اور دوا کو ملائے
 ہاں یہ بھی ہوسم گہروں کی مٹی ہے اور خوف کفر کا ہے ہمیں اور پانچویں یہ
 کہ ٹولیاں مصری کی عورت کے بدن پر رکھتے ہیں اور مرد اسکو اپنے کو تہہ سے
 اڑھاتا ہے ان افعال میں فاسق ہوتے ہیں اور یہ بھی ہوسم گہروں کی ہے اور شہادت
 چار پانچویں کہ ساتھ رکھتا ہے پتھر یہ کہ وقت جلوہ کے سنج دورہ لاسے میں اور غلام
 کے گلے میں ڈالتے ہیں اور شہادۂ تخت پر لٹا کر ہر ایک عضو کو اعضا دوا سے بلکہ اوسکو
 ستر کو بھی ہانپی ہے اور عورتیں دیکھتے ہیں ایسی منستی میں ان افعال میں سب ملعون ہوتی ہیں
 ساتویں یہ کہ گایاں گچ دیتے ہیں تاکہ امانت مسجد اور محراب اجنبی نہ اور دسواں
 کی کرتی ہیں اور امانت ان چیزوں کی کفر سے آہوین یہ کہ دوا گرو دواں کی شہاد
 باہر ہوتا ہے اور یہ ہوسم کفار سے ہے اور خوف کفر سے ہے ہمیں نویں یہ کہ فرج
 عورت کی شربت سے دھوئے عین اور دوا ہاں اوسین پیشاب بھی کر دیتی ہے اور
 دوا کو ملائے عین ہاں بھی خوف کفر کا ہے دسویں یہ کہ سر میں سیاہی لگنے کا جل
 سے مراد نہ سنتا دیکھتے ہیں یہ بھی اتفاق کر دہ ہے اگر کہیں کہ یہ ایک مرد و عیب
 ہے تو کہ فرہون گیا آہوین یہ کہ دوا ہاں کو طرق نقود اور حصو نکو دواں سے جو تو کیا ہوتا ہے
 ہیں یہ بھی عت سقند ہے تمام ہونی عبارت سید آدمی کی اور رسم آدمی صحت
 کی کہ مروج اس دیار کی سب شریعت محمدی ہیں کچھ اصل اور کسی کسی کتاب میں دیکھی نہیں
 گئی ہے وہ بھی ابعت ہے کہ ترک اور کافراں عت الیق ہے اور اور بری رسم

وَ أَكَلُ الْمَيْتَةِ وَالْأَنفُسُ عَلَى النَّفْسِ قَسْرًا وَ تَاكُلُ مِنْ دَمِهَا
 ہندی لگانی لڑکے کے ہاتھ اور پانوں میں اور طرم ہے لڑکے پر پینا شرب اور کھانا
 مروت کا اور گناہ کا بلایا اس لیے بلور کہلانے والے پر ہے اتنے اور ادبیری اریں میں
 سلور ہونا و ولد کا گشت سکے لئے ملوہ راتوں کے واسطے اظہار شوکت کے اور پچھو لئے اور
 آتش بازی چھوڑنی اور پنج و رنگ کرنا اور داخل ہونا اجنبی عورتوں کا و ولد کے پاس تار
 ظام کرنا اوستے اور زمین خرافات و مان جا کر کرنی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث
 دہلوی نے بیچ بیان رسومات منوعہ نوح کے لکھا ہے وَلَا يَحْجُزُ تَقْيِيمُ الْعَمَالِ
 اِتِّخَاقُ الْبَادُوْدِ وَالْكَاعِنِ وَرُكُوبُ الْخَيْلِ وَالطُّقُوفِ بِأَيِّ
 بَلَدٍ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
 تَرَجُّوا مَرْوَةَ يَارَهُمْ بَطْرًا وَرِثَاءَ النَّاسِ وَ أَظْهَارُ الْمُعَارِفِ
 لِلْإِثْمِ وَأَظْهَارُ لَعِبِ اللَّعَابِينَ وَ سَتْرُ حَيْطَانِ الْهَيْتِ
 لِشَيْبِ الْجَحِيلَةِ تَرْيُّنَا وَ دُخُولُ الشَّيْءِ الْأَجْنِبِيَّاتِ
 إِلَى الْكَفْرِ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الْعَقْدِ وَ كَلَامُهُنَّ مَعَهُ وَ مَسُّ
 نَهْ وَادُّنْهُ وَ وَضْعُ الثَّيِّبَاتِ عَلَى جَسَدِ الْكَافِرَةِ وَ أَمْرُ الزَّوْجِ
 بِتَرْفَعِهِ بِلِسَانِهِ وَ حَقُوقُ الشَّيْءِ حَوْلَ الزَّوْجِ وَ الزَّوْجِ
 فِي الْخَلْوَةِ كُلُّهُ مِنَ الْيَدَاكِ الْحُرَّامَةِ يَنْبَغِي جَانِبَيْنِ
 منع کرنا مالک ساتھ بلانے بارود کا غذا کے اور جانز نہیں ہے سوار ہونا

کہو مہن پلاور پیر شاہ برین بغیر حاجت کے فرمایا اسد گنگ نے اسد سہو دو تم ہاتھ
 اسی کو گولی کہ گھلا پتے گہو فہ از راہ مکتبہ اسد گنگا لوگوں کے اور جان نہ نہیں
 غاہر کرنا جہن کا جو کا اور غاہر کرنا تاشا تاشا کر تیر ہو سکا اور تاشا گہر کی دیوار اور سکا
 اچھے چھو پتے ریت کے بے اور داخل ہونا مینی ہو تو سکا اور اس کے پاس
 فاسخ ہو سیکے نکل سے اور جان نہیں ہے کلام کرنا عورتوں کا دلہ سے اور سکا
 دولہ کے ناک کاں اور کرنا سہی کا دلہیں کے بدن پر اور حکم کرنا دولہ کو سکا
 اور سکا اور سکا اپنی زبان سے اور جان نہیں ہے جمع ہو عورتوں کا گرد و دل

کے وقت غلویت کے یہ سب بیانات محرمہ سے منبتی ہو اور فتاویٰ کینی
 میں ہے کہ جہاننا تقارکھا اور کھٹنا اور سکا حرام ہے اس لئے کہ یہ سب بات ہو
 کے من کر تیار ہجائی چہا کے درست ہا سنے کہ ۱۳۰۰
 پر گنہ مجتہع ہوئے میں میں مقام میں بیان تھے کے کا جواد
 اتنے اور ہول اور تاشہ غیر تار کے حکم میں ہے اس لئے کہ یہ سب بات ہو
 میں اور عادیہ میں ہے دیگر اس سوال کا جواب القی نظر دین غیر خدا
 کا القی والظہنی والوعظہ والظہنی والظہنی والظہنی انہ کا
 عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنیہم
 هكذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع وع
 انکو احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استماع

کہی نہ دیکھا نہ کسی کے ماحصل یہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب ذکر شدہ نزدیک یا فاسق کے بیچ
 نہیں ہو تا نکاح ایسا کرنا چاہئے کہ بہرہ کی تریک درست ہو اور خزانہ الروایہ میں
 سے منقول ہے، **وَأَعْلَمُ أَنَّ جُلُوسَ هَذِهِ الْمَسَائِلِ ثَلَاثَةٌ أَوَّلُهَا مِنْهَا**
مَرَأَتُكَ نِكَاحًا وَلَكِنْ لَا يُجِزُّ الْكُفْرَ فِيمَا مَرَّ فَأَعْلَمُ بِمَا لَا كَاتِبٌ
وَالْإِسْتِفْقَارُ وَمِنْهَا مَا فِيهِ اخْتِلَافٌ فِيمَا مَرَّ بِإِسْتِحْلَالِ النِّكَاحِ
اِخْتِبَاطًا وَبِالتَّوْبَةِ فَإِلَّا كَاتِبٌ وَمِنْهَا مَا هُوَ كَقَدْرِ الْإِخْلَاقِ
وَأَنَّهُ يُوجِبُ حَبْطَ جَمِيعِ أَحْصَالِهِ وَكَيِّنَ مَرَّ عَادَةً أَنْ يَكُونَ
بَعْدَ وَكَيْلٍ وَخَطْبَةٍ مَعَ أَمْرٍ تَزَوَّجُوا أَوَّلُكَ التَّوَلَّدَ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ
فَكَدُّ الزَّوَاجِ فَإِنَّهُ إِذَا لِيَ بِكَ لَمْزَةُ الشَّهَادَةِ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ الْعَادَةُ
وَلَمْ يَكُنْ مَعَهَا قَالُوا فَعَلْ كَمَا بَقِيَ الْكُفْرُ وَهُوَ الْخُفَا دَمِيغِي بَانِ تَقْتَرِ
 بنسب ان مسائل کی تین قسمیں ہیں بعضی نہیں سے ظاہر ہیں لیکن نہیں لازم کرتی
 کہ کوہیں حکم کیا جاوے کہ نہ والا او نکاح ساتھ رجوع کر کے طرف مذکور اسے استغفار
 کی اور بعضے نے مختلف فیہ میں پس حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح کے احتیاطاً اور
 ساتھ توبہ کے اور رجوع کی طرف اللہ تعالیٰ کی اور بعضے انہیں سے کفر میں بالاتفاق
 تحقیق وہ لازم کرتے ہیں جب تک کہ نے اعمال و سکے کو اور لازم آتا ہے عادی و
 نکاح اگر کیا ہو ہے اور ہوتی ہے نسبت کرنی او سکے ساتھ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد
 کہ پیدا ہوتی ہے اس حالت میں ولد الزنا ہوتی ہے پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہو

کلمہ شہادت کا بعد اسکے بعد طاعت کے اور برپوش نہیں کرتا ہے اور جس سے
 کہ کسی سے یا کسی سے دو نہیں ہوتا ہے کھڑا ہو سکا اور یہی مختار ہے تمام ہوں
 اربعین کے پہلے تو کوئی نہ کہہ جان کا ناجائز و غیر ذلک متساخلاف شرح ہوں وہاں
 کے جاننے سے تفریق کریں اور خواہ وہ کوئی پاسبان نہ کہ منع کریں اور کوئی نہ جانے سے
 اور عورتیں فرمان برداری کریں اور اپنی رسم و آئین پر ادبی کے ہرگز
 نہیں کہ یہاں کی بدنامی سہل ہے ایسا کام کریں کہ میدانِ حشر میں کہ اولین و
 آخرین سب کا جمع ہونے کے ذیل دروہا ہوں کہ اب یہیں مذکور میں لکھا ہے کہ اگر
 کوئی کہے کہ یہ کوئی ہمارے تین رسوم مروجہ اس دیار کی ہے چارہ نہیں موقوف
 شرح کے ہوں یا نہ ہوں اس کے کہ حاصل شادی کے بعد ان رسوم کے
 مثل سچل میت کے ہوتی ہے اور ہم تابع رسوم ابن مانیہ کے میں شادی ہو
 یا غم کو اختیار ہے کہ اپنے گھر و زمین جو کچھ چاہو کر وادہم اپنے گھر میں جو کچھ
 چاہیے کریں عیسیٰ میں خود موسیٰ میں خود ہم پر حکومت تباری نہیں
 پہنچتی تو ایسے کلمات کہنے اور دعائی شرح شریف کے نہایت برے ہیں
 اس لئے کہ حکم خدا و رسول کو رسول کے مقابلہ میں بھل سبک جانا اور رسوم
 مروجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل اور پکڑا ہوں اور بدعت اور ضلالت کے میں حکم و
 منصب و پکڑا گو یا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح دے پس اگرچہ غریب اس طرح
 سر سے خوف زوال ایمان کا ہے معاذ اللہ من ذلک ثاب خیرہ میں فرمایا

بیان ہی او کا جو حکم میں ترجیح دے کہ او کا وہ باعث ہوتا ہے کہ

ہو انا قال الرجل لعلي حكوا الشرع في هذا الحادث كذا فقال
فوالله اني سمعتم بسم الله الرحمن الرحيم كفى عندكم بعض المشايخ
سنة بركة ابي كسبته كسبتم شرعاً اس عاشر من طرق ہے جس کے وہ
شخص کے من رحم پرچا ہوں شرع پر ہیں چنانچہ کافر ہو جائے تو ایک ہفتہ
شواج کے اچھی ہیں و سکولہ زم ہے کہ جلدی تو بہتر ہے اور رسوم حد
شرع سے باز آدمی اور اگر توبہ کی اور اوپر سے رکھا اور یا اچھا جائے اور کو
پس کفر کی طرف گنج بجا ہی چنانچہ قمار و غلو و دانی سال امام شہاب و ہدین
کے ہی کہا و میں اور نہ دانی سے لایا بھل گیا ہے و محلی عن ابی نصر
الذی یقول عن ناس من اهل البيت الذین یقولون انی دعتہ اللہ علیہ من مسیح
انفک من الیوم و انی غیر النبی انی فی کل من الحکام فکسر خلک
باعتقاد او کفر یا اعتقاد صید و مرنگانی الخال برائے حل انہ انکل
حکم السیاق و من انکل جلد الشریعہ لا یکن منی و ساعدا کین
بجہد لا یقبل اللہ تقاطعہ و اخطا لہ و کما کل حسنة
و بان منہ امرائہ فان تاسل بحسب القتل لا یصل
عندہ لقرانہ علیہ السلام من کل دینہ فاقبلہ
فان قتله قاتل و کما یعرض الاملاک کما ذلک ولا یصل
علیہ انتہی سبب بقول ہے ابی نصر و ہوسے کہ روایت کی فامی

کا توبہ نامی سبب توبہ کے لئے اور کما روایت کی فامی

طہیر الدین خوارزمی سے کہ جسے سنا گا نا تو اُن سے یا غیر تو اُن سے یا دیگر تو اُن سے یا دیگر تو اُن سے
 فعل حرام ہے اچھا کہا اور سکو باعقا و یا بغیر اعتقاد تو وہ ہو جائی یا متبدل ہو جاتا
 بنا برائے کہ اسے باطل کہا حکم شریعت کو اور جسے باطل کہا حکم شریعت کو نہیں بنا
 یا وہ مومن ہے یا بدو ن کے نزدیک اور قبول نہیں کرنا ہندو لقا عبادت سکو
 اور نابود کرنا ہے نہ تعالیٰ تمام نیکیاں اور سکی اور جہدی ہو جاتی ہی دتے
 ہوئی ہیں اگر تو یہی واجب نہیں ہے ماقول و سکا والا سکا دی گردن اسکی مجھ
 فرماتے حضرت صلعم کے کہ جو کوئی تبدیل کری دین اسلام کو میں اور اسکو
 ہر اگر قتل کیا اسکو قاتل ہے پہلی عرض کر نے اسلام کو سب پر کفر ہے یہ قتل
 و نہیں آتا اس پر کہ اور حامدین یہ بھی ہے فان صحیحۃ الصدیق و اولی الامر
 ان صحیحۃ کی گون مع انکار شیعی من الشریع فقال صحیحۃ فی الشریع الکبیر
 ان الشریعۃ من الشریع فقد ابطال قولہ لا الہ الا اللہ بحکم ان
 یقول حکم المسلم کہ انکار صحیحۃ غصبان استقامت و استقامت الصبیحۃ
 کا اولی الامر صحیحۃ حلی العجل و یضربونک الذل حق و الذل حق
 ان هذا صلوۃ الفتنۃ یعنی پس تحقیق صحت صدیق اور اقرار سناہ
 یہ کہ نہیں ہوتا باوجود انکار کے چیز کے شریع سے پس کہا محمد
 ہے نہ میں کہ جسے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے پس تحقیق
 کیا کہنا حکم لا الہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق ہو سی علیہ اسلام جبکہ

پھر سے مینے کوہ طور سے غصہ ہاں فوسر کسے ہوئے اور سنی اور زین
 اور تھے لوگ قتل کئے کہ کو سالہ کے کہ سامری نے بنایا تھا اور بجاتے
 تھے دف اور مزار امیر پر قریب یہ صورت قفس کی ہے نہ تھی پس جہانگیر
 ہشمرہ دخل قفس اور آلات ہوسکی قسم عارف و مزار میر سے کہ تقار و قہ مول
 اور آتشہ اور مردہ اور طنبورہ اور سادگی اور شہنا اور آتش بنی اور آتش
 وغیرہ میں موجود ہوں خواہ مجلس عقد تخلص کے اور خواہ اہل و یونین شریک
 ہونا اور چاندان از روی حکم شریعت کے جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے چنانچہ
 فقہ اور حدیث کی کتابوں میں شرم و عاف کو ہے اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر
 جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب تہذیب الطالبین میں ھللا اذا کان خالیاً
 عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ حَضَرَ مُنْكَرٌ كَالظُّلْمِ وَالْمِرْمَارِ وَالنَّعْوِ وَالنَّارِ وَالزُّبَانِ
 وَالْعَارِزِ وَالظُّلْمِ الْبَرِّ وَالشَّيْءِ وَالشُّبَّانَةِ وَالْحَقِّ وَالْكَفَرِ
 الَّذِي بَلَعَهُ بِهِ الْكَرْدُ لَا يَجْلِسُ هُنَاكَ لَنْ يَجْتَمِعَ ذَلِكَ
 شَيْءٌ كَلَّا يَبْهَمِي مَا هُوَ بَلَّاسٌ وَلَا يَجْلِسُ وَلَا يَجْلِسُ وَلَا يَجْلِسُ
 منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکرانہ تقارہ اور مزار میر اور عود اور آتش بنی اور
 آلات سرور و طنبورہ اور شین اور شہنا اور بخوان کے کیلئے میں ساتھ اور کو
 ترک نہ بیٹھے ورنہ سوائے کہ یہ سب کام میں آتے ہیں اور ہر مسلمان کو واجب ہے
 کہ اسوئہ نیات اور مصیبت اور خاطر واری اہل برکت کی سی اگرچہ قریب ویرم

کہتے ہیں مائیدان اور باپ اور بہن اور بیٹا اور بیوی وغیرہ
 کے اعتبار سے کہ وہ ایک آدمی سے نہ لکھیں تو گناہی مومن بالہ و
 اٰلہ و سلم الا خیر وادنی من حاد اللہ ورسولہ ولو کان
 ابائہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم الایہ
 یعنی یہ پانچ گنا تو اس قوم کو کہ ایمان رکھتی ہیں ساتھ اس کے اور ان اخوت
 کے باین صفت کہ دوستی کریں ساتھ اس شخص کے کہ مخالفت کرے اس کے
 اور اس کے رسول کی اگرچہ ہوں وہ باپ کے یا بیٹے یا بہن یا بھائی اس کے

آیت تک کہ سورہ مجادلہ میں ایسا مذکور ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَمَّا وَفَّتْ بِكُلِّ امْرَأَةٍ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَنْهَوْا
نَحْبَ السُّوءِ فِي حُجَّاسِهِمْ وَأَكْلَوْهُمُ وَشَادُوا بِهَذَا قَضَبِ
اللَّهِ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَغَتْهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى
بَنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ عَصَاؤُهُمْ كَانُوا يَعْتَدُونَ كَذَلِكَ فِي الْمِثْلِ كَوْنُ
نیسے جبکہ پڑھے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا اور کھلاؤنگے علماء بنی اسرائیل نے باز رہے وہ پھر شیطان کو
اور ان کے ساتھ علماء اور ان کی مجلسوں میں اور ان کے ساتھ کہا یا پیرائے سخت و شیا ہو گئے دل
میں جو ان کے بعض نہیں تھے گناہ نہیں کیا تھا اس سبب است گناہ گار ہو گئے
یعنی پیرائے گئے صبر ہو گئے دل سخت اور عید قبول کرنے میں عجز سے سبب
معاصی کے اور یہ سبب محاطات بعض اور ان کے بعض سے پس سخت کے

اللہ تعالیٰ نے ان کو اور زبان وادوار میں بیٹھے میر علیہ السلام کی ہر
 سبب سے کہ تاخرانی کی اونہوں نے اور ہر وہ حدیث کی کہ نہ روا
 بہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی کلّ تقوٰۃ لک الدلائل
 مع القوم الطاہرین یعنی میں شہید بعد یاد دلانے کی ہمراہ قوم خالص
 نسبت متینہ نہ اگانا بنیر ساز کے جاری یا نہیں ہیں اس میں اختلاف کیا ہی
 علمائے بعضوں فی سبب مطلق کہا ہی اور بعضوں نے مکر وہ مطلق لیکن
 بحر الریق میں لکھا ہی کہ اصل مذہب یہ ہے مطلقا جیسے کہ نقل کیا ہے کہ
 و مختارین و منهم من اباہ مطلقا و منهم من کرہ مطلقا و فی البحر و
 المذہب صحیح مطلقا فانقطع الاختلاف بل ظاہر الہدایۃ
 انہ کیسے کہ ولی النفس لیس فی عبارۃ الدائرۃ * بعضی علماء و بین
 کہ غیا کو اونہوں فی سبب مطلق کہا ہی اور بعضی میں کہ اونہوں مکر وہ مطلق اور
 بحر الریق میں کہا ہی کہ اصل مذہب یہ ہے کہ مطلقا نہیں مکر وہ بلکہ عام ہر مذہب
 کہ حقیق وہ کہیں کہ اگرچہ واسطے نفس ہے کی ہر تمام ہوئی عبارت و ہر شمار
 کی اور فتادی حادیہ میں یہ حدیث بخیرت مسلم نقل ہے و قام من محل
 مع صلوٰۃ بالعداء الا انہ علیہ شیطان احدهما علی حدائک
 علی حدائک لایکونانہ بانہما معنی لکن کما لایستکثرون
 بنہ نہیں ہے کہ بے شخص کہ بند کرے آواز اپنی ساتھ رکھے

حقیق نہی کا بی غیر حقیقی

کی مگر کہہ چکا ہے اور یہ نہیں کہ نہ ہی لکھا تھا ہے اور سپرد و شہ جان کہ ایک و ثمن ہے
 ایک شانہ پر ہوتا ہے اور دوسرے دوسرے شانہ پر ہوتا ہے وہ دونوں ایک دوسرے
 اور کو ساتھ لائون کی جہاننگ وہ چپ ہوتا ہے اور بجا اوف کا بغیر
 کے واسطی اعلان نکاح کے بیاہ ہی چپا کہ ہا یہ بین لکھا ہے کہ طہل
 ع اور اوف کہ بیاہ اور شکا شادی میں تاوان دے جاوین ساتھ
 منف کر کے بلا خلاف سے علی استہا اور ذرا سے معلوم ہو کہ غنا اصل
 مذہب میں حرام ہے اور بجا اوف کا بغیر گانے کی بیل ہے وہ طہر اعلان
 نکاح کے اور تہذیب الامام میں سے ہی لکھا ہے کہ بیاہ نہ بین ف بیاہی
 کا نکاح کے شرعین اعلان نکاح کے لئی و حتمیکہ و چہا نہ ہو اور
 اور کے بیاہ بین بنت کہیل کی اور گانا نہ ہو سہلی کہ مکروہ کہ بیل رگنا
 اور اس میں چہی ہے کہ سنا اجون کا اور بینہا اور سرفوق ہے لیکن بیاہ
 و ف کا واسطی اعلان نکاح کی اسطرح چاہئے جیسے کہ طہل ہے شہادہ کو چاہیں
 لیتے اور عادیہ میں ہے کہ کہا سٹنی کہ کہنا ابو فہاجر نے کہ خبر وی ہکو
 ابان بن عباس نے خیر بن شعبہ سے کہ فرما بار رسول خدا صلعم کہ تحقیق کہہ سکا
 نے مکروہ کہہا تھا دے لئی شراف سجوی اور فرامیر اور الات سرود کو
 اور رسول اور و ف کو بیاہ چہا بینے ابو فہاجر سے کہ کہہ کر بیاہی ہی و بیح
 ان مانہ رسول خدا صلعم کی کہ بیاہی عورت جو ف کہہ کر شہادی دیتی ہے لکڑی

پس یہی اونچے پر اور ساق لکڑی چلینی پر ساقی کو کوٹھو کہ شادی سے ہے
 اور گاناؤں سے کھانا ہدف کے اگرچہ ہر تو کئی منزل میں ہو جائے نہیں اس لئے کہ اس وقت میں جمع کرنا
 ہے بباح و حرام میں اور جہاں کہ بباح و حرام جمع ہوتا ہے کو بیچ دیتے ہیں جیسے کما
 اشباہ میں **وَإِذَا جُمِعُوا الْحَالَ إِلَى الْحَرَامِ فَهُوَ حَرَامٌ وَبَعْدَ مَا جُمِعَ حَرَامٌ**
وَسَيِّئٌ أَكَلَهُ لکھ کر حرام انتہی سے جیکر جمع ہو طلاق و حرام غارب ہے حرام اور معنی اگر
 جیکر جمع نہیں ہوتا یا کبیر حرام کرنے والی اور بباح کرنے والی مگر عاریتاً ہی ہے حرام کرنے والی تمام
 ہوئی عبارت اشباہ کی اور دنیا کچھ بڑھ دینیوں وغیرہ کو کاسے پر اجرت کافی کی ہوتی ہے
 اور دنیا اور دنیا اجرت کا لگانے پر حرام ہے چنانچہ عبد ربیہ کی کہ کتابا لایا بیچ اس معنی پر آلات
 و کھانے کی **وَأَوْسَطُهَا عَلَى الْفَنَاءِ وَالتَّوَهُُّ وَكَذَا سَائِرُ الْمَلَاہِیِ وَكَذَا**
اِسْتِجَارَةُ عَلَى الْمُصِيدَةِ وَالْمُصِيدَةِ لَا تَسْتَحِیُّ بِالْعَقْدِ ایسے جائز نہیں ہے
 نوکر و مزدور و دیگر کرنا غنا و نوکر و بیس بیس میں تمام باجے اس لئے کہ یہ نوکر و مزدور پکڑنا
 سب کا پر اور گناہ استحقاق کا نہیں ہوتا ہے تمام ہوتی عبارت بعین کی اور حضرت شیخ
 نے کہ یہ محدث میں اور لا حضرت شیخ عبد المجتبیٰ کی سے بعد بخاری میں لکھا ہے کہ تھا کہ ابو قتیبہ
 اور امامت اور مقتدا میں میں بیچ حرام ہے اور کہتے غنا کی تشدید و تعلیل ہے اور
 اور مشہور تر چاروں اماموں کے قول ساتھ کہتے کہ ہے اور اطلاق حرام کا یہی آ رہا ہے فاقی ابو الطیب
 نے حرام ہوئے غنا کا عام مشی و بیباکی سے اور عداوت و غمی اور فاقی سے نقل کیا ہے اور بقول
 ہے اہل مینہ اور کو قذو و عروق سے بھی اور یہی معنی نے عالم میں کہا ہے کہ غنا حرام ہے تمام

لکھتے ہیں غنا حرام ہے اور حرام ہے
 ناجائز و مذکور اجرت و دیگر باقی اجرت کے گونا گوار ساتھ ساتھ دین کے لگا دین

ادیان میں اور قرطبی نے کہا کہ خلاف نہیں ہے بچ حرام ہونے اور مکے
 کے اسلئے کہ وہ قبیلہ ہو و لعب کی سی ہے کہ مذموم ہے بالاتفاق تمام
 ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ صاحب زہد پوری نے
 ایک سالہ حرمت غنائن لکھا ہے کہ اوہین آیات اور احادیث و قول
 فقہاء سے حرمت اس کی ثابت کی ہے اگر کوئی اس کو نظر انصاف سے
 دیکھے تو رنگ کے پاتھ پٹھے چنانچہ تھوڑا سا مضمون اور اس کا بطور نمونہ کے
 لکھا جاتا ہے کہ روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں کہنے کا کہا
 طرف آوازناگ کے نہیں افن دیا جاویگا اور سب کو یہ کہنے اور زور و قہر
 جنت میں کہا گیا کہ کون ہیں اور حافی قزوینی اور اہل جنت کی انتہی آجہ اگر
 کہے کہ کیا دلیل ہے کہ جہان حرام و مباح جمع ہوں تو حکم ساتھ حرام کے کین
 ہم اور ساتھ مباح کے نکیرین اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ تمام اماموں
 اصول فقہ کے نے اجماع کیا ہے اس پر کہ جہان دو ریاض یعنی فقہ کر
 پادین ہم باور حدیثین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو پہنچی ہوں کہ ایک
 اوہین سے ولالت کرتی ہو کہ فلا فی چیز مباح ہے اور دوسری
 ولالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے اور
 باجماع معلوم نہیں کہ یہ حدیث اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق تمام لکھا
 ہے پھر یہ کہ وہ حدیث کہ ولالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور مانع ہے

غرض
 یہ کہ
 جہان
 حرام
 و
 مباح
 کے
 اجماع
 ہے

پیر جان کہ مباح و حرام ایک چیز میں جمع ہونا تو وہ چیز حرام ہوگی اگر بیات
 اصول پر وہی میں ثابت ہو ہے عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم
 کرے تمام ہوا کلام قاضی مصطفیٰ اسراج کا پس اگر یہ نظر نصاب کی تفسیر میں
 روایتوں سے حرمت زہر سے راگ کی بھی صراحت ثابت ہوتی ہے تو قطع نظر
 اسکے جن علمائے کبار اسکا لکھا ہے ہا وہوں نے بھی بہت سی قیدیں
 لگائی ہیں انسان جلا ایک یہ قید ہے کہ اس میں جھوٹ اور غش و کجی
 مضمر نہ ہو پس سوفت میں وہ کہاں ہے اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ اور برائے
 سے خالی نہیں ہیں ہر قسم سے پرہیز کرنا چاہیے نہ مرد و گونا چاہیے اور
 نہ بچی بیویوں کو کئے روار کہیں خواہ اپنے گھر میں خواہ غیر کے گھر میں جائے
 اور عورتوں کو اس بات میں بھی احتاحت کرنی چاہیے اپنے خاوند کی اور
 بعض اوقات لوگ گانے بجانے میں تو شریک نہیں ہونے لیکن ہتھام میں
 اس شخص کے رہتے ہیں یا بعض مکان یا فرش وغیرہ دینے میں وہ بھی شریک
 ہیں اور سگنا دین اسکو ہر ضرورت ہے و تعالیٰ علیہم السلام و تعالیٰ علیہم السلام
 یہ ہے چنانچہ کہ دیکھا کہ وہی پروردگار وہ کہ وہ علم بجا حدیث شریف میں آیا ہے کہ
 جو کوئی باحدث اور بیعت لگا ہوا ہے اسکو بھی اتنا ہی گناہ ہوتا ہے کہ بتا اسکو کہ یہ لگا
 ہوا ہے یا نہیں تو میں اسکو پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے کہ نہ شریک نہ ہو نہ دینے نہ لینے
 چند روزہ ہے کہ میں اسکی خاطر اپنی آخرت پر سے ایک ثلث میں آیا ہے کہ بدترین آدمیوں کا

مرتبہ میں دن قیامت کے اللہ کے نزدیک وہ ہو گا کہ غیر کی دنیا کے لئے
اپنی آخرت برباد کرے جاؤ اب اللہ نے اس کو ایک چیز عسی اور ہے کہ اس کی
برائی کا خیال بھی نہیں کیسکو کہ درہم پیمبر کی سب سے کہ جب دو دلہن نکاح کے
اول جماعت کرتے ہیں تو ان کی خوشی میں مینی دل سے پیمبر کی خوشی بھی
دولہ کے یہاں وہ کیا عیسی ہے ذرا اس کی قیاس کو سوچنا تو چاہیے کہ کیا
برائیاں حسین ہیں کہ ان حضرت صلعم ^{علیہ السلام} کے اخا کو غمنا یا ہو اس کو یہ
شہرت دیتے ہیں اور جو کہ باخیرت ہیں اس کی حیات میں اس کا احتیاط ہوتا ہے
پہر بھی ہوا لے نے تو ایسی چپائی کی اب وہ پیمبر کی جگہ ان جاتی سے
وہ باریکبادی دیتا ہے خیال تو کریں کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی دست
لیکن چونکہ رواج اس رسم کا بہت ہے شاید شرم نہ آتی ہو خیال کر کہ دیگر نہیں
تو اس میں بھی خوف کفر ہے کہ پیمبر چائی بر خرم نہ آتی ہو خیال کر کہ دیگر نہیں
جاننا اور سکو ہوتا ہے غرض کہ جو ایسی زمین میں مرد کو جو اسے کہ سن کر بن
حور تون کو اور سنے اور حور تون کو چاہیے کہ فرمانبرداری کریں اپنے
خاوند کی اونین اور ان کا گریں اون سمیٹ پھر حضرت کے اور صحابہ کرام کے
وقتین ہوتی ہیں اور حضرت سے اس با بین ہند ثابت ہو ہے کہ جب حضرت
عظمہ رض کا نکاح کرنے لگے تو کچھ خیر و گمانی اور نکلے لئے اور حکم کیا
لوگوں کو خیر تیار کرنے کا پس تیار کی گئی ایک طرہ پائی خرما کی عی ہوئے

یہاں تک حضرت فاطمہ کا اور بعد ازاں

رستی کی اور پیار کی گئی ایک تو شک چڑھے کی کہ ہر تہا اور سکے اندر
 لیف خزانہ پورست خدمت خرابا کا اور حضرت علی سے فرمایا کہ جب تہا رے
 پاس فاطمہ امین تو اوہنے کچھ کلام کرنا یہاں تک کہ اوہنیں تہا رے پاس
 پس انی حضرت فاطمہ عمرہ و اقامت امین کے یہاں تک کہ بیٹھیں ایک جانب گہرین اور
 حضرت علی رضا ایک جانب میں تہی کہ اس عالمین آنحضرت تشریف لائے اور
 فرمایا کہ یہاں میں یہاں میرے یعنی حضرت علی کہا ام امین نے کہ موجود
 ہیں یہاں تہا رے کے کیا نکاح نکاح کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرت نے ہون
 اور داخل ہوئے آنحضرت گہرین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو کہ لا میرے پاس بانی
 پس تہن فاطمہ طرف بڑے پیار چوبی کے کہ گہرین دکھا مو اتہا پس لائیں
 پانی پرینا حضرت نے اسکو دیکھ لی کی اوہین بہہ فرمایا فاطمہ رضہ کو کہ آگے آؤ
 پس آگے آئیں فاطمہ پس پانی چیر کا آپ نے اوہیں سینہ اوہیں روگی کے
 اور کہا اللہم اِنِّیْ اَعِیْذُ بِكَ وَ ذُرِّیَّتِکَ مِنْ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
 پہر فرمایا اوہکو کہ پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر پیہر
 دونوں خود ہون اوہے کے پہر کیا نام نہاسکی واسطے حضرت علی رضہ کے
 پہر فرمایا حضرت علی کو کہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا اتالے کے
 اور ساتہہ بیکت کے اور اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی نے
 خدا ستگاری کی حضرت فاطمہ رضہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ مجھ کو میرے رب نے یہی حکم کیا ہے یہ ہر عید چند روز کے لیے
حضرت نے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور عبد الرحمن اور چند انصار کو چون حکم
جمع ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہ بکری اور حضرت علی غائب تھے پس
ان حضرت نے خلیفہ کمال کا بیڑا پر فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے حکم کیا مجھ کو
یہ کہ کمال فاطمہ کا گروین علی ابن ابی طالب سے پس تحقیق گواہ رہو
تم کہ تحقیق میں نے کمال کیا انکا چار سو شتال چاندی پر اگر راضی ہو ساتھ
اسکے علی پہر منگایا انحضرت نے طبق خرمائے ششک کا پھر فرمایا کہ لوٹو
پس لوٹ آیا لوگوں نے اور آئے حضرت علی پس منکر اسے نہی صلعم
دہر دوا دیکھے پھر فرمایا کہ اللہ عز وجل نے حکم کیا مجھ کو یہ کہ کمال کر و زمین تیرا
طہ سے ساتھ ہر چار سو شتال چاندی کے آیا راضی ہو تو ساتھ اور سکے
علی کہ راضی ہو امین اے رسول اللہ پس سرایا بنی صلعم نے حج اللہ
کما وعلق جدا کما وبارک حلیک کما واخلج ہر منکما کثیرا جلیب
نہی جمع کرے اللہ تعالیٰ پر گندگ تم دونوں کے اور غالب کرے بزرگی تم دونوں
پر بکرت نازل کرے تم دونوں پر اور نکالے تم دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ
ہو بلاشبہ اگر تم میں قتل کیا ہے پس خیال تو کر واسے یہاں کہ حضرت یحییٰ
نور و برکت شہیدی میویون کی رشتہ کمال تو اس بے شکتی سے ہوا اگر تم بھی
پاکیزہ محبت سچی رکھتی ہو تو کسی طرح کر رہا اور چار سو شتال چاندی کا جو

حضرت بیوی صاحبہ کا گناہ اسکے زیر سر رو پیٹے ہوئے تھے مین اگر بار
 ماشہ کار و پیہ ہوتا تو ذیل وغیرہ کی آواز اور ازواج مطہرات کو سوام جیسے اور بہتر
 صاحبزادیوں کا سو حضرت فاطمہؓ کے پاس نور محمدؑ کا شہ جیسے مذکور ایک کسٹریٹر
 رو پیٹے چار آنہ چھ قسم مین آتے۔ مہر اجم جیسے ایک ہزار بیس روپیہ
 پس یہاں جو ہزار روئے کہوں کے ہر باغیچہ مین بہت آبرو کی
 ہے کہ اکثر خاندان آخرت کے دیال مین گرفتار ہوئے بسبب اس کے کہ اس
 بیچارہ نے وہ ہونچہ بیچا مین بھی نہیں دیکھے پہلا وہ ادا کیا نہ کر گیا جب
 ادا نہ کئے تو آخرت مین جو رو کے قرض کے برے پکڑا جاوے گا
 مہر کا باغیچہ نہایت ہے زیادہ باندہ کرکیرن خواب ست کو حرم تھے مین اس کا
 کو بار و بیچ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ او نہروں نے فرمایا
 آگاہ ہونہ بہار ہی مہر باغیچہ ہو بیوی کا سنا کہ اگر گناہ مہر سبب زندگی کا
 دنیا مین اور موجب تقویٰ کا ہوتا تو دیکھتے کہ تو سزاوار ترین تھا مگر
 ساتھ اسکے نبی صلعم ہوتے نہیں جانتا مین رسول خدا صلعم کو کہ گناہ کیا ہو
 اپنی بیویوں اور بیٹیوں مین سے زیادہ بارہ اوقیہ سے جکڑ
 پانچ سو روپے کے ہونے مین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا ہے حضرت
 سَمَاءُ الْعَظِيمَةُ كَلَّحَ بَنَاتُهَا كَلَّحَ اَيْسَدُهَا هَوْنًا
 بڑی برکت کا گناخ وہ ہے کہ کم ہو محنت مین سے مہر اور او شیخ

کم ہوا اور نہوڑی ہر قناعت کر ہی تہہ و دونوں حدیثیں شکوہ میں ہیں ہیں
 تجب ہے کہ اسبے ہم سے جہنم برکت و بھلائی کا حکم لئے کرتے
 ہیں اور حضرت نے جو ایک لگی بات بنای تو ہرگز نہیں کرنے والہ
 کیا ایمان ہے پس عورتوں کو چاہیے کہ اگر ان کی ان باب و بغیر نے زیادہ
 مہربان ہوا ہے تو یہ بخشدین کہ بڑا ثواب پادینکے گویا بھنے رو بہ ہر کے
 سبے سعدیے اور سعدیے کا کیا کچھ ثواب آیا ہے اور فرما ہے
 پاک بڑے کار جل جلالہ **وَأَنْ تَعْلَمُوا أَنَّكُمْ لِلْعَقُوبِ** یعنی اور سزا کرتا تھا را
 قریب تو ہے واسطے قوس کے تفسیر مدارک میں اس کی تفسیر میں
 لکھی ہے کہ خطاب ہے خاوند کو اور بیوی کو یعنی خاوند کا ساتھ
 دینے پورے ہر کے بہتر ہے اوسکے لئے اور عورت کا ساتھ
 ساقط کر دینے سارے ہر کے بہتر ہے اوسکے لئے اسنے اور
 عرض سے آیا ہے بطریق مرفوع کے یعنی حضرت مسلم نقل کرتے
 ہیں کہ فرمایا آپ نے اگر نہوتا جو سے عیب کا کارنا تو گواہی دیتا میں اسے
 پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت سے ہیں ایک نے او نہیں سے تفسیر ہے علی
 اور دوسرے وہ عورت کہ راضی ہے اوس کا خاوند اوس کا اور تیسرے
 وہ عورت کہ تصدیق کرے میرے بخشدے مہربان اپنی خاوند کو واسطے رضا
 اللہ تعالیٰ کے اور چوتھے وہ کہ راضی ہیں اوس کا ہر پاسکے

اور پانچویں تو بکر بنو الکنانہ سے آئے تھے یہ روایت منہات میں ابن حجر
 نے نقل کی ہے اور غنی میں بھی بیت دسین میں بھی ہوئی میں ایک تو بیست
 اور بیان کرنا اور اے واکے کرنا اور چھٹا اور چھٹا کرنا کہ حدیثوں میں بیت
 بدلی ہوئی آئی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن یہ کتاب
 صَدْرُكَ أَخَذَ وَكَوْكَ وَشَوْكَ الْجَيُّوْكَ وَكَوْكَ
 بَدَا حَوَايَ الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفِقٌ عَلَى مَا فِيهِ مِنْ بَيِّنَاتٍ
 وہ شخص کہ جس نے پٹے رخسارے اور پہاڑ کے گریبان اور وہی وہی کہ
 جاہلیت کیسی اوجھلایا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت
 أَخَذَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَزِيدُكَ كُنْ أَتَمُّكَ وَأَتَمُّكَ
 وَأَطْعَمُ فِي الْأَشْيَاءِ وَالْأَشْيَاءِ وَالْأَشْيَاءِ وَالْأَشْيَاءِ
 وَالنِّسَاحَةُ قَوْلُكَ السَّاحَةُ إِذَا كُنْتَ تَنْتَبِهُ فَبَلَّغْ كُنْ تَنْتَبِهُ
 الْقِيَمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ قَطَرَ مِنْ دُرٍّ مِنْ جَبِّ
 میں نے پانچویں میری امت میں امر جاہلیت سے میں نہیں چوڑے کے لوگ
 او کو اگرچہ تو غم کرنا جو نہیں اور طعن کرنا جو نہیں اور طلب کرنا جو نہیں کا ساتھ
 ستاروں کے میں یہ عقائد کرنا کہ فلاں اسماہ فلاں نے منسل میں
 جس کے پیر سے منہم برسیگا اور جو کرنا اور فرمایا کہ عورت فوجہ کرنا ہوا
 کہ نہ تو یہ کہ ہے پہلی موت اپنی کے کہ طہی کیا دیگی دن قیامت کے

بکر بنو الکنانہ

بکر بنو الکنانہ

بکر بنو الکنانہ

اس حال میں کہ اوپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا غارن کا یعنی
 مسطکیم یا دیکھی اوس کے بدن پر غارن مسجد ٹینگے اوس پر قطران تانچ زیادہ ہو اور پانچ
 لَعْنَةُ سَوْدٍ لِّلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکُمْ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَالسَّمْعَةُ ۱۷
 یعنی لعنت کی رسول خدا صلعم نے نوحہ کرنے والے کو اور سننے والے کو
 اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَلَا کُلُّکُمْ عَلٰی کُلِّکُمْ وَکُلُّکُمْ عَلٰی کُلِّکُمْ
 یعنی میں نیز ارمیوں اوس عورت سے کہ نہ منڈایا اور آواز بلند کی
 یعنی بیان کیا اور چھپنے پھلانی روئین اور کپڑے پہاڑ ڈالے پس ان
 خدیثوں سے معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور روئنا پشیمائیت ہی گناہ ہے مرد
 کو چاہئے کہ منع کرے اوسے اور عورت کو چاہئے کہ ہمیں فرمانبرداری کرے
 خاوند کی اپنی گہرین بعد میرے سیکے بہرین کرے اور نہ کیسے ان تقریرات میں نہ جاکر
 بلکہ جہان جاکو تو تسلی دے اوسکو اور معبر کرنے کو کہے کہ آنحضرت نے
 فرمایا یٰ مَعْزِنُ عَلٰی مَعْزَلِہٖ مِثْلُ حِجْرَہٖ یعنی جو کوئی تسلی دے اور معبر کرے
 کہے معصیت زدہ کو پس اسے اوس کے معصیت زدہ کا ثواب حاصل
 ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو بارے رکھے اور منع نہ کرے اس سے
 اور پھر اوس پر کوئی نوحہ کرنے بعد مرنے اسکے کے تو اوسکو عذاب
 دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَقِیْمَ عَلَیْکَ
 فَاِنَّہٗ یُعَذِّبُ بِعَیْنِہٖ عَلَیْکَ یَوْمَ الْقِيَمَۃِ ۱۸ یعنی جس پر نوحہ کیا جائے

۱۷
 قطران ایک
 روزے کے
 غارن یا غارن
 بدل یا غارن
 پس بنی
 ہے غارن
 اور کسی عورت
 سے بیان کرے
 ۱۸
 ۱۷
 ۱۸

۱۷
 ۱۸
 ۱۹

رواد
ابو داؤد
۱۳

صلی اللہ علیہ وسلم نہی طعام الکساریہ ان یؤکل
یعنی تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا کہ انہا نے طعام و شخصوں مقابلہ کرنا
کے سے یعنی جو کہ مقابلہ کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے کی ضد
پر بہت سا پکا دین تا غالب آویں ایک دوسرے پر یعنی اگر واسطے
فخر و سنانے کی پکاویں دعوت اوکلی قبول نہ کرنی چاہئے کذا و کراشیخ
عبدالحی رح اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہے اور کھانا اور سگانہ
کبیرہ یعنی اس صورت میں کہ میت کے وارث بچھ ہو تھے میں اون
یتیم بچایرون کو تو ہوش بھی نہیں ہوتا اوکلی اور قرابتی وغیرہ اوس مال میں
سے بلاتا مل اپنی ناک اونچی کرنے کے لئے صرف کرتے ہیں اس کھانے
وغیرہ میں اور یہہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الذین
یکفون اموال انہم یظلمون انما کاکلوا فی بطونہم کاذبا و سیجہ کلین
سعر اگر اٹھ یعنی تحقیق جو لوگ کہہاتے ہیں مال یتیموں کے
انراہ ظلم کے سوا اسکے نہیں کہہاتے میں اپنے بیٹوں میں اگل اور
قرب ہے کہ داخل ہونے اگل بہر گیتی میں اور بعض اوقات میت پر لگانے
کے لئے مال فرض یعنی میں اور پیچھے اور سکے پیچھے اور پس ماندہ حیران
پریشان ہوتے ہیں کیا عقلمن ماری گئی ہیں کہ دین و دنیا کا نقصان کر
دیں اور جو کوئی اوسکو منع کرے تو کہتے ہیں کہ یہہ وہابی ہے واہ

کیا سمجھ رہے کہ باوجود نقصان دین و دنیا کے فتنے خیر خواہ کو بُرا جائے ہیں
 اگر ذرا تامل کریں تو او کی خرابیاں معلوم کریں وہ جو خسران سے فرمایا ہے
 حَبْلُكَ الشَّيْءُ يُعْنِي وَكُفْرُهُمْ یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرہ کرنا
 ہے وہ ان پر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل خبیث مجبور ہوتے ہیں کہ
 اس کے گہر پر لوگ نہ ہی دیکھ سکیں ایک تو اس کا عزیز مرادو کا بیچ روٹھا یا
 دوسرے یہ پتہ نہ دے اور اس کا گہر بونٹنے کے لئے مردوں کو چاہئے کہ مسخ کریں
 اپنی بیویوں کو ایسی سمون میں شریک ہونے سے اور عورتوں کو ماننا چاہی
 نہ یہہ کیسے کہ ان بائبل کی نہ کوئی لکھی کہ ان آدیا اس وقت میں عورتوں کو گہر
 جانا ہی نہ چاہئے ایسی سمون میں اگر عورت نہ تفتست ہے لیکن اسے نہایت
 کہاں ادا ہوتی ہے یہہ تو طرح طرح کے کتا ہو گئی ہر گتیب ہوتے ہیں البتہ
 جہان جیسے خرابیاں نہ لازم آدین تو شوق سے جا رہیں لگیں صلیب صلیب
 کے ان جا کر رات کو نہ رہیں کہ یہہ بہت بُرا ہے نہایت کیا ہے اگرچہ جی
 اہل موسیٰ صحابی سے کہنا اور ہونے کے مہین بہن بعد اس میں عورتوں
 کی پس کہا میں نے اپنی بیوی کو جاتا اور تعزیت کر او کی اور رات کو روادنے
 پاس کے ہم میں اور آل عمر میں بڑا رتبہ ہے پس وہ بیوی آئی یعنی وہاں سے
 ہو کر کہاں ہو موسیٰ نے کہا کہ نہ حکم کیا تھا میں نے تجھ کو رات کو رہنا دیا تھا
 پس کہا او کی بیوی سے کہہ دو کہ کیا تھا میں نے رات کے رہنے کا اون کی کہ

پس نے ابن عمر اور خالد بن ولید کو کہا کہ تم رات کو ترکہ میری بہن کو غدا
 میں آؤ اور ابن جعفری سے روایت ہے کہ کہارات کو رہنا اہل بیت کے پاس
 نہیں ہے مگر امر جالبیت سے کہا اجری نے کہ یہ تمام امور اب ہو گئے ہیں
 لوگوں کے نزدیک سنت اور ان کے ترک کرنے کو بدعت جانتے ہیں پس
 اولٹ گیا حال اور تغیر ہو گئی احوال کہا ابن عباس نے کہ ہمیں آتا لوگوں
 پر کوئی سال مگر کہ مارے تھے میں اوس میں سنت کو اور زندہ کو تھے میں اوس میں
 بدعت کو یہاں تک کہ مرگئے سنتیں اور زندہ کی گئیں بدعتیں اور ہر گز نہیں
 عمل کیا جاتا سنتوں پر اور نہیں بڑا جانا جاتا ہے بدعتوں کو مگر چہ کہ اس
 کہ ہے اللہ تعالیٰ غصہ اور ہانا لوگوں کا البتہ وہ مخالفت کرتا ہے اونی
 اوس چیز میں کہ وہ ارادہ کرتے ہیں اور آگاہ کر دیتا ہے اوس چیز سے
 کہ عادت پکڑی ہے اور نہوں نے الخ یہ روایتیں مولوی حیدر علی رنج نے
 نقل کی ہیں اپنی رسالہ میں چہ اور بری رسم یہ ہے کہ اکثر اقربا سوگ
 رکھتے ہیں حال انکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ چل کر چل کر چل کر چل کر
 یا اللہ والیوم الاحقر ان تجعل حلیتی فوق ثلث لیل الا کل ذوق
 اربعہ اشھد عشتراۃ یعنی نہیں درست دایستے اوس عورت
 کے کہ ایمان رکھتی ہو اور پر اور در آخرت پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر
 زیادہ تین رات سے مگر خاندان کے مرنے میں چار مہینے اور دس دن

شیعہ

بین کیا و بال ہے کہ دنیا چند روزہ کی بدنامی کھٹے مستحق ایسے و عید کے
 ہوسکتے ہیں عیاذ باللہ خداوند اور حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
 کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئے ہیں کیا اونسے زیادہ اپنی عزت
 سمجھتے ہیں اور انکی فعل کو برا جانتے ہیں کیا ٹھکانا را او سکے ایمان کا اور
 مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے سچ فائدہ آید و اگر والا بامی کے کہتا ہے
 رسول نے فرمایا ہے اے علی تین کام ہیں تیرے نگرانہ فرزند جبے قت
 آوے جانتا رہے جب موجود ہو را تگ عورت جب مردے او کی ذات کا
 جو کوئی دوسرا نا و تذکرے کو عیب دے او کا ایمان سلامت نہیں آتے
 پس ہر مسلمان مرد و عورت کو پاس ہٹے کہ اس ہندو پن کو چھوڑیں اور مسلمان
 محمدی میں شریک ہوں اور قطع نظر اسکے او کے ترک میں فساد ہی تو پڑا
 بہا ہوتا ہے کہ ناچار ہو کر بعض عورتیں زنا اور چٹنی بازی میں گرفتار ہو جاتی
 ہیں و اہ کیا سمجھ سکتے ہیں کہ محمدی ہوئے کو برا اور ناک کٹائی جانیں اور دیوث
 ہو نیکو اچھا اور نیک نامی ایک ذرہ غور کریں تو او سکے کرنے کی پہلایان
 اور نہ کرنے کی برائیان معلوم کریں فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے من حیث مائتہ
 قَدْ اُنْشِئْتُ بَعْدَیْ وَ اَنْ لَّکُمْ اَلْحَبْرُ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ
 مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ
 اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُہٗ سَکَنَ عَلَیْکُمْ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ مِثْلُ اَلْحَبْرِ

لا ینقص من ذلک من اذکر اربعۃ شئی کما یبغی جو کوئی زندہ کرے
کسی سنت کو میری سنتوں میں سے کہ مرگئی تھی بعد میرے یعنی سنت
مترک ہو گئی تھی میرے بعد اور اس نے رواج و عبادت کو اور رغبت و دلائل
لوگوں کو اور سپر پس بلاشبہ اسکے لئے ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب
عمل کرنے والوں کی اور سپر نیز اسکے کہ ناقص کرے اور نئے ثواب میں سے کچھ
اور جو کوئی نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہیں خوش ہے اس لئے اللہ
اور رسول اور کما ہوتا ہے اور سپر گناہ مانند گناہوں کرنے والوں اور سکی کے
بہین ناقص کرتا یہ گناہوں اور نئے سے کچھ اور یہ یہ بھی فرمایا ہے حضرت
سنت سے بدعتی عنک فساد اثمی فکذا اجتمع مائة شہید
یعنی جو کوئی خوب پڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کے پس
اسکے لئے سو شہیدوں کا سا ثواب ہوتا ہے یہ دونو حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں
پس خیال کیا جائے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل مترک ہو رہی ہو
اور سنت رفت کثیر ایسے کی در حق عورتوں کے بالکل مٹ گئی ہے اور
ماند اکی کو رواج دیگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور صورت ترک کے کیسا پاویگا
پاویگا بیدار ہونا چاہئے خواب قنوت سے اور عمل کرنا چاہئے اپر آہر
اور برائی رسم یہ ہے کہ بعد مرنے کسی قرابتی کے چند روز تک اچار نہیں
والنہن اور وال نہیں ہو گوتین اور چرخا نہیں کا تین وغیر ذلک خیال اسکے

کہ ان چیزوں کے کرنے سے کوئی اور مرد جاویگا یہ سب باتیں قبیل شرک
 سے ہیں بالکل انکو دور کریں حاصل یہ کہ ہر مسلمان کو ہر تقریب میں اتباع
 سنت چاہئے نہ اتباع رسم و آئین دنیا کی اکثر مرد و عورت یہیں رہے
 ہیں طرح بصر علی شربک و کفر و بدعات کی باتوں میں مرد و نکو چاہے کہ اہل علم
 اور بات نکو دریافت کر کہ منہ کرین اپنی بیویوں کو اور وہ فرما پند واری اونکی
 کریں ہرگز انکار نہ کریں حالا اوس وارا لاخرت میں کہ ابدالاً یا درہنہ ہے کمال
 خراب ہوگی اَللّٰهُمَّ قَرِّنَا وَاِزْدَا رِنَا بِسَبَلِ السَّلَامِ آمین رب العالمین
 باب دوم سراج بیان حق بیویوں کے خاوندوں پر چاہا پھر
 کہ مرد و نکو لازم ہے کہ اپنی بیوی کو علم دینی سکھا دیں کہ فرمایا ہے رسول خدا
 صلعم نے صلک علیہ السلام فرمایا علی کل مسلم و مسلمۃ عینے طلب کرنا علم کا و فرما
 ہے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت پر کھانی الشکوۃ تا وہ بسبب جہالت
 کے کفر و گناہ میں گرفتار نہ ہوں اور دعوت کی دینا اور سختی میں اچھی گذر
 پڑا و دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہے کہ مرد نہ آپ علم دین پر ہر تہمتے ہیں
 اور نہ بیوی کو پڑانے سے تیار ہیں پس یہ ملائی برائی دین و دنیا کی کیونکر معلوم
 کریں اور حق ہے مردوں پر کہ اپنی بیویوں اور بچوں اور گھروالوں کو شرک اور
 کفر و گناہ کی باتوں سے باز رکھیں اور بجالاتے طاعات کے لئے تاکید
 کریں کہ اعدہاں شانہ فرماتا ہے یا ایہ الذین امنوا انکم مکلفون انفسکم و اولادکم

نَارًا وَقَدْ خَلَقْنَاكَ نَارًا وَنُفُوسًا ۝۸۰ ۝۸۱ ۝۸۲ ۝۸۳ ۝۸۴ ۝۸۵ ۝۸۶ ۝۸۷ ۝۸۸ ۝۸۹ ۝۹۰
 گفتگو کر اور اپنے گہروا لون کو اوس آگ سے کہ اور سکا ایندھن آؤنی اور
 پتھر ہو گئے اسکی تفسیر میں صاحب دوزخ نے یون لکھا ہے کہ آپ بی بی گستا
 بہ بالا اور ترک معصیت کرو اور اپنی گہروا لون کو یہی طاعات کرنے کو کہو اور
 گناہوں سے باز رہو کہ انتہی آپس چاہئے گناہی میویون اور گہروا لون کو ناز
 اور دوزخ وغیرہ فاضلین و بیہات اور اچھی باتوں کے کرنے کی تاکید کر دیکر
 کہہ تغیر یہی دینی آئی جیسی کو ترک نہاؤ وغیرہ پرستخانہ ملتی الامیر میں لکھا
 ہے کہ جائز ہے عاوند کو یہ کہ تغیر دے اپنی میوی کو ترک کرنے زینت
 پر اور نہ قبول کرنے پر اسکے کہنے کو جبکہ بلا دے اور سکو طرف چھوٹے اپنی
 اسکے نیسے صحت کے لئے بشرط ہونے عذر و حق ہونے اور تغیر دے
 اور سکو ترک کرنے ناز پر اور ترک کرنے پر غرض اسکے اور اسکے گہروے
 نکلیا ہے پر بلا اذن اسکے کے انتہی اور سیکلا وغیرہ کے پوچھنے سے اور
 اور شرک اور کفر اور گناہوں کی باتوں سے کہ اوپر گزیریں اور تغیر یہ اور
 منہدی پر جانے سے منکر و حجب حال سے یہاں کے بعضے کو کون کا کہ
 اور تو فرماتا ہے کہ اپنے گہروا لون کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور یہ ہم برعکس
 اسکے کرتے ہیں کہ باعث ہوتے ہیں اور بلاستے ہیں دوزخ کی طرف
 تفصیل میں اجمال کی یہ ہے کہ بعضے جاہل جو دوسروں کے ساتھ ہو کر سیکلا

سچو انے کو بچانے میں اور بعض دینی و غیر دینہانے کو روک رکھتے ہیں اور بعض
 تعزیر دیکھانے کو بچاتے ہیں اور بعض مہندی دکھانے کو پس بیتلا پوجنے کو
 فتاویٰ عالمگیری میں کفر لکھا ہے اور اور شرک کی باتوں کو بھی دینی کتابوں
 میں منع کیا ہے اور تعزیر واری اور مہندی کی برائی اس پر کہ میرے سے نکلتی ہے
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّكُوا الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْأَهْوَاطَ
 وَالْأَنكَاثَ وَكُلَّ مِثْلٍ شَيْطَانٍ طَارِفٍ
 حَتَّى تَبْذُرُوا لَكُمْ تَقْلِحُوا فِي يَمِينِ الْإِيمَانِ وَالْوَلَوْنَ سِوَاكَ سِوَاكُمْ
 کہ شراب اور جوا اور انصاف اور تیر خال کی پیندی میں علی شیعان سے
 پس جو تم اور نہ تے تاکہ مطلب کو پہنچو تم انصاف جمع نصب کی ہے ساتھ نہ
 اور پیشین اور مسکون صا و کے اور ساتھ پیش و دون جرفون کے ایک شہر
 ہوتا تھا کہ اوس کو کٹر کرتے اور پوجتے تو اس کے اور جانور فرج کرتے
 اوس پر واسطے تقرب معبودوں اپنے کے اور جو کچھ کٹر کیا جاوے اور
 اعتقاد کیا جاوے اور اسکی تعظیم کا خواہ وہ درخت ہو یا پتھر پس وہ نصب ہے
 یہ ملا علی نے لکھا ہے اور مجاہد ابی البراء میں لکھا ہے والا انصاف میں
 نصب ہوگی یا نصب جہنم و انصاف سے من شجر و حجر و غیر
 و انک الواجب ہر دم ذاک کلمہ و محو اثر استہے پس انصاف کی ان تفسیر
 کے بموجب تعزیر اور مہندی بھی انصاف میں داخل ہے جیسا کہ نہیں

بیان تعزیر واری اور مہندی کا
 اور اس پر جو کلمہ
 کہ تیری کا سب
 اور پوری عادت
 اور اس کے ساتھ
 یا پھر یا پھر یا پھر
 اور واجب ہے
 و یا یا یا یا
 اور یا یا یا یا
 نشان کا

ہنسی پھیل کر نیوالے پر اور مولانا عبد الغنی رحمہ اللہ کے کہا ہے کہ بنانا تنزیہ
 اور حکم کو غیر وکاہت نہیں ہے اس لئے کہ تنزیہ واری عمارت اسے ہے
 کہ ترک لذائذ و ترک زینت کرے اور صورت محزون نگین بناوے یہ منور
 ماتہ جو روشن سوکھنے والی ہوگی بیٹھے اور مرد کو کسی جگہ اس طرح کہ باخبر
 شریف سے ثابت نہیں ہوا اگر عورت کو بعد وفات ترویج کے چار مہینے
 اور دس دن ہوگا یا ہے اور سوکھ کر بیٹھے کے اگر کوئی اور قریبی مرے تو
 تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے
 اور سو دس مہینے حدیث شریف میں آیا ہے لایحل لامرأة ان تمسک ساری
 حدیث مع ترجمہ کے اور گزشتہ کی ہے پس بنانا تنزیہ وغیرہ کا بدعت مستقیم
 ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کہ نہ خواہن خدا میں بسر کرتا ہے اور فرما
 اور نوافل اسکے وگاہ الہی میں مقبول نہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا
 ہے مَنْ أَحْدَثَ حَدًّا أَوْ آوَى جُحْلًا عَلَيَّكَ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ
 وَالنَّاسُ اجْتَبِعُوا وَلَا تَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرًّا وَلَا خَدًّا وَلَا مَكْرًا
 میں نے جو کوئی نئی بات نکالتا ہے میں نے بدعت میں یا جگہ میں ہے بدعتی کو اور
 لعنت ہے اس کی اور ماکہ کی اور سب لوگوں کی اور نہیں قبول کرتا بعد تک
 اسکے فرض منقول اور روایت میں آیا ہے مَنْ أَحْدَثَ شَيْءًا فِي أَحْكَامِنَا
 لِكَيْ يَتَّبِعُوهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَكُمْ اس مرد میں یا کہ میں ایسی چیز کہ وہ

روایت الہی
 میں مقبول نہیں
 و اگر نوافل
 قبول کیا
 روایت الہی
 و اگر نوافل
 قبول کیا

اوس سے نہیں وہ مردوس ہے اور اوس مجلس میں جرئت زیارت اور
 گریہ و زاری کے حاضر ہونا جائز نہیں اس لئے کہ وہاں زیارت نہیں ہے کہ اوپر
 لئے حاضر ہو بلکہ وہ کہا بین قابلِ نزالہ کے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے
 مَنْ دَاوَى مِنْكُمْ مَثَلًا فَلْيَقِنْ بَيْدًا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسْتَلِ
 كَوْنًا لَمْ يَسْتَطِعْ فَقَلْبُهُ خَلَّتْ أَصْحَابُ الْأَيْمَانِ عَنِ يَمِينِهِ جَوْ كَوْنِي مِثْلَهُ
 تم میں سے کوئی چیز خلافِ شرع پس پائے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے
 ماتم سے اور اگر ماتم سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر
 زبان سے بھی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہ ضعیف تدریج
 ایمان کا ہے اور مجلس تعزیر وادری میں جا کر مرثیہ اور کتاب سننی یہی جائز نہیں اس لئے
 کہ مرثیہ اور کتاب میں احوال واقعی نہیں ہوتا بلکہ جو بات اور فقر اور عقارت بزرگوں کی
 ہے پس سنا اسکا بلکہ جانا ایسی مجلس میں مردانہ چنانچہ حدیث شریف میں نہیں
 واقع ہوتی ہے سننے اور پڑھنے مرثیوں کے سے عَنِ ابْنِ أَبِي قَالِ نَهَى
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُنِيَ فِيكُمْ مَثَلُ الْخَزَائِعِ عَنِ يَمِينِهِ جَوْ كَوْنِي مِثْلَهُ
 میں منع فرمایا آنحضرت صلعم نے مرثیوں سے اور اگر مرثیہ اور کتاب میں
 احوال واقعی ہو تو سنا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہیں لیکن
 بنیات اجتماعیہ جیسے کہ ہمت بنیاتی میں نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت مبتدعوں کی
 ساتھ ہوتی ہے اور اولیٰ مشابہت سے احتراز واجباً ضرور ہے کیونکہ

سحر

عہ
 رواہ ابن ماجہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ **مَنْ تَشَافَقَ مَعَهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَنْصُرُكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْغِي**
 کی کرے پس وہی اور نہیں میں سے ہے اور اس حدیث میں یہی داخل ہے
مَنْ تَشَافَقَ مَعَهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَنْصُرُكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْغِي کا ترجمہ ہے کہ جو کسی کے ساتھ
 بیٹھے جو کوئی بھیڑیہ یا کتا کی پس وہی اور نہیں میں سے ہے اور جو کوئی
 راضی ہو کسی قوم کے عمل کا تو وہ ہے شریک اس کے کہ نیوے لے گا اور ایسی جگہ فاتحہ درود
 پڑھنا بھی مست نہیں اس لئے کہ ایسی جگہ قابلِ ازالہ و رد و پر کرنے کے ہے اور نجاست
 باطنی رکھتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جگہ پڑھنی چاہئے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
 اور باطنی سے پس جو شخص پاک پانچ نامہ میں کلام اللہ اور درود پڑھے طاعت کیا گیا
 اور طہن کیا گیا ہو گا ایسے ہی اس جگہ کہ نجاست باطنی ہو اور مقابلِ ازالہ کے وہاں
 بھی پڑھنا موجبِ طہنت اور طہنیت کا ہو گا کہ بے محل پڑھا اور بدوئے نجاست و طہن
 کے فقط اور مسکنین کہ تبرک حج مثل سوئی مبارک کے رکھا ہو یا نہ رکھا ہو مجلس سے
 و ناری کی مرتب کرنی اور وہاں فاتحہ درود پڑھنا یہ بھی جائز نہیں اس لئے کہ یہ
 بھی بدعتِ بدیہہ ہے اور فقط و ذکر کرنا احادیث و شہادت کا اور شتم کلام اللہ غیر
 پڑھنا مضائقہ نہیں اور تبرک بھی مذہبی مبارک کی اکثر جاسے صحت کو نہیں پہنچتا
 پس تبرک ہونا اور سکا بنا بر اوام و حوام کا لانعام کے ہے اور سکو تبرک جائز نہ چاہئے
 جینا کہ تبرکیت اس کی ثابت نہ ہو غرض اس کی صحت کا نہ کرنا چاہئے اور جب تبرکیت
 اس کی معتبر ہوئی محض یہاں تک کہ یہ وزراء کی کرنی رہی اور وہ مجلس مرتب کرنی

فقط واسطے کہ وہ زاری کے سلف سے مقبول نہیں ہوئی اور اگر تیر گ صحیح مانند
 موی مبارک وغیرہ کی کہیں پیدا ہو تو اس کی زیارت کے لئے جاتا تھا لہذا نہیں
 اور ترک کرنا ریت اور لذات کا مانند نہ کہانے پان اور کھی اور گوشت وغیرہ
 کی بھی درست نہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور دو گارہونا امور تعزیر واری وغیرہ
 میں از خود یا پاس خطا اور یا پاس قریب یا بربط یا بیکی اور ہم نام کی ہونے کے
 اور سبب پانا او سکے لئے مانگے دینا جائز نہیں سئلے کہ اعانت محصیت پرہیز
 ہے اور اعانت محصیت پر غیر جائز ہے اور مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی
 ہی جائز نہیں کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع ہی کیا ہے
 حضرت نے جیسے کہ اوپر گزرا اور اسے طبع نوحہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے کہ غیر
 وعید آیا ہے اس پر کہ لکن **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** کی اللہ علیک وسک لک
الذَّکَاہُ وَالسَّوْمُ یعنی نعت کی رسول خدا صلم نے عورت و خمر
 کہ نبیوالی اور سنے و ایکو اور جرت یعنی مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلئے
 کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اگرچہ محصیت پر درست نہیں جیسے کہ فرامیر و غنا کہ
 حرام معین اجرت یعنی ہی اوپر حرام ہے اسے طبع ان چیزوں پر بھی حرام ہے
 اور مہندی روشن کرنی حضرت سید عید القادری جیلانی رح کی بھی بدعت ہے
 اسلئے کہ جیسا منسودہ اور قباح تعزیر بنانے میں ہے ویسا ہی مہندی
 میں بھی ہے سوال مہندی بدعت حزیبہ یا سیدہ اور اگر سیدہ ہے تو سب

اللہ ان یقبل عملکم انما یقبل منکم الصالحات یعنی بہین قبول کرنا اللہ عمل صاحب بدعت کا
یہاں تک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضائع فرمایا ہے حدیث
مین اگر مخالفت اوسکی اس حد کو پہنچی کہ اوسمین وعید نازل آیا ہو تو وہ شخص مرتکب
کبیرہ کا ہے والا غیرہ کا ہوگا اور بہ فرق اوس صورت مین ہے کہ بدعت کو
اچھا نہ سمجھے یعنی اچھا سمجھنے والا کا فرموتا ہے دونوں صورتوں مین جیسا کہ اوپر
بیچ فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قرب خدا کی اوسمین
جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج وارہ اسلام سے ہے اور حلو او غیرہ کہ تغزیہ
وغیرہ کے آگے لاتے مین اور او سپر نیا زوایتے مین اور رکھا رہنے دیتے
مین اور شب عاشورہ کی قابین علو سے کی تغزیہ کے تحت پرہنے دیتے مین اور
کو اوٹھا کر تشیم کرتے مین پس سبب ایچا نے اوسکے کے آگے تغزیہ وغیرہ
کے بلکہ آگے توجہ دیتے کہ یہی شیعہ تہذیب کفار و بت پرستوں کے ہوتی ہے
ایچا سے اس مین اہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تام ہوتی تقریر مولانا عبد العزیز
مرحوم کی پہلی بھائیوں غرض نقل کرتی اس کلام طویل سے یہ ہے کہ صاحب لانا
عبد العزیز مرحوم کی تقریر سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ جو کوئی تغزیہ وغیرہ کو اچھا جانے لگا
بنائے یا دیکھنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے وارہ اسلام سے پس تمکو آپ ہو
اسے سمجھنا چاہئے اور اپنی گہروالوں کو بھی چاہو کہ نبیانے دعا اور اس کی منع کو
اور گناہوں کی باتوں سے کہنا بھلا کرنا کاری اور پیسی پاری سے جو کوئی رواج

اپنے گھر اور زمین چھائی کی باتیں وہ دیوث سیکھے کہ جسکے حق میں حضرت نے
 فرمایا ہے إِنَّهُ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لَحْمَهُ مَنْ ذَكَرْتُمْ وَاللَّعَاقُ وَالَّذِينَ
 الَّذِينَ يَبْعَثُوا فِي أَصْلِهِمْ لَحْمَهُمْ ذَكَرُوا أَحْمِلُوا وَاللَّعَاقُ + بیستین شہین
 پر ابھی تک نے بیت حرام کی ہے ایک تو بیستہ شراب پینے واسطے برائے دوسرے
 نازان بن باب کا اور بیستہ دیوث جو کہ رمار کہے اپنی اہل و عیال میں ناپاکی کو قتل
 کی سیدہ احمد سنی **باب** اہل و عیال میں بیٹھنے کی مروت یا تو بڑی کے حق میں روا
 کہے ناپاکی کو مینے زکوٰۃ مسقدمات تک کو مانند بوس کنار وغیرہ کی اور انہیں کے حکیم
 میں تمام گناہ و مانند میں شراب کی اور ترک نے فعل جنابت کی اور مانند انکی کی بیسے اگر
 شبلاوی کو کہے شراب پیتے یا ترک کرتے فعل جنابت کو اور منع مکرے تو وہ بیسے
 کے حکم میں ہے اسلئے کہ کہا میں نے کہ دیوث وہ ہے کہ وہ کیچے اپنی اہل و عیال
 اور بیعت کر کے اور پراوندی کرے اور نکو اس کا استہو بہہ ملاحظی عاری سے مروت
 میں کہا ہے چہ چوں سے معلوم ہو کہ اپنے گھر میں کو نام سیاہی اور گناہوں کی اتوں
 منع کرنا چاہئے چون کہ ناکامی اور پستی یا دیگر وار کچے اپنے گھر و اتوں میں و سکا دیوث ہونا
 تو غابر ہے چاہو کہ اپنے گھر و اتوں کے لئے بی پروگی اور خلا مار پئے کو اور ہم کلام ہونے کو
 نہ دے ساتھ نہ ہو کہ اور دیوثی باتوں کو وہ کہے وہ بھی دیوث ہے پس اس کی تہ کی ہے
 کہ نہ دے کہ نہ تو لوگ کام ہوں تو جانا چاہئے کہ اس سال کچھ رہے دیوثین کلام محمدی
 میں ہر وہ نورین قُلْ لِلَّهِ عَمْدٌ يَعْصُوهُمُ امْرَاَتُهُمْ هَهُمْ يَخْطِئُونَ فِى جَهَنَّمَ

بیان دیوث اور بیعت کر کے
 اور دیوثی

خَلَاكَ اَزْكَى اَلْهَمِّ اِنَّكَ اللهُ خَيْرٌ مَّا يَصِفُكَ **سورة** ۸۰ **یسے کہہ دے** اے محمد
 سو سنو کہ وہ لوگین کہیں اپنی یسے دیکھنے اوس چیز کے سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھیں اپنے
 ستر عورت کو حرام سے بہرہ مانگنا انکو زکا اور عاصی عین کی پاکیزہ اور سووند ہے اوسنے لئے
 یسے دینا اور خیر میں تیسری ستر کا خبر کہتا ہے اوس چیز کو کی کہ تیسری میں **وَقُلْ لِلّٰهِ مَلِكٌ**
يَعْلَمُ مَنْ هُوَ قَبْضًا رَهِقٌ وَيَخْفِظُ مَنْ يَّوْجِبُ حَقٌّ وَلَا يَسْتَكْبِرُ تَتَدَفَّقُ لَكَ
مَّا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا خَفِيَ مَتَدَفَّقٌ عَلَى حَقِّ حَقٍّ وَلَا يَكْبِتُ تَتَدَفَّقُ لَكَ **اَلَا لَبِغٌ اَبْرَاحَ**
 یسے اور کہہ مومن جو تو کو کہہ ڈالیں یہ ہے اپنے اور یہ کہیں مردوں محرم وغیرہ کو اور نگاہ رکھیں
 اپنے ستر کو مٹی ایسی سوچ اور نہ ظاہر کریں زینت یسے زیور اپنے کو کہ وہ مباح ہے اور کان اور
 گردن اور بازو اور سینہ اور پہونچے اور پندلیاں گر وہ کہنا ہر عورت اوسے یسے وہ اعضا کہ بیکار
 ہے عادت و جبلت اونی طور پر کہ وہ ستر نہ دہر تہیلان اور وہ زینت میں اسکی اور بچا کہ اور ہے ریحی و غیر
 اپنے کے کیریا نون اور ظاہر کریں مباح زینت اپنی کے کہ یسے عاودوں کے لئے آخریت تک
 حاصل یہ کہ ان آیتوں میں حکم ستر دیکھنے کا ہے اور تفصیل اسکی درختار وغیرہ میں جان کہی ہے
 کہ دیکھے مرد بدن مرد کا سوا اور جگہ کے کہ ناف کے نیچے ہے کہنے کے نیچے ناف اپنی بیوی کا
 اور ایسی غنڈی کا حلال ہے جس سے صحبت کرنی جائز ہے دیکھنا تمام بدن کا نہ صحبت
 کے نہیں بغیر شہدیک کہی دیکھنا اور ستر کا اوسے کہ باعث ہوتا نیسان کا
 اور بہرہ جو قید لگالی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے اس سے مکمل گئی تو ہدی جو ستر کا
 اور ستر کا اور ستر کو غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بلائے اور دیکھے یا مصلحت ہوتے پس حکم اور کا نا

۱
 یسے کہہ دے
 مردوں کو اور
 عورتوں کو اور
 یسے
 دیکھنے اوس چیز کے
 سے کہ حرام ہے
 اور نگاہ رکھیں
 اپنے ستر کو
 حرام سے بہرہ
 مانگنا انکو زکا
 اور عاصی عین
 کی پاکیزہ اور
 سووند ہے
 اوسنے لئے
 یسے دینا اور
 خیر میں تیسری
 ستر کا خبر کہتا
 ہے اوس چیز کو
 کی کہ تیسری میں
 وقُلْ لِلّٰهِ
 مَلِكٌ يَعْلَمُ
 مَنْ هُوَ قَبْضًا
 رَهِقٌ وَيَخْفِظُ
 مَنْ يَّوْجِبُ حَقٌّ
 وَلَا يَسْتَكْبِرُ
 تَتَدَفَّقُ لَكَ
 مَّا ظَهَرَ مِنْهَا
 وَلَا خَفِيَ
 مَتَدَفَّقٌ عَلَى
 حَقِّ حَقٍّ وَلَا
 يَكْبِتُ تَتَدَفَّقُ
 لَكَ اَلَا لَبِغٌ
 اَبْرَاحَ
 یسے اور کہہ
 مومن جو تو کو
 کہہ ڈالیں یہ ہے
 اپنے اور یہ کہیں
 مردوں محرم
 وغیرہ کو اور
 نگاہ رکھیں
 اپنے ستر کو
 مٹی ایسی سوچ
 اور نہ ظاہر
 کریں زینت
 یسے زیور اپنے
 کو کہ وہ مباح
 ہے اور کان اور
 گردن اور بازو
 اور سینہ اور
 پہونچے اور
 پندلیاں گر وہ
 کہنا ہر عورت
 اوسے یسے وہ
 اعضا کہ بیکار
 ہے عادت و جبلت
 اونی طور پر
 کہ وہ ستر نہ
 دہر تہیلان اور
 وہ زینت میں
 اسکی اور بچا
 کہ اور ہے ریحی
 و غیرہ میں
 جان کہی ہے
 کہ دیکھے مرد
 بدن مرد کا
 سوا اور جگہ
 کے کہ ناف کے
 نیچے ہے کہنے
 کے نیچے ناف
 اپنی بیوی کا
 اور ایسی غنڈی
 کا حلال ہے جس
 سے صحبت کرنی
 جائز ہے دیکھنا
 تمام بدن کا
 نہ صحبت کے
 نہیں بغیر شہدیک
 کہی دیکھنا اور
 ستر کا اوسے کہ
 باعث ہوتا
 نیسان کا اور
 بہرہ جو قید
 لگالی کہ حلال
 ہے صحبت کرنی
 اوس سے اس سے
 مکمل گئی تو
 ہدی جو ستر کا
 اور ستر کا اور
 ستر کو غیر کی
 اور وہ کہ حرام
 ہو بلائے اور
 دیکھے یا
 مصلحت ہوتے
 پس حکم اور کا
 نا

اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا اُسکے آؤگا دیکھنا ان اعضا کا جسے اشیائے خمر و کور کو
 جائز ہے اگرچہ اس میں بہت شہوت ہے اور نہیں جائز ہے چہونا انکا اگرچہ اس میں بہت شہوت
 اگر مرد عورت جو ان اور اگر شہوانہ کو خوشامیشت و سپر نہیں آتی یا مرد بڑا ہو کہ اس میں بہت شہوت
 اپنے پروردگار کے نفس بہت سے تو جائز ہے چہونا اور سکے ان اعضا کا اور حکم
 جائز ہو چہونا اور دیکھنا بہت شہوانہ کے ان اعضا کا جائز ہو اس قدر کہ اساتید اسکے اور نفوت
 کرنی چیکہ اس میں جو اپنے پروردگار سپر اور نہیں تو نہیں آؤد شہوانہ میں لکھا ہے کہ نفوت
 کہنی ساتھ جنسیت کے حرام ہے مگر واسطے ملازمت دیویدہ کے کہ بہاگ کہ چلی جاو
 کہ شہوانہ یا موثر بنیا و شکل یا موثر و دیکھنے کے پیچھے مسئلہ نفوت ساتھ مرد
 کے بہاگ ہے مگر ساتھ دو و شریک نہیں کے اور ساتھ جن ان کے نہیں میں
 مسئلہ شہوانہ میں لکھا ہے کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر یہ میا چہ
 یا سلام کرے تو جواب سے اور سکی چہنکا کا اور سلام کا اور شہوانہ تو نہ جواب
 و اگر مرد چہنکے تو عورت اور سکی چہنکا کا جواب سے پسے برحکم اندر کے
 اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چہنکے اور مرد بہت ہو تو مرد اور سکی چہنکا کا
 جواب سے اور اگر عورت جو ان ہو تو اور سکی چہنکا کا جواب و لیکن وے اور حکم
 غیر محرم کا ہے ہاں لکیر می مسئلہ اگر راوہ کرے ایک عورت کے خیر پڑے کا
 تو جائز ہے چہونا اور سکے ان اعضا کا کہ حلال ہے دیکھنا اور کا اگرچہ خوف بہت شہوت
 کام مسئلہ جائز ہے دیکھنا اور چہونا ایسی چہونی لڑکی کا کہ خدا بشن ہوتی ہو

فلا تخف منہ
 کہ جس نے نہ ہو
 انتہائی بی شرمی
 کہ با دیکھا اور سکے
 و تہمین کا روت
 نہایت کے
 چہنکے
 مرد و عورت کا اتفاق
 جان میں جس پر حرام
 کہ جس کے چہنکے
 اور اس کے ساتھ
 اور اس کے ساتھ
 جو اس کے ساتھ
 جس نے لڑکی پر زنی
 و تہمین کا روت
 کہ جس نے نہ ہو

اور سہر سہلہ باریہ ہے عیب کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ کو واسطے ضرورت
 کے ادلایا تو ہے عیب کو کہ سہاؤ ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا واسطے کہ نظر بھنسن
 کی قیافہ تر ہے پس اگر نہ ہو سکے تو چہا تو تمام اعضا اور سکے سوکھ موضع مرض کے
 پیر و یکے بعد ضرورت کے اور بعد کی نظر پیر لے واسطے کہ دیکھنا بعد ضرورت
 کے باریہ ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہے حکم دایہ کا اور غنہ کریم واسطے کا ہے کہ
 اس طرح باریہ ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع خنہ مرد کے وقت غنہ کریم کے
 سہلہ غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اور سکے حق میں پس دیکھے
 موضع اور ناتہا اپنے مالک کے فقط اور نہ سفر کرے ساتھ مالک کے اور نزدیک
 ایک اور شافعی کے غلام مانند عرم کی ہے سہلہ سر عورت کا نسبت مسلمان
 عورت کے مانند سر مرد کی ہے نسبت مرد یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت
 کا بدن تیر ناف سے کہننے کے نیچے تک دیکھنا درست نہیں اور عورت کا فرد مانند
 مرد اجنبی کی سہلہ صحیح تر رعایت میں پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمان عورت کے سر
 یہاں جو رسم ہے کہ حلال غریبی اور چارمی اور کا چمن وغیرہ کے سامنے عورتیں
 جہین کپڑے پہنے بیٹھی رہتی ہیں بیت اگر اگر تہی میں یہ ایسا ہی ہے کہ عیسائی
 اجنبی کے سامنے ہونٹیں اور نہ نہیں لایا عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے عین اس
 عورت فاجہ واسطے کہ وہ بیان کر لگی اسکا آگے مردوں کے پرغ اور نہ سے
 چادر اپنی آگے اور سکے سہلہ دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کی

عورت کا بدن تیر ناف سے کہننے کے نیچے تک دیکھنا درست نہیں اور عورت کا فرد مانند مرد اجنبی کی سہلہ صحیح تر رعایت میں پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمان عورت کے سر یہاں جو رسم ہے کہ حلال غریبی اور چارمی اور کا چمن وغیرہ کے سامنے عورتیں جہین کپڑے پہنے بیٹھی رہتی ہیں بیت اگر اگر تہی میں یہ ایسا ہی ہے کہ عیسائی اجنبی کے سامنے ہونٹیں اور نہ نہیں لایا عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے عین اس عورت فاجہ واسطے کہ وہ بیان کر لگی اسکا آگے مردوں کے پرغ اور نہ سے چادر اپنی آگے اور سکے سہلہ دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کی

مرد کو اگر امن میں ہو شہوت سے پس اگر امن میں نہ ہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شگ رکھتی ہو تو یا نکل نہ دیکھے کہ زام ہے دیکھتا ماتمرد کی مسئلہ بالکل ہوئے عورت کے ستر میں بموجب روایت صحیح ترکے مسئلہ جو عضو کہ جائز نہیں دیکھنا اور سکا پہلے جدا ہونے کے بدن سے نہیں جائز ہے دیکھنا اور سکا بعد جدا ہونے کے بھی اگرچہ بعد موت کے ہوا مذہبی زیر ناف کی اور عورت کے ستر کے بالوں کی اور پہونچنے کی اور شہی عورت آزاد مردہ کی اور پٹیل اور سکی کے اور کترے ہوئے مانو نوٹ پانوں اور سکے کے نہ انتہ اور سکے کے مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کے حرام ہے مسئلہ خضی اور ستر گنا اور خضت نظر کرنے میں طرف عورت اجنبیہ مائند مرد صحیح الاعضا کی ہے تمام ہوا مضمون دراختیار وغیرہ کا اور عامل اس کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ مردوں کو چاہئے کہ موافق ان مسائل کے اپنی بیوی کو پردہ کروادیں اور اس میں یارین خالہ پہونچی وغیرہ کی بیوی اور مستند بنان اکثر کھرو نہیں آیا کرنی میں جب تک کہ سفٹ کٹر کہ جس میں رنگ بدن کا معلوم نہ ہونہ پہناوین اور تمام بدن نہ لکھواوین دیوث کہلاوین گے بہت ضرور ہے تمام کرنا اسکا اور نصاب الانتساب میں بھی مسائل ستر وغیرہ کے خوب لکھے ہیں وہ بھی یہاں لکھے جاستہ میں تا لوگ اوپر عمل کریں لکھا ہے اوہیں کہ سفر کرنا عورت آزاد کا ساتھ غیر محرم جس کے نہیں جائز ہے اور عورت کا غلام

۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور اجنبی برابر پہنچ عدم جو از سفر کے ساتھ اس کے غلام ستر کہتا ہو
 پھر ستر کا ہو یا غصبی ہو سب کے عورت آزاد منع کیا کہ وہ نے منہ اور ہتھیلیوں
 اور قدیوں کے سے دقت واقع ہونے نظر اجنبی کے اوپر اس لئے کہ وہ
 اس میں زمین موبی ہے شہوت بعض دیکھنے والوں کیسے طرف اس کے
 گر جبکہ ہو پھر یہاں تو جائز ہے نظر کرنی طرف منہ اس کے اور حلال ہے
 مصافحہ اس کا جبکہ اس میں شہوت ہے سب کے منع کیا جاوے عورتوں کو پھر
 جہانجمن اور گنگرو کے ہے مٹی کہ چھوٹی کہ کی کو بھی پہنا انکا مکروہ ہے اور با
 عورت کے لئے اشد کہ بہت ہے اس لئے کہ بہن حال خود تو نکاح ستر پر ہے اور
 اس میں انہماک و نگاہ ہے مع ذرا جہانجمن وغیرہ اسباب لہو سے اپنی بین اور اذکار
 منع ہونے کی روایت مشکوٰۃ میں موجود ہے اِدْعُ خَلَّتْ حَلِیْہَا بِجَا دِیْقَہ
 وَ حَلِیْہَا بِجَلِیْہَا یَقْتَضِیْ فَقَالَ لَکَ لَا تَدْخُلِہَا حَلِیْہَا لَکَ اِنْ لَّقِیْتَہَا
 جَلِیْہَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا
 یَدْخُلُ الْمَرْءُ الْمَرْءَ بِنَاہِ جَبْرًا یعنی نہ کہان آئی حضرت عائشہ کے پاس
 ایک رشتہ کی اس میں کہ اس کے پانوں میں گنگرو یا جہانجمن تھے جیسے ہوئے
 پس کہا حضرت عائشہ نے اس عورت سے کہ اس کو لائی تھی نہ لا اس کو میرے
 پاس مگر یہ کہ کائے تو گنگرو اس کے سنائیں نے رسول خدا صلعم سے فرمائے
 کہ یہ عورت داخل ہوتے فرشتے اس کو گہر میں کہ اس میں کہتے یا گنگرو

اور اسے طبع حضرت عمرؓ نے ایک ترکی کے پانویں سے گننا کا اشارہ کیا
اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے ساتھ ہر گننا
اور گننا کے شیطان ہے کذا فی مشکوٰۃ مسئلہ لایق یہ ہے کہ حد
کے لئے گھر میں نوٹدی رکھے نہ علام اس لئے کہ خوف فتنہ کا غلام میں

زیادہ ہوتا ہے یہ نسبت ازاد نبی کے اور اس میں غیر سرگشا اور سرگشا
برابر ہیں مسئلہ نہیں چاہئے عورت عذرا کی کو خواہ عورت کی ہو خواہ
طلاق بائن کی کھانا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کے اور نہ بغیر اذن
اور کے بکے اور نہیں چاہئے اور کو لنگھی کرنی تنگ دناون کی بلکہ کل
دناون کی کرے اور پہنچ کر لے نیت سے مانند سرمدہ اور حنا اور

خضاب اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبودار اور
گھنٹی اور نہ عفرانی کی مسئلہ اگر دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھ
عورت کے باتیں کرتے راہ میں پس کیا کرے معاملہ اونے

جو اب مقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک مرد کو باتیں کرتے
ساتھ ایک عورت کے راہ میں پس مارا اون دونوں کو دھکے دیے
پس کہا مرد نے کہ یہی ہو ہی تھی کھا او کو حضرت عمرؓ نے کہ اگر
تھی یہی ہو ہی تھی تو کیوں نہ یگیا تو اس کو اپنے گھر میں تانہ تہم کرتا
تجکو کوئی راہ میں مسئلہ عادت پکڑی ہے عورتوں نے

یہ حدیث صحیح ہے
یہ حدیث صحیح ہے
یہ حدیث صحیح ہے

یہ حدیث صحیح ہے
یہ حدیث صحیح ہے
یہ حدیث صحیح ہے

لکھنی کی طرف بعضی قبروں متبرکہ کے پس یا انکو ثواب ہوتا ہے یا واجب ہے۔
 اور پراستباب جواب نہ فرمایا گیا ہے کنا یہ معنی میں بیچ باب خروج النساء
 الی ایھا بیوم انھیں کے سوال کئے گئے قاضی مرح جانتے ہو گئے عورتوں کے
 طرف متبرکہ کے و خیشنبہ کے پکھانہ سوال کرتو جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکو
 کے بلکہ سوال کرتے اہانت کی سے کہ لاحق ہوتی ہے او سکواسمین جان کہ عورت
 جبیت کرتی ہے لکھنی کی قبروں کی طرف ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ
 کے اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہے گہیر ریتے ہیں او سکواسمین ہر جانب سے
 اور جب پاتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے او سکوزنج بیت کی اور جب پھرتی ہے
 ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں اسلئے یہاں تک پر کرتا ہے اپنے گہر اور مذمت
 میں آیا ہے جو عورت کہ نکلتے طرف متبرکہ کے لعنت کرتے ہیں او سکوفرتے
 ساتون آسمانوں کے اور ساتون زمینوں کے پس بڑھتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ
 کے اور جو عورت کہ دعا خیر کرتی ہے بیت کے لئے اپنے گہر میں دیتا ہے
 او سکے لئے اللہ تعالیٰ ثواب بیچ اور عفو کا اور منتول ہے حضرت سامان اور
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہڑے رہے اپنے
 گہر کے دروازے پر پیرائیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمایا او نکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ کہانے آئی تو کہا لکھنی تھی میں طرف مکان فلانی عورت کے کہ مر گئی ہے
 پس فرمایا حضرت فاطمہ کو زہول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر او کی کہ

پس کہنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے کہ کرو نہیں یہہ ہند اس کے
 کہ سما میں نے آپ سے پس فرمایا نبی صلعم نے اگر زیارت کرتی تو اس کی
 خبر کی نہ سونگھتی تو جو حیثیت کی انتہی اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ عورت
 کو بیاح نہیں ہے جنازہ کے ساتھ جانا اور ستمی شرح کنز سے بھی معلوم
 ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبروں کی مکروہ تھی ہے اور مجاہد الا برار
 کے مصنف نے بھی لکھا ہے کہ نہیں جلال عورتوں کو لکھنا طرف مقابل کے
 اور یعنی شرح بخاری میں لکھا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے وَلَقَدْ كَانَ أَكْثَرُ
 الْعُلَمَاءِ عَلَى أَنَّ الْمَرْءَ لَا يَلْزَمُ الْفَقْرَ بِرَيْسِهِ مَكْرُوهٌ دُكَّاهُ ہے اکثر علما نے
 لکھا عورتوں کا طرف نماز کے پس کیا حال ہو صاحب کی طرف لکھنے کا اور
 بعد کلام طویل کے آخر میں لکھا ہے کہ حاصل کلام اس سب سے یہہ ہے
 کہ زیارت قبروں کی مکروہ ہے عورتوں کو بلکہ حرام ہے اس زمانہ میں خصوصاً
 مصر کی عورتوں کو انتہی آور نووی نے بیح شرح مسلم کے تحت حدیث صحیحہ
 كَأَنَّ كَيْفَ أَفْعَالٍ يَأْتِيهِمْ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قَدْ لِيَ السَّلَامُ عَلَى
 أَهْلِ الدَّارِ اسنے کے لکھا ہے بعد قتل کرنے اختلاف علما کے
 بیح زیارت قبور کے عورتوں کے لئے کہ بعضوں نے بیاح کہی ہے زیارت
 عورتوں کے لئے اور بعضوں نے حرام اور بعضوں نے مکروہ اور جنوں کے بیاح کہ
 ہے وہیل بکری ہے اس حدیث سے کہ مَن يَمُوتُ يَمُوتُ بِمَا كَانَ فِي بَيْتِهِ وَفِي دَارِهِ

اور جو اباد و کاہدہ ہے کہ نہ یکدم میں غمیر و نہ کسی سے پس نہیں داخل ہو سکتا
 عورتین محبوبہ و نہ صحیح متناسکے اصول میں آتے ہیں اور یہ جو حدیث آئی ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَغُتُّوا بِمَنِّهِ** یعنی سنت کی اس حد سے
 یا سنت کرے اور عورتوں قبروں کی زیارت کرے یا ان کو عبد الرحیم علیہ السلام کی زیارت
 یا حج تہذیبی کے نیچے اسی حدیث کے بعد کلام عربی کے کہا ہے کہ جب
 ہو کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث سن کی ہے پس حج تر عدم رخصت ہے
 عورتوں کے لیے حج زیارت کے جیسے کہ فرمایا جمہور کا ہے اور مؤد ہے
 اس کو ذکر لانا صیغہ رخصت کا یہی ہے فرمودہ اور شرح برنخ میں حج باب
 فی زیارت القبر کے کہتا ہے کہ پہلے ان کو کہ زیارت قبول کی اجازت ہے مرنے والے کو
 اور اکثر اسی پر اہل علم میں اور عورتوں کا حکم یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت
 کی زواہد قبول کو پس نہیں جائز ہے اور ان کے لئے رخصت دینی حج زیارت قبول
 کے پہلے بعض اہل علم کا قول نقل کیا کہ انہوں نے اختلاف علما کا نقل کر کے
 کہا کہ کہا جمہور علما نے کہ جس نے ثابت کی ہے رخصت عورتوں کے لئے
 حج زیارت کے پس دلیل پکری ہے ساتھ حدیث نہ یکدم اح کے اور وہ سبب
 بلا قیاس ہے اس لئے کہ خطاب دعوت کے لئے ہے نہیں مثل ہے عورتوں کو
 اور نہیں روایت کی گئی کوئی حدیث عورتوں کے حق میں نہیں عام ہے
 رخصت پر حج یہ ہے کہ نہیں مباح عورتوں کے لئے زیارت قبول کی اجازت

اور حجۃ الاسلامین لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ زیارت کے پس گئے
 ہیں بعض علماء طرف عام ہوئے رخصت کے مردوں اور عورتوں کے لئے
 لیکن جمہور نے غرض کیا ہے زیارت کو واسطے مردوں کے اور یہی صحیح تر ہے
 اس لئے کہ روایت کی گئی ہے حدیث اپنی ہر مرد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لعنت کی زیارات قبور کو انتہی درجہ جارمین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب
 ہے مردوں کے لئے نہ عورتوں کے لئے موجب قتل صحیح تر ہے کہ انتہی اور بیچ حق الیکبر
 شریعہ نور الایضاح کے لکھتا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردوں اور
 عورتوں کے لئے اور بعضوں نے کہا حرام ہے عورتوں پر لیکن صحیح تر یہ ہے
 کہ حرام ہے عورتوں کے لئے انتہی اور بیچ درالبحر اور فتاویٰ رحمانی اور تحفۃ الفقہاء
 اور کثر العباد کے لکھتا ہے زیارت القبور حسن للرجال وحریم للنساء و انتہی
 یعنی زیارت قبور کی اچھی ہے مردوں کے لئے اور حرام ہے عورتوں کے لئے
 اور حجۃ الاسلامین لکھا ہے کہ عورتوں کے لئے زیارت کی واسطے نہ چاہئے
 باہر دیکھنا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تھی مزد کے
 اور سوئے لعنت کہ تیرے میں اور شیاطین گرد و گرد جاتے ہیں اور مسائل الامور
 میں لکھتا ہے عورت کو زیارت قبور کی نہ چاہئے مگر قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی انتہی اور کفرہ شیعہ اور تارخانی اور ایہ ایم شاہی اور مالامدین سبھی صحیح
 ہے حاصل یہ کہ قول صاحب تہذیب اور فضائل اللہ تعالیٰ اور مجالس اللہ تعالیٰ اور

اور عمل عبد البر اور کلام عینی شائع بخاری اور امام نووی اور عبد الرحیم طاہری
شائع ترمذی اور مسند شیعہ برزنجی اور مصنف جہ العلماء اور صاحب دار البیہار اور شیعہ
نور الایضاح اور صاحب مدالجہ اور فتاویٰ رحمانی اور تحفۃ الفقہاء اور کتر العباد
اور حجت الاسلام آقا خاں صاحب النعمۃ اور رسائل الاموات اور ابن ہریم شامی اور
مالا بدینہ کی سے بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبر و مکی عورتوں کے لئے حرام و مکروہ
ہے بقول اصح کے اور بعضوں نے اگرچہ جائز کہا ہے لیکن جو قبہ فقہاء
کے اذایقہ الحلال الحرم غلب الحرم یعنی جب جمع ہو طلال اور حرام غالب
ہوتا ہے حرام ہی متین و مقرر ہو کہ زیارت قبر و مکی عورتوں کے لئے حرام یا
مکروہ ہے پس جناب مرشدنا مولانا اسماعیل رحمہ اللہ نے جو مسائل اربعین
میں عورتوں کے حق میں زیارت قبر و مکی منع لکھی ہے اور اس کو کسی نہ کرنا
نے رکھا ہے ان دعوتوں سے مکی کوئی اور باطل کوئی ہر ایک کی منصف ہر
ظاہر ہو جائیگی اللہ اعلم بالسرائر المستقیم و نبینا عن الفضل العظیم آمین رب العالمین
مسئلہ ذکر کیا گیا ہے شرح طحاوی میں کہ جب جاو عورت اور نہ ہوا و نہ
پایا یا بھائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم او سکے افسلے میں یا تہہ او تارینے
او سکے کے قبرین بنسبت غیر وکان اور اگر ذی رحم محرم ہو تو مضاف قبرین
ہے اینہیں کو بیچ رکھنے او سکے کے قبرین اور امتیاج نہیں ہے عورتوں
کے بلائے کی کہنے کے لئے مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی بیچ گھر

غیر اپنے کسی بغیر از ان صاحب نہ کے آیا احتساب کیا جاوے اور سپر بائیں
 جواب جو وقت کہ ہو عورت صاحب حم محرم گھر واسے کی تو درست ہے
 اوسکو داخل ہونا گھر میں بغیر از ان گھر واسے کے اور ایسے ہی جو وقت کہ ہو
 زوج عورت کا صاحب حم محرم یعنی گھر والیکا تو حلال ہے عورت کو داخل ہونا
 اپنے خاوند کے محرم کے مکان میں بغیر از ان اونس کے اور یہ مسئلہ عجیب
 کو شکیں وچ پاک نہ اس کے اوج گھر والے کے احتساب کیا جاوے کہ احتساب کیا جاوے
 مرد و بیبیہ قول خدا تعالیٰ کے کہ لا تخطوا فیما علیکم منکم حتی تستأذنا
 مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کہ کتاب الحج تفسیر اور مذہب کے کہ عورت احرام
 اپنے منہ پر کپڑا لٹکاوے لیکن الگ کہے کپڑا اپنے منہ سے اور اس
 معلوم ہوا کہ عورت کو کہو لٹکا منہ کا اغنیوں کے سلسلے منع ہے مسئلہ
 جو چھے گئے حضرت ابو بکر رضہ حال ایک عورت کے سے کہ اوہ نے
 کتر ڈالے تھے بال اپنے سر کے فرمایا کہ لازم ہے اوسکو استغفار
 کرنے سے اور توبہ کرنی اور پھر ایسی حرکت نہ کرے عرض کیا گیا
 کہ اگر کیا ہوا وہ نے یہ باذن خاوند اپنے کے لا طاعة لکھا تو فرمایا
 معصیت الخالق نہیں فرمانبرداری پہنچتی مخلوق کی گناہ خالق میں عذر
 کیا گیا اونس کے کہ کیوں نہیں جائز ہے یہہ اوس کے لئے اوہوں نے
 فرمایا اس لئے کہ اوس نے مشابہت کی ساتھ مردوں کے حال اگر فرمایا

حج
 تفسیر
 ص ۱۰۰
 مسئلہ
 از قلم

کہ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لغت کرے اللہ تعالیٰ اور مردوں پر کہ مشابہت
 کریں ساتھ عورتوں کے اور یوں عورتوں پر کہ مشابہت کریں ساتھ مردوں کے
 اور اس لئے منع ہے کہ بال عورت کے لئے بستر کا ڈاڑھی کے ہیں مردوں کی طرح
 پس جیسے کہ ہمیں درست ہے مرد کو موٹا کرنا اور کترنا ڈاڑھی کا وسیع
 ہمیں درست ہے عورت کو کترنا اپنے بالوں کا پہر کہا گیا حضرت ابو بکر سے
 کہ اگر لڑکھو عورت بال اپنے غیر کے بالوں میں تو کیا حکم ہے کہا ہمیں درست
 اور کو مینے ایک عورت کے بال دوسری عورت کے سر میں ملائے
 بڑھانے کے لئے درست ہمیں مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مغرب
 میں کہ لغت خدا کی ہے اور شرع پر کہ بال اپنے نہ پر سے اور ہاوسپر کہ
 بال مذکور چنواو سے اور ہاوسپر کہ دانت تیر کرے اور ہاوسپر کہ دانت تیر کرے
 اور ہاوسپر عورت پر کہ ملاو سے بال اپنے ساتھ بالوں اور عورت کے مینے
 دسویں کے لئے اور ہاوسپر کہ ملاو سے اپنے بالوں کے ساتھ اور کے بال
 اور گو دینوا سے اور بگدوانی والی پر تمام ہو اکلام صاحب اباحت اباحت کا
 اور یہ جو عورتیں ان عورتوں پر مذکور ہوئیں حدیث میں آئی ہیں چنانچہ مشکوٰۃ میں
 وہ حدیثیں موجود ہیں اور ان حدیثوں کی شرح میں طاعلی اور حضرت شیخ عبدالحق
 رحمہ اللہ نے یوں لکھا ہے کہ بال چھانچے پلٹے بال پشانی کے یا جو
 کے نہ پر سے چنے کبرہ ہیں اور اگر ڈاڑھی یا موچہ میں نکلیں عورت

کہ مشابہت کریں
 ساتھ مردوں کے
 اور اس لئے منع ہے
 کہ بال عورت کے لئے
 بستر کا ڈاڑھی کے
 ہیں مردوں کی طرح
 پس جیسے کہ ہمیں
 درست ہے مرد کو موٹا
 کرنا اور کترنا ڈاڑھی
 کا وسیع ہمیں درست
 ہے عورت کو کترنا
 اپنے بالوں کا پہر
 کہا گیا حضرت ابو
 بکر سے کہ اگر لڑکھو
 عورت بال اپنے غیر
 کے بالوں میں تو کیا
 حکم ہے کہا ہمیں درست
 اور کو مینے ایک
 عورت کے بال دوسری
 عورت کے سر میں
 ملائے بڑھانے کے
 لئے درست ہمیں
 مسئلہ ذکر کیا گیا
 ہے کتاب مغرب میں
 کہ لغت خدا کی ہے
 اور شرع پر کہ بال
 اپنے نہ پر سے اور
 ہاوسپر کہ بال
 مذکور چنواو سے
 اور ہاوسپر کہ
 دانت تیر کرے اور
 ہاوسپر کہ دانت
 تیر کرے اور ہاوسپر
 عورت پر کہ ملاو
 سے بال اپنے ساتھ
 بالوں اور عورت کے
 مینے دسویں کے
 لئے اور ہاوسپر کہ
 ملاو سے اپنے
 بالوں کے ساتھ اور
 کے بال اور گو دینوا
 سے اور بگدوانی
 والی پر تمام ہو
 اکلام صاحب
 اباحت اباحت کا
 اور یہ جو عورتیں
 ان عورتوں پر
 مذکور ہوئیں حدیث
 میں آئی ہیں
 چنانچہ مشکوٰۃ
 میں وہ حدیثیں
 موجود ہیں اور ان
 حدیثوں کی شرح
 میں طاعلی اور
 حضرت شیخ عبدالحق
 رحمہ اللہ نے یوں
 لکھا ہے کہ بال
 چھانچے پلٹے
 بال پشانی کے یا
 جو کے نہ پر سے
 چنے کبرہ ہیں
 اور اگر ڈاڑھی یا
 موچہ میں نکلیں
 عورت

کی تو اور انکا منہ نہ دیکھنا یا منہ نہ دیکھنا کہ وہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور تیر کرنا اور تیریکا
یہ کہ عرب میں ہم ہے کہ جب عورتیں شہیا سو جاتی ہیں اور دانت بڑھ جاتے
ہیں یا گھس جاتے ہیں تو اوکو تیر کر دایتی ہیں اور فرق کر دیتے ہیں
اور انہیں واسطے انہما حسن جوانی کے اور مشابہت کی ساتھ جڑون
کے اور ملاوے بال اپنے انعام ہے کہ آپ ملاوے یا اور کو حکم کرے
ملائیکا کھا تو دی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے
ملائکا بالوں کا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علماء نے یہ تفہیل بیان
کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلا اسلئے کہ حرام ہے نفع
اور ہمارا آدمی کے بالوں نے اور تمام اجزاء اسکے سے بسبب بزرگی اور بزرگی
کے اور سوا آدمی کے جانور کے پاک بانی ہوں تو اور حکم یہ حکم ہے کہ اگر
نہ عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک اس کو ملاوے یا نہ بھی حرام ہے اور اگر
ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند یا سید کے
تو جائز ہے اور کمال مالک و طبری اور اکثر علماء نے کہ ملاوے حرام کا بالوں میں نہیں
ہے خواہ بال ہوں یا صوف یا چتھر یا سوا انکے اور اصل
پکڑ ہے اور انہوں نے ساتھ حدیثوں کے اور کہالیث نے کہ نہیں مختص
ہے ساتھ بالوں کے پس نہیں مضائقہ ہے ساتھ ملاوے صوف یا غیر
کے انتہی اور فائدے عالمگیری میں کہنا ہے کہ بالوں میں آدمی کے بال

شیخ محمد صالح المنجد

ملائے مدام میں برابر ہے کہ اپنے بال ملاوے یا اپنے غیر کے کدافی
 الاختیار شرح التمار اور نہیں منقاد ہے یہ کہ ڈالے عورت اپنی بیٹی کو
 اور چوٹی میں کچھ دبر سے نیسے پشیم اوٹ کی کدافی فتاویٰ قاضی خان اگر
 پر آئے معلوم ہو کہ چوٹیکہ جیٹر کی پشیم کا جو عورتیں یہاں ڈالتی ہیں درست
 ہے مگر ترک اولے ہے اور گودیا یہ کہ سویان یا ماند اوٹ کی کی جلد میں
 پہنولی جاتی ہیں یہاں تک کہ خون بہنے لگتا ہے پھر اوہیں ہر بہہ یا نیل ہر دیکھ
 میں تمام ہوا کلام حضرت شیخ و ملا علی وغیرہا رحمہم اللہ کا پس یہ سب چیزیں
 گناہ و کبیرہ ہیں کہ بہت آئی ہے فاعل اور مفعول پیر اور گناہ کی چیز ہے ظلم
 کرنا نوڈی و غلام عرفی پر کہ حقیقت میں نوڈیان شرعی نہیں اور یہ لوگ نوڈیان
 سب کچھ ظلم کرتے ہیں چنانچہ بیان مفضل اسکا رسالہ مغلیر الحق میں لکھا ہے
 میں نے خاوند کو چاہئے کہ نسخ کریں اپنی بیوی کو اس ظلم سے کہ حدیث شریفہ
 میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت سلم نے **كَلَامُ الْمَرْءِ بِالْمَرْءِ قَوْلُهُ**
عَنِ الْمَرْءِ وَلَكِنْ كَلَامُ الْمَرْءِ عَنِ الْمَرْءِ وَلَكِنْ كَلَامُ الْمَرْءِ عَنِ الْمَرْءِ
حَلَّى حَجَّ أَطْرًا وَلَقَدْ مَرَّ بِهِ قَصْرٌ أَوْ لَيْسَ بِهِ قَصْرٌ أَوْ لَيْسَ بِهِ قَصْرٌ
لَعَنَ مَكْفُوعًا عَلَى عَصْرِ نَفْسٍ كَيْفَ تَكُونُ كَلَامُ الْعَلَمِ جسے ہرگز نہیں یوں قسم ہے
 اس کی البتہ حکم کرو اچھی باتوں کا اور البتہ منع کرو بری باتوں سے اور منع
 کرو ظالم کو ظلم سے اور کہیں جو اس کو حق کی طرف کہیں چنا اور زور کو اس کو
 حق پر روکنا والا سمع و سہماہ کرو دیکھا اسہ تنہا لے دل بھنوں کے بیسے

جنہوں نے گناہ نہیں کئے ہیں ایسا مت کہہ کارون کے بیٹے ہیں جو جادوگر
سبھوں کے دل سخت اور معید قبول کرنے فیروحت کے سے سبب
معاصی کے اور بے عجب اعلیٰ بعض اہلکے کے بعض سے پہرعت کر گیا اور
تاکویٰ کے لعنت کی بنی اسرئیل کو یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کے باب اللہ باللعنۃ
میں ہے پس یہ چند چیزیں بطور مثال کے بیان کر دیں ہیں حاصل یہ کہ
خاندون کو چاہئے کہ اپنی بیویوں کو اچھے کام کرنا حکم کریں اور سب گناہوں کی
باتوں سے منع کریں بیویوں کو خواہ شاوی میں ہوں یا غمی میں یا چٹے دنوں میں
والاستحق اس وعید شدید کے ہونگے اور اسحق بیویوں کے خاندون پر یہ
ہے کہ جو ان حدیثوں میں آئے ہیں قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
أحلی لنا علیہ قال ان قطعہا اذ طعمت وتکسوها اذ اکتسیت
ولا تضرہب الوجہ ولا تقبلی ولا تجھلی فی البیت
+++ + + + +
یعنی یہاں معاویہ شیری سے کہ عرض کیا میں نے یا
رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اوپر فرمایا یہ کہ کہا کہ تو
اوسکو جو بوقت کہ کہا کہ تو اوپر پہنا دے تو اوسکو جو بوقت کہ اٹھا دے تو
تو نہ پہنہ پر اور نہ بڑا کہے تو اور نہ جدا ہو تو مگر گہر میں بیٹے تھلی میں اوسکو
چھوڑ کر گہر سے نہ نکلیا اور اس روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم

نے ست ماروا مسلکی تو مزیوں کو بیٹے میویوں کو مہر آئے یعنی بعد چند روز
 کے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میوان نافرمان ہو کر
 بین نماوندوئی کہ کہتا ہین بانیوں پس بایزت دی آنحضرت نے اونکے ہر
 کی ہر آئین ہیکے عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیت کے پاس کی اپنے نماوندوئی
 پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئین اہلیت تم کے پاس بہت سی
 عورتیں شکوہ کرتی ہوئیں اپنے نماوندوئی کا نہیں مین وہ ماہر نے والی اچھی
 یہ حدیث بھی شکوہ میں ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ أَكْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ أَيْمَانُكَ أَكْبَرُ خَلْقًا وَالظُّفْرُ يَأْخُذُ**
 یعنی کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہے کہ بہت اچھا خلق کہتا
 ہو اور بہت ہر بانی کرتا ہو اپنی اہل پائتہ پر نماوندوئی کا ہے کہ نقل اپنے ہی حق
 کی حدیث میں دیکھا کہ مہرورہ ہو جائیں بلکہ میویوں کے حق کی ہی مہرورہ تامل کہ کہ انکے حق
 اور اگرین اور اوپر سختی بلا دچہ شرعی نہ کریں اگر یہ ظلم کرینگے اوپر تو مہرورہ ہی کہتے
 باوینچے اسدقلے نے انکو عالم کیا ہے اور اون بچاؤ کو محکوم و تا بعد اس
 انکو عمل کرنا اونکے مقدمہ پر ضرور ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **اَلَا**
تَكْفُرًا ع وَكَلَّفُ مَسْئُولًا عَنْ رَعِيَّتِهِ فَاَلَا مَسْأَلُ
الَّذِي عَلَى النَّاسِ سَأَلٌ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ
وَالنَّجْلُ سَأَلٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

۵
 روایت
 از ترمذی

لا یستعجلون فی حقک فیستعجلون تو یہ دو عار و غلوم کی نسبت ہیں ہوا سے اچھے
 نہیں کہ وہ ان کتاب سے استدلال سے حق پانا اور تحقیق سے استدلال نہیں کر سکتا
 ذی حق سے حق اور اس اعتبار سے ہی غمخون کہی ہے اس بیت میں کہا ہے
 بترسنا آدم مغلوبان کہ گناہ و ماکرون + ابیات از مدح حق پیر استبدال می آید
 اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت مسلم نے اتکا دوس
 وَالْمُفْلِسُ قَالُوا الْمَفْلِسُ فَمِنْ أَمْنٍ لَا دِرْهُمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ
 فَقَالَ إِنَّ الْمَفْلِسَ مَنْ أَتَتْهُ مَوْتٌ يَأْتِي بِوَجْهِ الْقِيَمَةِ بِصِلَةٍ وَ
 صِيَاغَةٍ وَكَوْنٍ وَيَأْتِي قَدْ شَقَّ هَذَا وَقَدْ وَهِنَ هَذَا وَآكَلَ
 مَالَهُ هَذَا وَسَفَكَ دَمَهُ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا
 فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ
 فَإِنْ قُبِلَتْ حَسَنَاتُهُ قُبِلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ
 نَحْوِهَا هَذَا فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ تَقَرُّطٌ فِي التَّارِ
 یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس وہ ہے جس میں وہ
 ہے کہ نہ کہ وہ ہم ہو اور سب کے پاس اور نہ اسباب ہیں فرمایا آنحضرت مسلم نے کہ مفلس
 میری امت میں سے وہ ہے کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے
 اور زکوٰۃ کے اور مال میں ہوگا کہ کسی کو یہ کہا تھا اور کسی کو یہ بتانے کا لگایا تھا
 اور کسی کا مال کھا گیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا پس کچھ نہ کیا

تفسیر

اسکی کسی کو بجا و نیکی اور کچھ نہ ہو اگر ہو چکیں لیکن نیکیاں اسکی پہلے اسکی کہ
 حکم کیا جاوے تاہم نہ اوگناہ کے کہ اوپر ہی لے جاوینگے گناہ مفلوحوں
 کی اور اُسے جاوینگے عالم پر غیر والا جاوینگے عالم آگ و فریج کی میں اور اور
 روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت مسلم نے اَللّٰهُ وَوَيْلٌ لِّمَنْ تَلَاسَتْهُ دِيُوَانُ
 لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ اِلَّا شِرْكًا بِاللّٰهِ يَفْعَلُ اللّٰهُ مِمَّا حَبَّلَ
 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَدِيُوَانُ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ
 ظُلْمُ الْعِبَادِ فَيَمَّا بَيْنَهُمْ حَكْمٌ يَّقْتَضِي بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ
 وَدِيُوَانُ لَا يَحْبَاءُ اللّٰهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فَيَمَّا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ
 فَاَكْاَلِ اللّٰهُ اِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَاِنْ شَاءَ جَحْدَانُ
 حَبْلٌ يَعْنِي حَيْفَةُ اَعْمَالِ كَيْ تَطْرُقُ كَيْفَ يَمِينُ اَيْكٌ مَحْفُوفَةٌ اَيْسَابُ
 کہ نہیں جنتا اللہ تعالیٰ کہ وہ شر کیا کرنا تاہم خدا کے ہے فرماتا ہے اللہ عزوجل
 کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں جنتے کاشک کو اور ایک محیفہ ایسا ہے کہ نہیں مٹا
 کرتا اور کو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بند و نکاہ ہے آپس میں یہاں تک کہ بدلے بعض
 اور نکاہ بعض سے اور ایک محیفہ ایسا کہ نہیں پروا کرتا اللہ اسکی کہ وہ ظلم کرنا
 بند و نکاہ ہے درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد اللہ کے
 اگر چاہے عذاب کرے اور سکوا اور اگر چاہے درگزر کرے اور اس سے
 اور فرمایا ہے آنحضرت مسلم نے لَکِنْ حَقُّ اللّٰهِ مِنْ لَکُمْ اَلَيْسَ حَقُّ النَّاسِ

یعنی ہمیں رحم کرنا اللہ تعالیٰ اور سچے نہیں رحم کرتا تو گون پر اور بہت
 سی حدیثیں آئی ہیں غلام کی باطنی بین غن غور کر باز رہے ظلم کر جسے
 بیویوں پر اور رحم کرے اور پورا حتی المقدور سلوک و احسان کرے اور پھر
 اور حاجت روائی کرے اور انکی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے من
 قَضَى كَحَدِيثِ مَنْ أَتَى حَاجَةً يُرِيدُ أَنْ يَسْتَرْفِيَهَا فَقَدْ سَرَفِي وَ
 مَنْ سَرَفِي فَقَدْ سَرَفَ اللَّهُ وَمَنْ سَرَفَ اللَّهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ یعنی جنو
 کوئی حاجت روائی کسی کی میری امت میں سے بارادہ اسکے کہ خوش کرے
 اور سبب حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اور اس نے مجھ کو اور جس نے
 خوش کیا مجھ کو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جس نے خوش کیا اللہ کو داخل کر لگا
 اور سبب حاجت روائی اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
 كَتَبْتُ عِبَالَ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَرَ لِعِبَائِهِ
 یعنی خالق بمنزلہ عبال خدا کے ہے پس محبوب ترین مخلوق کا نزدیک اللہ کے
 وہ ہے کہ نیکی کرے اور سبب عبال سے انتہا اور حقیقت میں میان بیوی کی
 محبت لافنی اللہ ہے کہ سبب حکم اور حکم کے یہاں علاقہ ہوا ہے اور
 محبت سبب بیت شخصیات آئی ہے کہ اگر انجملہ ایک یہ حدیث ہے کہ فرمایا
 آنحضرت صلعم نے إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَخَلَّاتِ بِحَبْلِ الْوَلَدِ
 أَظْلَمُ فِي ظِلِّ يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ
 عبال
 محبت

حشر

فرمایا گداں قیامت کے کہ کہاں میں آپس میں محبت رکھنے والے
 بسبب بندگی میری کے تج کے دن اپنے سایہ عاطفت اور رحمت
 میں داخل کروں گا میں اونکو کہ آج نہیں پایا ہے سوکے سایہ رحمت میری کے
 پس حقیقہ ہے کہ جس محبت کا اپنا نتیجہ ہوا اوکو آدمی ترک کرے اور بد مزاجی
 اور بدزبانی سے پیش آوے ٹرانے بہ خلق پیش آوے اور انکی بد مزاجی
 پر صبر کرے کہ بڑی فضیلت اسکی آئی ہے اور بد مزاجی اور بدزبانی و عداوت
 کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلم نے کہ فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ
 يُؤْتَى صَاحِبَهُ فِي مِيزَانٍ اَنْ يَكُونَ مِنْ اُمَّةٍ اَلَيْمَةٍ خُلِقَ حَسَنًا وَاَنَّ اَللّٰهَ
 يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَكِيَّ ^۱ یعنی تحقیق بہت بہاری چیز کہ کبھی جاوگی میزان
 سو میں دن قیامت کے خلق نیک ہوگا اور تحقیق امد تعالیٰ بغض کہتا
 ہے فحش گو بد خلق سے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلم
 نے اِنَّ اَلْمَوْتِ كَيْفَ لَكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَجَّةٌ فَاِنَّهُ اَلْكَلِيلُ صِرَافُ
 اَلنَّهَارِ ^۲ یعنی تحقیق موتن ابستہ پاتا ہے بسبب خلق اپنے کے درجہ
 کی عبادت کرنے والے اور دن کے روزہ دار کا آسا اور روایت میں آیا ہے
 کہ فرمایا آنحضرت صلی امد علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عَمَلٍ
 اَلْعَارِ بِخَيْرٍ ثُمَّ اَلْعَارُ عَلَيْكَ عَلَى كُلِّ هَيِّئٍ لَّيْسَ قَرِيبٌ
 سَلَامٌ ^۳ یعنی کیا نہ خبر دوں میں تمکو اوسکی کہ حرام ہوا گ دو تیرے کو اوسکی کہ حرام

رواہ الترمذی

رواہ ابو داؤد

تیمہ

رواہ احمد
 و الترمذی

ہووے آگ اور پورام ہوئی ہے اور ہر بار وہاں ہر بار قریب نرم خود کیسے
 لوگوں میں ملتا رہتا ہے اور نرمی کرتا ہے مسلمانین میں اور جو ملے رہنے کے صبر
 کرتا لوگوں کی ایذا پر اور نرمی کرتی بڑا کام ہے اور اور روایت میں آیا ہے
 کہ فرمایا آنحضرت مسلم نے اِنْ مِنْكُمْ مَنْ كُنَّ اَخْلَاقُهُ خَلْقًا تَحْقِيقِيًّا
 محبوبِ تم میں کا طرف میری اچھا تم میں ہے اخلاق میں اور اور روایت میں
 ہے کہ فرمایا آنحضرت مسلم نے مَنْ اَعْطِيَ حَقَّهُ مِنْ الرِّقِّ اَعْطِيَ
 حَقَّهُ مِنْ خَيْرِ النَّيِّا وَالْاِحْسَانِ وَمَنْ حُرِّمَ حَقُّهُ مِنْ الرِّقِّ حُرِّمَ حَقُّهُ
 مِنْ خَيْرِ النَّيِّا وَالْاِحْسَانِ جسے نصیب ہوئی نرمی دیا گیا اور نصیب نہ ہونے والی دنیا اور
 آخرت کا اور جو کوئی نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیب ہونے والی دنیا اور آخرت
 کے سے یہ حدیث فتح السند میں ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا
 آنحضرت مسلم نے تَعْمَلُ اَعْمَالِ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ
 الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْاَرْبَعِ فَيُغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مِّنْ الْعِبَادِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
 اَخِيهِ تَسْتَحْأُ فَيَقَالُ اَنْتَ كَوْنُ اَهْدِي حَسْبَكَ يَغْفِرُ عَمَلُكَ
 میں نے اسے اسے جانے کے اعمال لوگوں کے ہر ہفتہ میں دو بار پیر کے دن
 اور جمعرات کے دن پینچ بخش کجاتی ہے واسطے ہر روز دوسوں کے گنہگار
 بخش ہوتی اسے بندے کی کہ درمیان اس کے اور درمیان مسلمان یہانی اور
 کے عداوت ہوتی نہیں کجاتا ہے یعنی فرشتوں سے کہ چھوڑو انکو یہاں تک

اور انبیاء کا

کہ میں بہ دو نون آور اور روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ
 الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذْيِهِمْ أَهْذِلَ مِنْ الْكَلْبِ لَا يَجْعَلُ لَكُمْ
 وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذْلِهِمْ ^۱ یعنی وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہے
 لوگوں میں اور صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر فضل ہے ثواب میں اوس کے کہ نہیں ملا
 رہتا ہے اور نہیں اذیتیں صبر کرتا اونکی ایذا پر آور اور روایت میں ہے کہ فرمایا
 آنحضرت صلعم نے مَنْ كَلَّمَ غِيظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَ دَعَاةَ اللَّهِ
 عَلَى رَأْسِ الْخَلْقِ يُقَاتِلُ بِقِيَمَةِ حَقِّهِ رَفِي أَمْرِ الْخَوَاصِّ
 شَاءَ ^۲ ^۳ یعنی جو شخص کہ روکتا ہے غصہ کو اوس کا لیکر وہ قادر ہو اور
 کرنے اوس کے بلا و یگا اوس کو امدت ملے اور وہ غلامی کے دن
 قیامت کے تاکہ جنتا کر دے اوس کو پہنچ پسند کرنے جس امر کے کہ چاہے
 آور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اسْتَوْصُوا
 بِالنِّسَاءِ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ خُلُفَاءَ مِنْ ضُلُوعٍ وَإِنْ أَعْجَبَ شَيْءٌ فِي الضُّلُوعِ
 أَكْثَرَهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَيْتَهُ وَإِنْ كَسَيْتَهُ كَسَيْتَهُ كَيْفَ
 أَعْجَبَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ ^۴ یعنی قبول کرو وصیت چہ می عورتوں
 کی بہلائی کے اس لئے کہ تحقیق عورتیں پیدا کی گئی ہیں پہلی سے کہ وہ بیڑی
 ہے اور تحقیق بہت بیڑی ہے پہلی میں او پہلی پہلی سے پس اگر ارادہ کرے
 تو کہ سیدہ کرے پہلی کو توڑ دیکر اوس کو اور اگر چھوڑے تو پہلی کو اپنے

اور اور اور اور
 اور اور اور اور

اور اور اور اور
 اور اور اور اور

اپنے حال پر ہمیشہ ہیکلی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیع حق و رنون کے
 وقت یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اصل سب عورتوں کے حرم حضرت
 آدم کی اوپر کی پہلی مین سے پیدا ہوئی ہیں کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے
 پس انکی اصل مین ٹیڑھا پن سے کوئی اور کو متغیر نہیں کر سکتا اور ٹیڑھی
 کا حال یہ ہے اگر توبہ کیا پاس ہے تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر توبہ نہ کرے
 بجاں خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی اس طرح حال عورتوں کا ہے کہ انکی اصل طاعت
 میں کبھی اعمال اخلاق میں ہے اگر چاہیں مرد کہ بہت و درست کہہ میں انکو
 توڑ ڈالینگے کہ اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آیت میں کہ اگر
 میں ہے نہ کوڑ ہے پس ممکن نہیں ہے فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتوں کے
 مگر ساتھ چھوڑنے انکے کے ٹیڑھ پن پر جب تک اس چھوڑنے میں
 کن نہ لازم آوے اور اگر نہ لازم آوے تو داخل نہ رہیں جائیں کہ معاملہ اسے چھوڑ
 رکھو اور صبر کرو انکے ٹیڑھا پن پر اور یہ توقع اوٹھاؤ کہ سب
 باتو غین تمہاری مرضی موافق کام کرے گی یہ شرح اس حدیث کی حضرت
 شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے اور اور روایت میں آیا ہے
 کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنان الخواظ ولا الخواظ الجن
 یعنی نہیں داخل ہونگی بہشت میں سخت گو بدخلق اور نہ مشکبر اور بہت سی
 حدیثیں آئی ہیں بیچ فضیلت خلق نیک صبر کے اور بیچ برائی بدخلق اور

اور اوپر اور
 البیہ فی

بد زبانی اور نہ معبر کرنے کے جسکو اللہ تعالیٰ توفیق نہیک یگا اوسکو یہی پس
 سچہ میت ہشیا کہ کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت نہ نادان کو کافی
 نہیں و قدر رسالہ ۴ اور بعضے لوگ بی گناہ و بی تقصیر شرعی برسوں بیویوں
 سے بولتے نہیں اور بعضے چھوڑ کر نکلی جاتے ہیں کہ برسوں صورت اوکی
 نہیں دیکھتے یہ ہر بہت بُری بات ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 یَا اَیُّهَا الْمُسْلِمُ اِنْ لَیْسَ بِکُمْ اَخَاہُ مِنْکُمْ فَکُنْ لَکُمْ فَکُنْ لَکُمْ فَکُنْ لَکُمْ فَکُنْ لَکُمْ
 البکا کہ یعنی نہیں درست مسلمان کو یہ کہ ترک ملاقات و کلام کرے
 اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جسے ترک کیا یا دو تین
 دن سے اور مر گیا داخل ہوگا آگ و دوزخ میں اور روایت میں آیا
 ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَاجَلَ اَخَاہُ سَنَہٌ فَمَقُوْ
 کَسَفَتْ دَرَقَہُ یعنی جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان
 سے ایک برس تک پس وہ مانند قتل کرنے اسکے کی ہے یعنی صورت
 عذاب میں اور بہت سی حدیثیں اُنی میں نقل اور حدیثی کی بُرائی میں
 پس افسوس آتا ہے اوس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے
 اور ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر مذکور ہوئی محروم رہے اور اور
 حق بیوی کا یہ ہے کہ جسکے دو یا زیادہ دلو سے بیویاں ہوں تو اوسکو
 عدل کرنا چاہئے اور غین کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک کے ہاں رہے

روایت احمد
 ابوداؤد

روایت ابوداؤد

باری تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ

یہ جو بیان معمول ہے کہ جس سے دلوں کا ڈھونڈا ہے اسی کے پاس
 سہتر میں احادیثی مشرقی میں بات ہیں انکی ہنیں پوچھنے یہ بہت
 گناہ کی بات ہے اس کام کی بڑی سزا دینے کے فرمایا ہے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اذ کان عند النجلی افرکان کان کفک یعدان بنیہما جاء
 یحیام الیقیمہ وشفقہ ساووطہ یعنی جو وقت کہ ہر ایک شخص کے
 پاس دو بیویاں اور نہ عدل کیا اور نہ درمیان انکے ادیگا دن قیامت
 کے اور حال میں کہ او باہن اور سکا گرا اور چوکا ہوگا ف یہ سزا انکی
 عورتوں کے لئے انصافی کرنے پر نہیں موقوف ہے اگرچہ ہونگی یا چاہے
 اور ان میں انصاف نہ کریگا تو پہنچ سزا ہوگی اور اسکی بہن واجب ہے بلکہ بڑی
 کرنی نوبت میں باعتبار شاگرد رہنے کے نہ صحبت کرنے کے کہا یہ ملا علی قاری
 رحمہ اللہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کے میں کہا ہے کہ بیویوں کے پاس باری
 باری کر ہے رات کو اور نوبت تعزیر کرنی اور بیجا دو بیویوں کے لئے اور زیادہ کے لئے
 ایک کی نوبت میں دوسری کے گھر میں رات کو رہنا جائز نہیں اور منع کرنا
 دوسری تو نہ ایک رات میں جائز ہے مگر باذن و ارادے اس کے بیکار نہ ہے
 اور نہ ہنیں حق ہے عورت کے لئے چ نوبت کے حالت سفر میں غاوند
 جن بیوی کو چاہے ساتھ لیجا و اور اس نے یہ ہے کہ قرعہ ڈالے اور
 بیویوں کے جسکا نام قرعہ میں نکلے اسکو ساتھ لیجا و اور اصل نوبت تعزیر کے

مع
 رسد و انشراح
 مایہ و مذکور
 و انصافی
 این و چ
 مایہ و مذکور

حق میں راستہ ہے اور تاج سب سے راستہ کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی
 کام میں مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کی تو اس کے حق میں اصل کے
 استہتے اور عذر الخفاء میں لکھا ہے کہ واجب ہے برائری کرنی رات کی رہنے
 میں بیوی کے پاس اور کہلانے اور پینانے میں اور محبت میں نہ جھگڑنے
 میں اور محبت میں بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورت
 کا ساتھ ایک بار جماع کرنے کے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی
 اور نہ ترک کرے جماع بقدر قدرت ایلاؤ کے یعنی چار مہینے پر سات تہہ بار
 عورت کے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہیں جایز ہے محبت
 کرنی زیادہ قدر طاقت اس کی کے اور رہوے ہر ایک بیوی کے پاس
 ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ چھ
 ایک کے پاس تیار وہ مگر باذن دوسرے کے لیکن لازم برائری کرنی
 رات ہی میں ہے یہاں تک کہ اگر آدھے ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے
 اور دوسرے کے پاس بعد شام کے تو ترک کی اس نے قسم یعنی نوبت
 اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اس کی میں اور ہر سطح نہ جاوے
 بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اس کی میں مگر واسطی عیادت اس کی کے چاہے
 اور اگر مرتضیٰ ہو تو نہیں محتاط ہے کہ رہے اس کے پاس یہاں تک شفا
 پاوے وہ یا ضرر چاہے اور یہ ہم اوس صورت میں ہے کہ نہ ہو اس کے پاس کوئی

اور غلامیہ یہ
 معلوم ہو رہی ہے
 فقیہی کی بہت سی
 فصل کیا ہے
 نابین اور بے ہوشی
 دماغی و عصبانی
 میں انسان کو
 فلاسفی و اکیڈمک
 تعلیم اور انسانی
 فی الجملہ تعلیم

یعنی غلامیہ
 اور خاص کر
 کہ انہیں
 پہنچا دینا

غمخوار اور اگر خاوند اپنے گہر میں بیمار ہو تو بلا دوسرے ہر ایک کو اور سکی فوت
 میں اور باکرہ اور شیب اور نعلی اور پرنلی اور سلمہ اور کتا بیہریم میں برابر میں
 امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک تھے اور اگر بختی ایک بیوی فوت اپنی سوکن
 کو تو جاننے ہے بشرطیکہ نہ وہ ہم ساتھ دینی رشوت کے خاوند کی طرف
 سے اور مایہ ہے واسطے عورت بختی والی فوت کے یہ کہ رجوع کرے
 جب چاہا گیا یہ ملا علی اور حضرت شیخ نے فی فصل واجب ہے نفقہ دینا
 اور مکان پر ہے کامیوی کے لئے خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بیوی خا
 سلمان ہو یا کافر ہو شریعت میں چھوٹی ہو لیکن لایق جلال کے
 جبکہ سپرد کرے خاوند کو نفقہ دینا اور کے گہر میں یا نہ سپرد کرے بسبب حق اپنے کے
 یا پر سبب طلب حاج کے اور واجب ہے نفقہ وغیرہ بقدر مال خاوند اور بیوی کے
 یعنی اگر دو تو تو گھر میں نفقہ تو گھر کی سا واجب کا اور اگر دو درویش میں درویشوں کا
 سا ہو گا اور اگر عورت درویش ہے اور خاوند تو گھر یا بالعکس اسکے ہو تو میں
 میں اسکے ہو گا یعنی تو گھر سے کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے
 میں دیا جاوے اور لباس پرچیم مہینے میں اور مستحب ہے کہ جو آپ کہا ہو
 چاہے بیوی کو کہا ہو چھوٹا ہو اور بیوی کے ایک خادم کا نفقہ واجب ہے
 اگر خاوند تو گھر ہو اور نہیں ہے نفقہ واسطے بیوی یا شہر یعنی ماقران کے
 کہ نگاہ دے خاوند کے گہر سے ناحق اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت

حقوق زوجین علی الخاوند و غیرہ

کہ منع کرے خاوند کو اپنے پاس آتے سے اور خاوند اس کے گھر میں جا سکتا
 اس کے رہتا ہے تو وہ ناشر ہے لیکن اگر اس نے منع کرے کہ اس کو
 خاوند اپنے گھر لے جائے یا گھر اس کے لئے بکرایہ لے تو اس صورت میں ناشر
 نہیں ہے اور نہیں ہوتی عورت ناشرہ سبب نکلنے کے بی اذن خاوند
 کے واسطے حاجت ضروری کے مانند سیکھنے مسائل ضروری کے
 اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اس کو سکھاؤ اور ملاقات یا عیادت
 یا تعزیت مان باپ کے اور لینے اور دینے حق کے وغیر ذلک اور بیوی چاہتی
 کہ وہ علی اس کی ممکن نہ ہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لئے محبوب ہو یا عورت
 کہ اس کو کوئی غصہ کر کے لے گیا یا بغیر خاوند کے چچ کو چاوسے یا بیمار ہو
 اور اس کو سپرد خاوند کے نہیں کیا ہے نفقہ ان سبھوں کا واجب نہیں ہوتا
 اور جو عورت کہ خاوند کے ساتھ چچ کو بکاؤ اس کے لئے نفقہ ہے حشریت
 وطن کا سنا سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا مسئلہ خاوند پر واجب ہے
 کہ بیوی کو رکھے ایسے مکان میں کہ خالی ہو دو نوکی اہل سے مسئلہ نہ منع کرے
 بیوی کے مان باپ اس کے پاس آئے سے ملاقات کے لئے ہر ہفتہ میں ایک بار
 اور اس طرح اس کی بیوی اپنے مان باپ کو ان جاؤ تو منع نہ کرے اس کو چاہئے ہر
 ہفتہ میں ایک بار اور اگر بیوی سو مان باپ کے اور محرم قریبیوں کو ان جایا
 چاہئے یا اونکو بلاؤ اپنے ان تو منع نہ کرے، آمد و رفت اوکلی سے سال

بہرین ایک بار اور بخشون نے کہا کہ ہر چہ میں ایک بار مسئلہ واجب ہے
 نقد اور کئی ایسے مکان واسطے اور عورت کے کہ عدت میں ہو طلاق کی اور
 اسکے لئے کہ جلدی ہوئی ہو بغیر محضیت کے مانند خیار عتق اور بلوغ کی نہ واسطے
 اور عورت کے کہ عدت میں ہو موت کی یا جلدی ہوئی ہو بہ سبب گناہ اگر
 مانند مرد ہو جلدی کی اور بوسہ لینے کاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہئے
 کہ اپنی بیوی کے پاس نامحرم کو دخل نہ دے اور ابتدائی امور سے غافل
 نہ رہے اور عورت کو اپنی سیاحت میں کہے اور سکونے کے باطن کمرے اور گھر
 سے باہر نہ نکلتے دسے یعنی جیسے ہزار میں عوام کی بیویان بی شتر و بی تک
 پہرتی میں والا اسکے ساتھ محضیت میں شریک ہوگا اور جب وہاں کو گھر کو
 تو طعام و لیمہ بقدر مقدار کے کہلاؤ اور نکاح علی الاطلاق کرے اگرچہ اصلان ہندو کے
 ہو اور عورت کی کچھ خلعتی پر صبر کرے اور اس کی بیوی قونیوں سے درگزر کرے اور سک
 ساتھ ہر و شفقت سے گزران کرے اور بالکل محکوم بیوی کا نہ ہو جو اسے
 کہ وہ جب جہالت اپنی کے فساد و ہلاو کی اور اوپر امور شنیعہ اور منکرات کی
 عورت کو منع اور تادیب کرے اس طرح کہ اول ساتھ نہی اور وعظ کے پیش کرے
 اور اگر باز نہ آوے تو ڈر سے قیدیہ کرے اور بے تہ کی نماز اور بعضی اور امور کے مانا
 بھی جائز ہے لیکن نہہرہ مارے اور نہ اعضا اسکے توڑے اگر اسے قصہ فیضیل ہو
 تو ایک حکم اپنی طرف سے اور ایک حکم بیوی کی طرف سے مقرر کرے تو صلح اور افتخار کرے

۴۰
 نسخہ
 مسطور
 علی
 خط

اور اگر بوقت نہ ہو تو تفریق کریں اور خاوند کو چاہئے کہ عورت کو کوٹھے اور دیرچہ سے جہانکنے نہ دے اور نقتہ اوپر بیوی اور عیال کے حتی المقدور لگانے سے اور افضل یہ ہے کہ جو کچھ آپ کہاؤ اسکو یہی کہلاؤ بلکہ ایک سترخون پر کہاؤ اور بیوی کے ساتھ سونا بھی سنت ہے بلا عذر جدا نہ ہووے بعضی جاکر سم ہٹے کہ بیوی کہیں سوتی ہیں اور مرد باہر عمار کرتے ہیں ساتھ ہونے سے یہ بھی رسوم کفار سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیوی کے ساتھ سویا کرتے تھے اسکو عار جاننا بہت ہی بُرا ہے اور بیوی اور عیال کو احکام شریعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کے اور آداب صحبت کے اور مانند لکھنے کے سکھاؤ اور وقت جماع کے اول ساتھ ملاعت کے شروع کرے کہ اس میں خوب نسیئت اور لذت حاصل ہوتی ہے اور بسم اللہ کہہ کر دخول کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ محبت کا کرے اپنی بیوی سے کہے **اللَّهُمَّ جَبِّنا الشَّطْرَ وَجَبِّ الشَّيْطَانَ** مَا ذُفِّنَا پس اگر مقدر ہو گا در بیان اون دنوں کے فرزند اس محبت میں تو نہیں ضرر کریگا یعنی نہیں گمراہ کریگا شیطان کہی استیلاں شہ سے طرف حاتمہ بخیر ہونے لڑکے کے بعد بیکت ذکر اللہ کے اور رو بہ قبلہ جماع نہ کرے اور حیض و نفاس میں بھی جماع نہ کرے اور جب ایک بار جماع کرے دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہئے کہ شباب کرے و نہ ہو کر اور فرج عورت کی دہلو اگر جماع کرے اور خانیہ میں آیا ہے کہ رمضان فقہ نہیں بنے اسکا کہ مرد اپنی بیوی کے

یہ اس کا چاہو
شیطان سے
اور دوسرے
شیطان کو
اوس فرزند سے
کو چھڑا کر دیکھو

برائے نرس
انسا کا

ستر کو ہاتھ لگا دے یا میوی مرہ کے ستر کو ہاتھ لگا دے تا مشہوت حرکت میں
آوے اور کھانہ شعی میں کہا ہے کہ جس عورت کی دو نور میں ایک ہو یا درمیان
اوستے نہ کرنا چاہئے مگر کہ عاوند بیٹنا جاسے کہ جامع قبل میں واقع ہوگا اور پیر
ہوئے بیٹے کے سے خوش اور پیر ہوئے بیٹے کے سے ناخوش نہ ہو بلکہ میوی
کو طعام دیوے وغیرہ کے مینے میں مقدم رکھے کہ بیٹوں کی خبر گیری اور غرض
کی مٹی فضیلت آئی ہے اور میوی کے طلاق دینے میں جلدی نہ کرے کہ طلاق
خدا تعالیٰ کے نزدیک بغض مباحات سے ہے مگر آنکہ لاچار ہو ورسے اور
بستان ابو الیث میں آیا ہے کہ جس عورت نے دو عاوند کئے ہو بھی قیامت میں خیر ناک
ہو میں میگی اور بعض علماء کے نزدیک بکو خیار گیری اور میں میگی در حق عاوند کا میوی یہ ہے کہ
ہمیشہ اسکی عیال میں ہے اور جوقت کہ چاہو می سے طلق نہ آوے مگر عاوند و شرعی مجمع عاوند
کہرے بغیر عیال اسکی کے کیس کو چہ رسے و مل تنہا نہ کرے اور کج کرے کہ متبراعین ابلی
اوسکے باہر نظر پر دو میں آکر اور زیادہ قدر چاہے عاوند سے طلب کرے اور میوی کو دارن
لازم ہے کہ پہلے نکاح کرے اسکو اور گنہ ان کرے کہ ساتھ عاوند کے سکھاوین کہ یوں کہ تو
بیگانہ کچا جاتی ہے اٹا اسکی اپنے لازم کرنا اور جرح کے پورہ عاوند جو کلام اسکو ناخوش
اوسکو رہنا یہ سائل متنی اٹھا اور فتاویٰ لکیری اطمینانی سے کہے کہ میں ساتھ باہر
کہ کسی نے گنہ اٹھا کرے و پورہ بخشنے اسکو ایک عیال میں شہین میوی کو انہیں کہیں نہیں کہ عاوند
کہ کر نکاح کو چہ عیال اسکو کہے کہ یوں جو کہ عاوند نے دیکھا کہ شہین اسکی عیال نہ کرنا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا... وَتَسْتَعِينُهُ وَتُسْتَعْفَنُ وَتُؤْمَرُ بِهٖ وَ
 سبب تعریف واسطے جس کے کرسمس میں ہم آؤں اور وہ مانگتے ہیں ہم آؤں خوش نصیب بنیں ہم آؤں اور یہاں کہتے ہیں ہم آؤں
 نَقَا كُلُّ عَلِيٍّ وَنَعُوْذُ بِهِ مِنْ شَرِّ رَاۤفِسْنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ
 توکل کرتے ہیں ہم اور پناہ اور پناہ پڑتے ہیں ہم ساتھ اس کے اپنے نفسوں کی بدیوں سے اور بدیوں
 اَعْمَلْنَا اٰمَنَ يٰهٰذَا اللّٰهُ فَلَا مَحْضِلَ لَهٗ وَمَنْ يَصْبِلْ فَلَا هَادِيَ
 عملوں اپنے کے سے جس کو ہدایت کرے اس پر کون فی نہیں ہے گمراہ کو نہ والا اور کلا اور جس کو گمراہ کرے نہ ہدایت نہیں کرتا
 لَهٗ وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاشْهَدُ
 اور کلا کوئی اور گمراہ نہیں کیا کوئی نہیں ہے جو بتو یان زندگ کے سے اس کے ایک اور نہیں ہے نہ کلا اور کلا کوئی اور گمراہ نہیں کرتا
 اَنْ تَحْمِلَ اَعْبَادًا وَتُسَوِّدَ لَهٗ صُلٰى اللّٰهُ عَلَيَّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
 کہ تحقیق محمد بندے اور سب کے ہیں اور رسول اس کے درو و پیچھے اللہ اور پناہ اور آل او کی پناہ اور
 اَصْحَابِهٖ وَسَلٰوًا تَابَعُوْا فَاِنْ خَلَا الْهَدٰى هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلٰوًا
 یا درون اس کے پناہ اور سلام پیچھے بعد اس کے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد سے
 اللّٰهُ عَلَيَّ وَكُلِّ مَنِ اتَّبَعَ هٰذِيْهٖ وَسَمِعَتْهُ فَقَدْ فَازَ وَاشْهَدُ
 اللہ علیہ وسلم کا سب سے پیروی کی طریقہ اس کے کی اور سنت او کی کی اور تحقیق لا یتا ہوا اور علی کو پیروی
 وَمَنْ اَعْصَمَ بِكَلَامِهٖ فَقَدْ نَجَا وَاَنْتَ اَخِي
 اور جس نے چل کر اس ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور طلب کو پیروی پائی تو میں

وَجِئْتِي أَحِبِّ لَكَ مَا أَحِبُّ لِنَفْسِي أَحِبُّ لِي اللَّهُ

وہ ہادی میری ہے دوست کہتا ہوں میں تو سے ہے دوست کہتا ہوں اپنے لئے عبادت کہتا ہوں کہ

وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا لَا جَلِيلًا وَلَا خَفِيًّا إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

و نہ مذکور کہ اگر اس کا کہ جس کو مظاہرہ العینی الملوہ ہو بخمسہ ہر شریک الیہ فلا سے

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ لَكَادِمٌ

[illegible]

بہارِ حقیقۃ اللہ دعا کے ہیں جس کا ہے شرک کو اور جس کا ہے سوائے

ذَلِكَ مِنْ نِعْمَةِ رَبِّكَ بِأَنَّكَ كُنْتَ ضَالًّا لَدُنَّ

سرک کے بجائے جاسے اور جیسے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق کر اور جو کر اور

فِيكَاهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

١٥٠

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

رایا لہن پاس پہنچ جا جو کہا اسکے پس عین اللہ ہوا اور خیر ہے

نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ۖ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ

مازلہ ہوئی اور پھر محرم کے پہلے قرآن اور شریعت اور فرائض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وَاللَّهُ وَسَّكَمَ مَنْ أُوِيَ عَمَّا فَافَسَالَهُ عَنْ شَيْءٍ كَمْ تُقْبَلُ

[illegible]

مَجْرُومًا لَا يَخْلُصُ مِنْهُ إِلَّا الْيَاسِيُّ

له صلوات أربعين ليلة وقال رسول الله صلى الله عليه

ازادوں کی مجلسوں کی اور قسماً یا رسول خدا صلی اللہ

مَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّ يَوْمَهُ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْفَلَاقِ كَاشِفَ لَهُ

جسکو چاہیے اور اگر مہینہ چاہو گے تب تک اسے مندرجہ ذیل کوئی نہیں دفع کر سکتا۔

إِلَهُهُ وَإِنْ بُرِّدَ يُجْنَىٰ فَلَا دَا إِلَّا لِفَضْلِهِ وَاعْتَقَمَهُ

کہہ دیجئے اگرچہ ہے تیرے حق میں پہلائی پس کوئی نہیں رو کہ مکتا ہو فضل المسکات

يُجِبُّ اللَّهُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ

ساتھ رہتی لیکن اب یہ پروا کرنا اور سچ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے متوکلین کو

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اور جو بہر و ساگر سے اندر پہنچیں وہ کافی ہے اس کو اور کہتی رہ کہ یہ بہر نماز میری

وَسُكُنِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَاذْكُرْ

اور سترخان میرزا نے بھی میری دوستی میری اسلئے سب پروردگار عالم کو بخشی ہے اور ادا کرتی رہو

الصلوة المكتوبة فانك ستعلم عنهما يوم القيمة أو لا

عاز فرزند اسلے کے متفقہ تو سوال کیا گیا کہ دوستوں قیامت کے پہلے مسیحا

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ

فاما رسول الله صلى الله عليه وسلم في جرح

مُرَايَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِينُ

تو حضرت فاضل العارفین حضرت خواجہ محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ

وَنُفِيسًا لِّسَانًا لِتَبْلُغَ أَهْلَ الْاُفْقَانِ

من جنس الحی الخلد ج من تحت اظفار ۹

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان
 تَحْتَهُ صَلَوةٌ مَكْتُوبَةٌ يَحْكُمُ بِهِ وَصَلَاتُهُ
 جب کہ حاضر ہوتے نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اور سکا
 وَخُشُّوا عَمَّا وَرَكُوا عَنْهَا إِلَّا كَأَنْتُمْ كَقَابِئِلِمَا
 اور خشوع اور سکا اور رکوع اور سکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ اور سکا کا کہ
 قَبْلَكُمْ مَا لَمْ يُوَثِّبَتْ كِبَرُهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 پہلی اور سکا میں جب تک کہ ذکر کے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنی جنت کی نماز ہے
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 صَلَاتٌ قَامًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَإِنْ
 پڑھ نماز کھڑے ہو کر پڑا کہ نہیں حاف رکھنا کھڑے ہو سکی تو نماز پڑھ بیٹھ کر پڑا
 لَمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ اجْنِبْهُ وَصَلَاتِي رَمَضَانَ
 نہیں حاف رکھنا بیٹھنے کی تو کروں پڑھ کر نماز پڑھ اور روزہ رکھ فور رمضان کا کہ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکھے

یعنی نماز
 کو پڑھا
 جو روزہ
 نہیں

رَضَّانَ اِيْمَانًا وَاَحْسَبَا غَفَا لَكَ مَا تَقَدَّمَ
 رمضان کا روزہ پیش کے اور ترقی خواب کے بخشے جائیں گے جو پہلے کئے تھے
 مِنْ ذُنُوبِهِ ؕ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کہہ "اس نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مَا لَصَقُوْا جَنَّةً وَلَخَلَوْنَ مِنْ قَمِ الصَّائِمِ اَطْلَبُ
 اور روزہ رکھنا ڈال ہے اور ہر روزہ واس کے بند کی بہت خوشبو دار ہے
 عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رَّيْحِ الْجَنَّةِ اِذَا كَانَ يَوْمُ صَفَا
 نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سی اور جب ہو دن روزہ
 اَحَدِكُمْ فَلَا يَمُرُّ مِنْهُ وَلَا يَصْحَبُ وَاِنْ سَابَّ
 ایک بیماری کا نہ ہرگز بخش نہ گئے اور نہ خود و غم مارے ہرگز نہ گئے اگر
 اَحَدًا اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ اَمْرٌ مِّمَّ صَالِحُوْہِ وَاٰخِرُ
 کوئی یا لڑے اسے پس چاہئے کہ کہے تم میں ایک شخص روزہ دار ہے اور اگر نہ
 اَللّٰهُ اِذَا كُنْتَ ذَا نَفْسٍ فَيَا بِيْ وَلَا تَقْرَبِ
 زکوٰۃ جب ہو تو صاحب نصاب اور نہ نزدیک ہو تو
 اَلْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَكَابَطَ بِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
 جہاد برون کے جو غامضین اور غم سے اور جو پوشیدہ ہیں وہ قریب رسول
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے آمد نے اس میں ہر حال میں اگر کسی میں نہ

رَضَّانَ اِيْمَانًا وَاَحْسَبَا غَفَا لَكَ مَا تَقَدَّمَ

وَالْمُسْتَقْصِلَةَ وَالْوَاسِمَةَ وَالْمُسْتَقْصِلَةَ

اور بال ہوانے واسے پر اور عورت کو دینے والی اور کو دوانے والی پر

وَلَعَنَ اللَّهُ الْمُسْتَقْصِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

اور لعنت کی ہے المستقصصات اور متفلیجات کے اور پھر کو داتو کو کوئی اگر فی بین

لِلْحَسَنِ الْمَغِيَّاتِ تَخْلُقُ اللَّهُ هُ وَكَعَزَى سَعْلٍ

واسطے خوب صورتی کے برائی میں پیدا ش خدا کو اور لعنت کی رسول

اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَقْصِصَاتِ بِالْجَالِ

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشبیہ کر نیو ایون کو ساتھ مردوں کے

مِنْ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَقْصِصَاتِ مِنَ النِّسَاءِ مِنَ الْجَالِ هُ

عورتوں میں سے اور تشبیہ کرنے والو کو ساتھ عورتوں کے مردوں میں سے

وَلَا تَكُنَّ فِي فُحْشَةٍ وَلَا طَعْنَةٍ وَلَا بَدَأَةٍ هُ

اور نہ ہونو فحش کو اور نہ عن کرنے والی اور نہ زبان دراز

وَلَا طَعْنَةٍ هُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور نہ لعنت کرنے والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعْنَانَ وَلَا بِاللَّعَانِ

و مسلم نے نہیں ہے مومن یعنی کامل مومن کر نیو والا اور نہ لعنت کر نیو والا

وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبِدَائِي هُ وَقَالَ رَسُولُ

اور نہ فحش کہنے والا اور نہ زبان دراز اور فرمایا رسول

بجانب

نفسی
نفسی
نفسی

سکھ

اللَّهُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا شِئْتُمْ أَتَقْلُ فِي مِيزَانِ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز میاں میں توازن میں

الْمُتَّعِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خَلْقٍ حَسَنٍ وَكَانَ اللَّهُ

مسلمان کی دن قیامت کے غن نیک سے پس تحقیق اللہ

تَعَالَى أَلَيْسَ بِغَضِّ الْفَاحِشِ الْبَنِيِّ وَالْزَيْنِ الْحَيَاءِ

تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فحش کو زبان و بازو کو اور لازم بکریم کو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صبا

وَالْإِيمَانِ قِرْنَا جَمِيعًا فَإِذَا مَرَّ أَحَدُهُمَا دَرَسَ

اور ایمان باہم ہمیں میں پس جب اڑھایا جاوے ایک اور دونوں سے اڑھایا جائے

الْأَخْبَرُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلِّ

حیا نہیں لاتی ہے کبھی کو اور صبا خوبی نام ہے

وَلَقَدْ لِسَانُكَ فَإِنَّهُ يَلَاكُ الْخَيْرُ كُلُّهُ قَالَ

اور روک تو زبان اپنی کو اسلئے کہ تحقیق وہ اصل سب پہلایوں کی ہے فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم إِذَا أَحْبَبَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مہج کرتا ہے

بِشَيْءٍ

بْنِ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تَكْفُرُ بِالْإِنْسَانِ

ابن آدم پس تحقیق سب اعضا التجا کرنے میں سامنا زبان کے
فَقُولُ اَللّٰهُ فَيُنَادِ اِنَّا لَنَحْنُ يٰكُ وَاِنَّ اسْتَقَمَّتْ

پس کہتے ہیں اور اللہ سے ہمارے مقصد میں اس لئے کہ تحقیق ہم سب اپنے تئیں ایمان لے کر آئے ہیں اور یہ کہ

سَتَقْنَاهُ وَإِنْ أَعُوذْ بِكَ إِعْوَجُّنَاهُ وَقَالَ

یہ سچ ہے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم اور نہ یہ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّ السَّاجِدَ

رسول خدا کے اہل علیہ وسلم نے تحقیق آدمی
 لَبَّكَ كَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَبْدَأُ بِهَا بَأْسًا يَهْوَى

سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ ۚ وَأَذْنَىٰ مِمَّا قَسَمُوا

تشریف رکھ کر ان کے آگے میں اور راضی ہو سادھا اس نیز کے کہ نہیں کی ہے

اللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ عَلَمِكَ وَاصْدِرْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْكَافِرِيْنَ

اذا استعنت فاستعنوا بالله ان الله هو المعز

و جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ لو سنا تہر اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہے

الْمُسْتَعَانُ وَاقْتَبَعِي وَلَا تَسْرِي فِي إِنْ كَانَ اللَّهُ لَا يَحْبِبُ

درد چا لگیا اور قناعت کر اور نہ بیجا بیخج کر تحقیق احمد نہیں دوست رکھتا ہے

الْمُسْرَفِينَ ۖ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیجا بیخج کر نبیوں کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَبِّكَ كَأْسِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَا

ہیت تو تیری پیشہ ہوئی میں دنیا میں تنگی ہوگی آخرت میں نہ اور نہ

نَحْوُ الدُّنْيَا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَإِنَّمَا مَتَاعُ

دوست رکھ کر تو دنیا کو اسلئے کر تحقیق وہ سر ہے سب خطاؤں کی سوا اسکے نہیں کفار

لِخَيْرِ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَقَالِ الْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَنْفَعُ

یہ کالم دنیا کا کمزور ہے اللہ عالمی اور آخرت بہتر ہے اور بہت بانی

وَأَنَّ الدُّنْيَا أَهْوَتْ عَلَى اللَّهِ مِنْ الْجَنَفَةِ ۚ قَالَ

اور تحقیق دنیا سمت و لیل ہے تو دیکھ اللہ کے سرور سے فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ الدُّنْيَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوئی دنیا

تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ مَا سَفَتْ كَافِرًا

تو دیکھ اللہ کے برابر ہر چیز کے فائدہ پلانا کا مشرک کو

فِيهَا شَرْبَةُ مَاءٍ ۚ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور میں سے ایک گھونٹ پانی کا اور مشرک دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ

اور میں سے ایک گھونٹ پانی کا اور مشرک دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ

نتیجہ

رہنہ

سنی بن

سجہ

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَيْثُ مَا جَعَلَ أَحَدٌ كَوْنًا
 و مسلم نے نہیں ہے دنیا مقابلہ میں آخرت کے مگر اتنا اور کہی کہ دینی ایک تھا
 وَصَبَعًا فِي لَيْمٍ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَسْتَجِجُ وَغَرَّ عَايِشَةُ
 اور کل اپنے دریا میں بس جا رہے کہ دیکھے اور سو کہ کتا پانی لگا لائی ہے اور دینہ ہوا
 قَالَتْ مَا شَبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کہا نہیں بیٹا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مِنْ خُبَرِ الشَّعْبِ يَوْمَئِذٍ مُتَّبِعِينَ حَتَّى قُبِضَ
 روئی جو کی سے دوون برابر یا تک کہ وفات پائی
 وَغَرَّهَا قَالَتْ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 اور عائشہ سے ہے کہ کہا سوا اسکے نہیں کہ تھا چھوڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ إِذَا مَا حَفُوهُ لَيْفٌ . وَقَالَ
 و مسلم کا وہ کہ سوتا اور سپر چڑھکا کہ میرا تو بکا پورت مدفن نہ لگا تھا اور نہ دیا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا إِذَا مِنْ كَا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اور سکا ہے کہ نہیں ہے
 دَارَهُ وَمَالُ مَعْرَ لَا مَالُ لَهُ وَكَهَاتَمُ وَمَنْ
 کہہ اور سکا آخرت میں مال اور سکا ہے کہ نہیں ہے مال اور سکا آخرت میں اور اس کو بھی کرتا ہے وہ شخص بدین
 عَقْلٌ لَهُ فَإِنْ تُحِبَّ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مَسْكُوتًا لَكَ
 عقل اور سکا پس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور ستر جو وہ تجھ کو

۴
 اپنے ہوت
 ہر دریا
 سید ہوا
 ہے
 اور دنیا
 اور
 یہاں
 زنجیر
 سرشت
 دینی
 اور
 جو

وَلَكُمْ فِي ذَٰلِكَ لَعْنَةٌ وَجَاءَ وَحْشُهُ وَتَبْلَغُ بِأَقْصَىٰ

اور ہر صاحب قرآنہ اور باد وحشت کی اور چوں چے تو نبی

فَرَأَىٰ النَّكُورَ فِي مَثَلِ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّ

مراتب دنیا کو تو ابستہ ہو گئی تو مانند قارون اور فرعون اور شد

وَإِذَا كُنَّ مَوْجِدًا وَعَلَيْكَ وَذَاهِدًا وَمُطِيعًا

اور جب کہ موی تو ابکٹنے والی خدا کی اور جدا دنا کر نیوالی جیسے غنی کر نیوالی دنیا میں ابکٹ

وَرَأَىٰ حَبِيبَهُ وَقَانِعًا وَصَرَابًا وَشَاكِرًا وَعَفِيفًا

اور راضی ہونے والی برضاے مولیٰ اور قناعت کر نیوالی اور شکر کرنے والی اور عفا کر نیوالی اور

وَمُتَّقِيَةً لِّكَ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ

اور پرہیزگارہ تو ابستہ ہو گئی تو توفیقوں سر دار عالموں کے سے

وَمَقْبُولًا لِّرَبِّ الْعَالَمِينَ فَاخْتَارِي أَيْهَمًا

اور ہو گئی مقبولوں رب العالمین کے سے پس اختیار کر کہ تو ان دونوں میں سے

أَوَّلَىٰ وَأَفْضَلُ هَٰذَاكَ اللَّهُ ثُمَّ أَجَلِي أَنْ لِلَّهِ وَلِيٌّ سَوِيٌّ

اولیٰ کو اور افضل کر کہ ہے تجھ کو اور پیران تو یہ کہ تحقیق اللہ اور اس کے رسول کو

عَلَيْكَ حَقٌّ وَاطَاعَةٌ وَبَعْدُ هُمَا لِي وَجِبَاتٌ عَلَيْكَ

تجھ پر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد اس کے خاندان کا تعجب ہے

حَقٌّ وَاطَاعَةٌ فَأَطِيعِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي كُلِّ

حق ہے اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول اور اس کے ہر

۵
نہیں غیبت
صلی اللہ علیہ وسلم
کے

۵
کہ وہ رسول
کے
رسول
نبیوں
سے

حَالٍ وَاطِيعٍ زَوْجَاتٍ مِنْ حُلٍّ وَجَاهٍ فِي كُلِّ حِينٍ

حال میں اور اطاعت کرتا خود اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت میں

وَاَوَانٍ مَامٍ يَا مُرَاتٍ بِالْاَثَرِ وَالْعَصِيَا يُمُوتُ تِلْ

اور ہر ساعت میں جب تک نہ حکم کرے تجھ کو ساتھ بدی اور گناہ کے دیکھا تجھ کو

اللَّهُ أَجْمَلُ حَسَنًا هُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ اجر اچھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَكَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اِمْرًا اَحَدًا اَنْ تَسْبُحُنِي كَلَامًا

وہ سلم نے اگر میں حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنا یا سبے کیسے

اَلْمَرْءُ اَوْ اَنْ تَسْبُحُنِي كَلَامًا اَيْضًا قَالَ

تو البتہ حکم کرتا میں عورت کو سجدہ کرنے کا واسطے یا خود سبے کے اور یہ کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْءَةُ وَذُجَّهَا عَلَيْهَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بیاں گناہ عورت اور نماز کا وقت اور یہ کہ

سَاخَطُ لَعْنَتَهَا الْمَلَكُ حَتَّى تَضَعَهُ وَانْضَغَا

خسبہ ہو تو لعنت کرتے ہیں اس عورت کو فرشتے صبح تک اور یہ کہ

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْءَةِ اَنْ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہے عورت کو یہ کہ

تَأْذِنَ فِي بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَرْءَةِ اَنْ

اذن دے غیر اس کے کا خود کے گھر میں مگر ساتھ اذن کا خود کے اور یہ کہ حلال ہے عورت کو

قُصُوْا وُزُوْجَہَا شَہِدًا اَوْ لَا دِیْنَہُمْ وَلَا تَكْفُرْ
 نقل روزہ رکھنا اور تنہا کہنا کہ عاوناؤں کے موجود ہو مگر وہ جس کے اذن سے اور نہ ناشکی کر
 الْعَشِیْرَۃُ عَنْ اَبِی سَعْدٍ الرَّحْمٰنِیِّ قَالَ مَسْکَا
 عاوناؤں کی روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کھانا گزرنے
 دَسُوْا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ کُلَّ النِّسَاءِ فَقَالَ
 رسول خدا ﷺ اہل عیہ وسلم عورتوں پر نہیں نہ اہل
 نِسَاءِ مَقْشَرِ النِّسَاءِ تَصَدَّقْ فَاِنْ اَرٰیْتُکُمْ اَکْثَرَ اَہْلِ
 اسی گروہ غور ہوئی صدقہ و تم پس تحقیق میں دیکھ لیا گیا جو تین گروہ انہوں
 النَّارِ فَقُلْنَا وَبِمَا دَسُوْا اللّٰہُ قَالَ تَکْثُرُوْنَ اَللَّعْنَ
 دینے والے ہو پس کیا ان عورتوں نے اور کس سے یہ بات نہ رسول خدا ﷺ نے
 وَتَکْفُرُوْنَ الْعَشِیْرَۃُ وَاسْتَعِیْدَیْ بِاَنَّ اللّٰہَ مِنْ
 اور ناشکی کرتی جو عاوناؤں کی اور نہ اہل عیہ وسلم سے اہل کے
 الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ عَلُوْا مُضِلُّیْہُمْ قَالَ دَسُوْا
 شیطان رافضی نے کہنے سے کہ چونکہ تحقیق وہ دشمن اور گمراہ کرنا والا فاجر و زانیہ
 اللّٰہُ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ کُلَّ النِّسَاءِ تَصَدَّقْ فَاِنْ اَرٰیْتُکُمْ اَکْثَرَ اَہْلِ
 خدا ﷺ اہل عیہ وسلم نے تحقیق شیطان نبیہا نے نے تحت اپنا
 حَرَّمَ عَلَیْکُمْ کُلَّ النِّسَاءِ تَصَدَّقْ فَاِنْ اَرٰیْتُکُمْ اَکْثَرَ اَہْلِ
 اور یہ بات کے پر ہیبت سے لکھ رہے کہ تو کہ غنہ میں تو لے کر دے کہ تو کہ غنہ میں تو

مِنْكُمْ سِرًّا لَكُمْ اعْظَمُكُمْ فَتَنَةً يَحْيَىٰ أَحَدُهُمْ
 اور میں سے ہر طرف ایک مرتبہ میں دو ہی جوڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہے ایک اور میں کا +
 فَيَقُولُ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ سَيَأْتِيكُمْ نَجْيٌ أَحَدُهُمْ
 میں کہتا ہے کیا میں ایسا اور ایسا میں کہتا ہے ابلیس کہہ نہیں کیا تو نے پہ آتا ہے ایک اور میں
 فَيَقُولُ مَا تَرَاكَ كُنْتُ حَتَّىٰ فَتَنْتُ بَيْتَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ
 میں کہتا ہے نہیں جوڑا میں نے اور کو یہاں تک جہاں رُوداوی میں جوڑا اور کوڑا اور کوڑا اور کوڑا
 فَيُلْهِمُ بَيْنَهُمْ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ فَيَلْنُ لَهُ ۖ وَآيُضًا
 میں نزدیک کرتا ہے اور کو اپنے سے اور کہتا ہے کیا اچھا تو میں لگے سے لگاتا ہے اور کو اور یہی
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیقی شیطان
 يَحْيَىٰ مِنَ الْإِنْسَانِ يَحْيَىٰ الدِّمُّ فَلَا تَغْفُلْ عَنْهُ
 جاری ہوتا ہے انسان میں بلکہ جاری ہونے خون کی نہیں نہ غافل رہ
 مَكْرَهُ وَاسْتَعِزَّنِي بِاللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَآيُضًا لِّكَ عَلَىٰ ذَوِّكَ
 مکر او کے سے اور دوا نامک ساتھ اللہ کے اور سپر اور سپر تری غاوند یہی
 حَقٌّ وَفَقَّهُ اللَّهُ بِهِ ۖ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حق ہے تو میں دے اللہ تعالیٰ اور کو تری حق اور اگر شیعہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 حَقٌّ عَلَىٰ الْمَرْءِ أَنْ يُحْسِنَ فِي طَعَامِهَا وَكُسُوتِهَا وَآيُضًا
 حق ہے مرد پر یہ کہ اچھی طرح کھلا دے اور پہنا دے جو کھانا اور یہی

۴
 نیچے
 سفر
 کے دو آدمی
 چلے

خُلِقُوا مِنْ صَلْبٍ وَإِنْ أَنْعَمَ شَيْءٌ فِي الصَّلْبِ أَعْلَى ٨

پیدا کی گئی مین پٹری سے اور تحقیق بیت پٹری چیز پلیو مین اوپر کی سی ہے

فَإِنْ ذَهَبْتَ يُقِيمُهُ كَسْرَتَهُ وَإِنْ تَرَكَتَهُ أَمِنَ الْأَعْوَابَ

پس اگر چاہے تو سید اکبرؒ کو توڑ دیا تو اس کو اور اگر چہ توڑ دی تو اس کو ہمیشہ یہی جیت پٹری

فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا وَأَعْلَىٰ أَمْرِكِ

میں نصیحت قبول کروا سکتے عورتوں کے نیکی کی فضا اور جان نوبہم کو تحقیق و اسطرغاموں خبر سے

لِيَكُ حَقُّ قَرَأَتِهِ وَأَحْسَنُ إِلَهْمَا. اللَّهُ لَا يُضِيئُ أَجْرًا

ہر جیسا ہے پس عایت کرتا وہی اور پہلانی طرف اونکے تحقیق اسد نہیں مضامع کرتا اجرا

حُسَيْنِیْنِ ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَلَا تُنْكِرُ كُنْزًا يُدْخَلُ بِهِ السَّالْمُونَ فِي الْمَدِينَةِ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَتَابِعَةٌ ۚ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُشْكِرُونَ

فَوَاكُمُ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فَتَحَتْ اَكْلًا نَكْفًا قَبِيْرًا جَعَلَ اللَّهُ

ہمارے ہمارے ہمن فٹ کیا اور انکو اللہ نے زبردست تھراپسٹ پر مشفقہ کر کے اللہ نے

سَاہُ تَحْتَ بَدَنِہِ فَلْطَعْمُهُ مِمَّا نَاكُلُ مَوْلَاہِ ۝۱۱۱

اے افسوس کوئی دوست اور کامیاب شہر کو گمراہ کر دے اور خیریت کو گمراہ کر دے۔

نَسْرُ وَلَا حَكَّةَ مِنْ عِلَالٍ آتِيَةٍ مِنْكَ فَطَعَنْهُ فِي الْقَبْرِ حَصْبًا فَإِنَّكَ كَاشِرُهَا وَأَتَدْرِكُهَا ۚ

يَتَّبِعُونَ وَلَا يَحْفِظُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَانَتْ

چیر سے کہ پہلے آپ اور نہ تکلیف دی اور سکو ایسے کام کی کہ غاف کر دی اور سکو پس اگر تکلیف دی اور سکو

عليه فليعنه عليه. وأيضاً قال صلى الله عليه

۱- اگر کسی از این کتابچه را بدوستان خود بدهد و یا آنرا بفروشد یا به هر طریقی در اختیار دیگران بگذارد، او را عتاب خواهد شد.

وَسَلَّمَ مِنْ قَلْبِهِ فَمَلَأَ لَهُ وَهُوَ يَرِيءُ فَمَا قَالَ حَتَّى يَحْمَدَ
 رَسُلُكُمْ فِي جِهَتَانِ كَمَا دَعَا مَلَكُكُمْ بِسْمِ اللَّهِ وَهُوَ يَرِيءُ
 الْقِيَمَةَ لَا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ ثُمَّ وَابْنُ قَالَ صَلَّيْكَ اللَّهُ
 تِيَانَتِ كَيْسَ كَبِيرُكُمْ مَلَكُكُمْ جَيْشُكُمْ كَمَا تَبَا وَأَوْ بِيهِ هِيَ فَرَا يَا أَعْلَى مَلِكُكُمْ
 عَلَيْهِ وَكَمْ إِذَا صَنَعَ لَكُمْ كَمَا دَعَا طَعَامَهُ كَمَا دَعَا وَفَدَا
 عَلَيْهِ رَسُلُكُمْ نَعْمَ كَبِيرُكُمْ دَعَا كَمَا تَبَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا
 وَلِي حَتَّى وَجْهَانَهُ فَلْيَقْعِدْ مَعَهُ فَلْيَا كُلَّ فَإِنْ
 أَوْ بِيَانِ هِيَ أَوْ بِيَانِ كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا
 كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ
 هُوَ كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا
 مِنْهُ أَكَلَهُ أَفَ أَكَلْتَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْكَ
 أَوْ بِيَانِ كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الصَّلَوةَ وَمَا
 الْمَلَكُ أَيْمَانُكُمْ كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا
 خَادِمُونَ كَيْسَ كَبِيرُكُمْ كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا
 كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا
 بَرَكِ كَيْسَ كَبِيرُكُمْ كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا كَمَا دَعَا

سید
 محمد
 حسین
 نقوی

مَعْرِفًا وَعَمَلًا كُلِّ الْحَيَاتِ وَالْحَسَنَاتِ

اچھی بات اور کرم سب پہلائیوں اور نیکیوں تحقیق

الْحَسَنَاتِ يَذْهَبُ الشَّيْطَانُ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّكْرِ

نیکیوں دور کرتی ہیں ہر شیطان یہ ہے نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنا اور ذکر

بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَكَفَّرَ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا

برکت دے اللہ واسطے ہمکے اور واسطے تمہارے سبب قرآن عظیم کے اوتھنے اور

وَأَيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالَّذِينَ كُنْ أَحْسَنَ يَوْمَهُ إِنَّهُ تَقَالِي

اور تمکو ساتھ آیتوں اور ذکر باحکمت کے تحقیق اللہ تعالیٰ ہے

جَوَادُ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَنَادُ رَبِّكَ وَفَوْزٌ حَقِيمٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ

بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنا والا پروردگار بہت مہربان رحم کرنا والا یا اچھی برکت کر

لَهُمَا فِي دِينِهِمَا وَدُنْيَاهُمَا وَأَصْلِهِمَا ذَاتِ

واسطے ان دونوں کے دین ان دونوں کے دنیا اور دنیا ان دونوں کے اور سنوار معاملہ

يَتَنَزَّلُ أَصْلًا حَاقًا وَتَنَزَّلُ وَأَلْفُ مَا يَحْلَا

ان دونوں کا سنوارنا اپنی جانب سے اور کتاب کہ ان دونوں کو ساتھ پہنچال اپنے کے

عَنْ حَرَامٍ وَأَغْنِيَهُمَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

حرام اپنے سے اور غنی کر ان دونوں کو ساتھ فضل اپنے کے اونسے کہ سوا میرے ہیں

وَأَفْتَحْ لَهُمَا أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا

اور کھول انکے لئے دروازے اپنے فضل کے اور رحمت کے اور نہ

نہ اپنے پیوی
وہاں کے

كَلَّمَهُمَا إِلَىٰ نَفْسِهِمَا طَرَفَةً غَيْرَ وَكَضَبَ
 سَرَّ النَّكَوْطِ نَفْسُونَ اَكْمَلُ كَيْفَ اَكْبَدُكَ مَارْتِي اَوْبَسْنَ
 لَهُمَا شَانَهُمَا كَلَّةً وَانْتِهَمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنًا
 اَكْمَلُ نَبِيٍّ سَبَّ كَامِ اَكْمَلُ اَوْدَسَ اَكْمَلُ مَن بَهْلَا سَكَا
 وَفِي الْاِخْرَاقَةِ حَسَنَةً وَفِيهَا عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا
 اَوْدَسَ اَكْمَلُ مَن بَهْلَا سَكَا اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا
 يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَبِزَكَاةٍ جَبِيْبِكَ رَحْمَةً
 اِي اَكْمَلُ الرَّاحِمِيْنَ اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا
 لِلْعَلَمِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ
 عَلَامُونَ كَبِيْرٌ رَّحْمَتٌ سَبِيْحٌ اَسَدٌ تَعَالَىٰ اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ
 اَجْمَعِيْنَ سَبِيْحٌ وَاَرْحَمَ الْمُرَامِ اَكْمَلُ اَكْمَلُ اَكْمَلُ
 سَبِيْحٌ اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا
 وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِهِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ
 اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ
 وَاصْحَابِهِ الْكِرَامِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اَتَّبَعَ الْهَدْيَ
 اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ
 مَتَّى اَكْمَلُ عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ
 اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ عَدَا لَبَّ اَبِيٍّ حَمِيْلًا اَوْبَسْنَ اَكْمَلُ